بسم الله الرحمن الرحيم



ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایر ا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناولٹ ، افسانہ ، کالم ، آرٹیکل ، شاعری ، پوسٹ کر واناچا ہیں توار دو میں ٹائپ کر کے مندر جہ ذیل ذرائع کا استعال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے را لبطے کے ذرائع کااستعال کر سکتے ہیں۔

شكرىيداداره: نيوايراميكزين



ستمگر کی ستمگر ی

(مکمل ناول)

کہتے ہیں عشق اور مشق چھپائے نہیں چھپتا ... سہی کہتے ہیں ایک فریق اپنی محبت کو کتنا ہی چھپالے لیکن آئکھیں سب بولتی ہیں ، کیونکہ آئکھیں دل کی ترجمان ہوتی ہیں اس کہانی میں اس سمگر کی آئکھیں سب بیان کرتی ہیں .لیکن وہ منہ سے کچھ بھی بیان کرتی ہیں ... آخر کب تک ؟

تكين حنيف

کہاں ملے گی بھلااس سٹمگری کی مثال ترس بھی کھاتاہے مجھے برتباہ کرکے مجھے

"تم نے کس کی اجازت سے میرے گھر میں قدم رکھا؟ وہ بھی میری غیر موجودگی میں "وہ اس کی اس افطاد پر تیار نہ تھی . ایک جھٹے سے اس کا ہاتھ اسکی کمرے بیچھے کیا تھا اور دوسر سے ہاتھ سے اس کا منہ دبوجے ہوئے تھا.

"م... میں ... میں خود نہیں گئی تھی مجھے تائی امی نے بلایا تھا، انہیں مدد کی ضرورت تھی. ''اس سے بولا بھی نہیں جارہا تھا.

"چلومان لیلانہیں مدد کی ضرورت تھی لیکن تمہیں کس نے کہاتھا کہ مہمانوں کے سامنے آؤ....؟"

میں ... میں ان کے سامنے نہیں آ ... آئی تھی، میں کچن میں تھی .

"انہیں الہام ہوا تھا کہ زر فشاں بی بی کچن میں ہیں؟"

"میں نہیں جانتی ... مجھے در د ... در دہور ہاہے ... "وہ رود پنے کو تھی .

ماناکہ وہ لوگ نہیں جانتے تھے. لیکن تم توجانتی تھی ناکہ تمہارا نکاح ہو چکاہے..اسکی گرفت اس کے بازوں پراور بھی سخت ہوئی تھی اور آئکھیں سرخ انگارہ....

"كياآپ مانتے ہيں اس نكاح كو؟" پيته نہيں اس ميں اتنى ہمت كہاں سے آئى تھى ليكن مقابل كودومنٹ چپ رہنے پر مجبور كر گئى تھى .

"اینی زبان کااستعال اتناہی کیا کر و جتنا کہا جائے. "وہاس کا منہ جھٹک کر کمرے سے جاچکا تھا. جاچکا تھا.

حیدر لغاری اور آصفہ بیگم کے دوبیٹے تھے۔ احمد لغاری اور نعمان لغاری۔
احمد لغاری بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار بھی تھے۔ ان کی شادی اپنی خالہ ذاد
(آمنہ) سے ہوئی ۔ اور انہوں نے اپنے والد کے بزنس میں ان کا ہاتھ بٹایا ۔ اور اللہ تعالی
نے انہیں تین اولادوں سے نواز ا، بڑا بیٹا سبحان ، دوسال جھوٹا ابان اور پھر تین سال
حیوٹی ماہن .

آمنه بیگم اپنے دیور نعمان لغاری کی شادی اپنی بہن فرزانہ سے کرواناچا ہتی تھیں لیکن نعمان لغاری نے اپنی بیند کی شادی رابعہ بیگم سے کی جو کہ ان کی کلاس فیلو تھی .

انہیں پبند کی شادی پر گھر سے نکال دیا گیااور بیہ فیصلہ حیدر لغاری کا تھا.

چارسال کے بعد نعمان لغاری کواپنی والدہ کی وفات کی خبر ملی تووہ واپس لغاری ہاوس آگئے۔ لغاری صاحب کواپنے بیٹے کی ابتر حالت دیکھ کرترس آیا اور اپنے فیصلے پر بچچتاوا بھی ہواجوا نہوں نے چارسال پہلے کیا تھا، کیو نکہ ان کی حالت ان چارسالوں میں کسی بیار مریض کی طرح ہوگئی تھی۔

حیدر لغاری صاحب نے انہیں پھر سے لغاری ہاوس میں رہنے کی اجازت دے دی وہ دو سال لغاری ہاوس میں رہے ، لیکن جب انہیں اپنی بھا بھی آمنہ کار ویہ اپنی بیگم سے سال لغاری ہاوس میں رہے ، لیکن جب انہیں اپنی بھا بھی آمنہ کار ویہ اپنی بیگم سے طھیک نہ لگا توانہوں نے علیحدہ گھر میں رہنے کا فیصلہ کیا جو کہ لغاری صاحب نے بخوشی قبول کیا اور ان کا گھر لغاری ہاؤس کے ساتھ ہی تھا.

جلد ہی نعمان صاحب کواللہ تعالی نے ایک پیاری سی بیٹی سے نواز اجس کا نام انہوں نے زرفشاں رکھا....

وقت گزر تاگیا....

دس سال کے ابان لغاری کو بیر آٹھ سال کی بجی زرفشاں نابیند تھی اس کی وجہ آغاجان کا پیار تھاجو زرفشاں کے آنے سے ابان لغاری کی نظر میں کم ہو گیاتھا.

سبحان بهت سنجيره اور كم گو تھا.

ماہین زر فشاں کی ہم عمر تھی اور ان دونوں کی آپس میں خوب بنتی تھی. سیحان کی سنجیدہ طبیعت کی وجہ سے ابان کو ان دونوں کے ساتھ ہی رہنا پڑتا تھا اور انہی کے ساتھ کھیلنا کو دنا پڑتا تھا.

بچہ پارٹی جانتی تھی کہ نعمان صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی لیکن انہیں ان کے مرض سے لاعلم ہی رکھا گیا تھا اور اس کی خاص وجہ زر فشاں تھی کیونکہ زری ایک بہت ہی حساس لڑکی تھی . دوسروں کے غم اپنے غم سبجھنے والی، کسی کو تکلیف میں دکیھ کرخود تکلیف محسوس کرنے والی .

جب زری 14 سال کی ہوئی تواسے اپنے باپ کی بیاری کا پیتہ چلا کہ انہیں بلڈ کینسر ہے اپنے والد کی بیاری نے زری کو خاموش کر دیا تھا. وہ سب سے گل مل کے رہنے والی بیکی اب خاموش ہو گئ تھی . دوسال کے بعد نعمان لغاری اس دنیا سے سے جاچکے تھے لیکن اپنی زندگی میں وہ زری کی زندگی کا بہت بڑا فیصلہ کر چکے تھے اور اس فیصلے سے زری کی زندگی بدل گئی تھی . . .

باباجان! میں اپنی موت سے پہلے اپنی بیٹی کو کسی مضبوط رشتے میں باندھ دیناچا ہتا ہوں. اگرچہ نعمان کی جان اپنی سولہ سال کی بیٹی زری میں تھی لیکن وہ اپنے بھیتیجا بان سے بہت محبت کرتے تھے.

تم ایسی با تیں کیوں کررہے ہو… ابھی تمہیں جینا ہے اپنے بچوں گی خوشیاں دیکھنی ہیں.

نہیں باباجان اب موت مہلت نہیں دے گئی مجھے...

میں چاہتاہوں کہ آپ میرے سامنے زری کا نکاح ابان سے کردیں...

لیکن تم جاننے ہو کہ ابان کی اور زری کی نہیں بنتی .میرے خیال سے سبحان زری کے لیے بہتر آپشن ہے .

باباجان جيسي آپ كي مرضى.

لیکن قدرت کو پچھاور ہی منظور تھا. 21 سالہ سبحان نے اپنے سے پانچ سال جھوٹی زری کے لیے انکار کر دیا. وہ سمجھدار ضر ور تھالیکن زری کو وہ اپنی بہن مانتا تھااس کا کہنا تھا کہ مجھے ابھی اپنا کیریئر بناناہے.

برخور دار ہم تم سے یہ نہیں کہہ رہے کہ تم شادی کے بعد ہاتھ باندھ کر گھر میں بیٹھ جاؤ۔ ہم تم سے صرف نکاح کرنے کو کہہ رہے ہیں.

آغاجان میں آپ کی بہت عزت کرتاہوں لیکن مجھے آپ کا یہ فیصلہ نامنظور ہے، کیونکہ میں اپنی کلاس فیلو کو پیند کرتاہوں اور زری میرے لئے میری بہن کی طرح ہے. اس کے اس فیصلے سے گھر کافی خاموش ہو گیاتھا. اور بیہ بات 17 سالہ ابان کو شدت سے محسوس ہو کی تھی، کہ اس کے جان سے پیارے آغاجان خاموش رہنے لگے تھے اور اس کے چاچو جن سے وہ بہت محبت کرتا تھاوہ بستر سے جا لگے تھے.

اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر حیدر لغاری کے ساتھ احمد لغاری کی پوری فیملی موجود تھی. "آغاجان میں زری سے نکاح کرناچا ہتا ہوں." یہ آوازابان کی تھی. اس فیصلے نے سب کو حیران کر دیاتھا.

نہیں میں ایسانہیں ہونے دیے سکتی، مجھے اپنے پہلے بیٹے کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں میں ایسانہیں ہونے دیے سکتی، مجھے اپنے پہلے بیٹے کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں دیا گیا۔ لیکن میں ... میں اب اور بر داشت نہیں کر سکتی ... آمنہ بیگم اپنے کمرے میں موجو داحمہ لغاری سے مخاطب تھیں.

تمہیں کیا ہو گیاہے؟ آمنہ تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے اس ناسمجھ بیٹھے کی وجہ سے بابا جان کتناخوش ہیں.

آپ کوسب کی خوشی نظر آر ہی ہے، لیکن میری تکلیف نہیں میں کیسے بر داشت کر سکتی ہوگ اس عورت کی بیٹی کو اپنے گھر میں جس کی وجہ سے میری بہن کو کتنے د کھ حجھیلنے پڑے

یہ کیسی باتیں کر رہی ہواور کیاتم نے ابھی تک اپنے دل میں یہ بغض رکھا ہوا ہے؟

ہیں میں نہیں بر داشت کر سکتی اور ویسے بھی میں اپنی بہن کی بیٹی سمعیہ کواس گھر میں
لاناچا ہتی ہوں تا کہ میری بہن کی تکلیف کا از الہ ہوسکے.

مہمیں اپنی بہن کی اند کیھی تکلیف نظر آر ہی ہے ۔ لیکن میرے چھوٹے بھائی کا بستر پر
لگ جانا، میرے باپ کا اپنے کمرے سے نہ نکلنا یہ سب تمہیں دکھائی نہیں دے

رہا ... ؟ بس میں اس معاملے میں اب کوئی بحث بر داشت نہیں کر سکتا وہ یہ کہہ کر جا

حکے تھے .

یار چاچو میں نے بیہ فیصلہ اپنی مرضی سے کیا ہے کسی کے دباؤ میں آگر نہیں کیااور ویسے کھی ہے۔ بھی آپ بھی تو یہی چاہتے تھے نا.....

بس اب اتناامو شنل مت ہوں آپ کو کچھ نہیں ہوگا. آپ ہمار اصرف نکاح ہی نہیں بلکہ رخصتی بھی دیکھیں گے....

وهاس کی بات پر مسکرادیئے. وهان کی مسکراہٹ دیھ کراپنے فیصلے پراور بھی پختہ ہوا تھا.

پھر وہ وقت بھی آگیا جب سادگی سے زر فشال کا نکاح ابان لغاری سے کر دیا گیا.

اس کے تین بار

قبول ہے....

قبول ہے....

قبول ہے...

کہنے سے اس کی زندگی کاپر وانہ کسی اور کے ہاتھوں میں تھادیا گیا تھا.

وہ کچھ ہی پل میں زر فشان نعمان لغاری سے زر فشاں ابان لغاری بن گئی تھی. نکاح کے بولوں کااثر تھا یا کچھ اور اس کواپنے ساتھ سفید شلوار قبیض میں ببیٹا یہ شخص سید ھادل میں اتر تاہوا محسوس ہوا تھا. اسے پہلے ابان سے چڑ تھی نہ نفرت، لیکن اب توبیہ شخص سید ھادل میں قیام پذیر ہوگیا تھا.....

"كياايسانجى ہوجائے گا؟

بن کھے وہ میر اہو جائے گا؟"

تکاح کے چند ماہ بعد ابان لغاری کوپڑھنے کے لئے لندن بھیج دیا گیاتھا۔

نعمان لغاری بھی چند ماہ کے مہمان تھے. ابان کے لندن جانے کے دوماہ بعدوہ بھی اس دنیاسے چل بسے.

زری جو پہلے اپنے باپ کی بیاری سن کر خاموش ہو گئ تھی اب ان کے چلے جانے سے بالکال ہی چپ ہو گئی۔ بالکال ہی چپ ہو گئی.

وه توپڙهائي کو ہي خير آباد کهه دينے کو تھي.

جب ایک دن اسے ابان کافون آیا.

زری لویہ فون ابان بھائی تم سے بات کرناچاہتے ہیں. وہ جیران تھی کہ کیساستمگر ہے جس کواس کی یاد دیار غیر میں رہنے کے باوجو دایک سال بعد آئی تھی. لیکن زری نے تو اس کو ہر لمحہ یاد کیا تھا. اس کو ہر لمحہ یاد کیا تھا. اس نے ناسمجھی سے فون کان کولگا یا تھا.

میں کیاسن رہاہوں کہ تم پڑھنا نہیں چاہتی ؟ بغیر سلام دعا کیے، حال چال ہو جھے وہ مدعے کی بات پر آیا تھا.

جی... جی... کتنے مہینوں بعداس کی آواز سننے کو ملی تھی اور الفاظ جیسے ساتھ ہی چھوڑ گئے تھے.

جی کیا؟ میں وجہ جاننا چاہتا ہوں کے تم نے کیوں پڑھائی کو خیر باد کہنے کا سوچا...

"بس میر ادل نہیں کرتا" وہ بھی تڑک کر بولی کتنے مہینوں کاغبار تھا، کہیں پر تو نکالناہی تھا.

"آغاجان سے سننے کو ملتا ہے کہ محتر مہ کافی خاموش ہو گئی ہیں لیکن یہاں تو مجھے لگتا ہے زبان اور بھی تیز ہو گئی ہے، تو بتائیں زری بی بی آپ کادل کیا کرنے کو کرتا ہے؟"

ایک بل کو زری کادل کیا کہہ دے تم سے بات کرنے کو، تمہارے ساتھ زندگی گزارنے کو، تمہارے ساتھ گھو منے پھرنے کو، تمہارے ساتھ این زندگی کاہر لمحہ بیتا نے کو آہ یہ دل کے ارمان بھی .

اب کچھ بولو گی بھی مجھے اپنا پیچ تم پر ختم نہیں کرنا...

زری کاموڈایک دم سے خراب ہواتھا. "مجھ پر کیوں کریں گے اپنا پیچ ختم، وہاں پر کوئی گوری مل گئی ہوگی. "وہ صرف بیہ سوچ ہی سکی.

میں بزنس پڑھ رہا ہوں اور کچھ سالوں میں بزنس کی دنیا میں قدم بھی رکھ دوں گا. میں نہیں جا ہتا کہ ایک بزنس مین کی بیوی صرف دسویں پاس نکلے تواس لیے کل شرافت سے ماہین کے ساتھ جاکر اپناایڈ میشن کرواؤ... بیہ کہنے کے بعد فون دوسری طرف سے کٹے چکا تھا. بغیراس کا جواب سنے وہ شمگر فون کاٹے چکا تھا...

اب اس کے پاس کو ئی اور او پشن بجاہی نہیں تھااور پھر ماہین اور زری کا کالج میں ایڈ میشن کروادیا گیا....

چلوآج گھر چلتے ہیں. وہ دونوں اچھے نمبروں سے انٹر پاس کر چکی تھیں. آج یونیورسٹی کا فوم فل کرکے واپس لوٹ رہی تھیں جب ماہی نے زری کوساتھ چلنے کو کہا.

نہیں! تمہیں پتاتو ہے تائی امی کا پارہ ہائی ہو جاتا ہے مجھے دیکھ کر، پھر تبھی سہی...

آغاجان شهبیں یاد کررہے تھے. ماہی نے بہانہ بنایا.

صبح ہی ہماری پارک میں ملاقات ہوئی ہے.

میں کیسے بول گئی تم اور آغاجان سے نہ ملوں ایسا ہو ہی نہیں سکتا.

ا چھا مجھے آج گھر پر بہت کام ہیں اور امی کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی ۔ وہ اسے در وازے پر چھوڑ کر آگے اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی .

"مجھے داؤد اینڈ سنز انڈ سٹری کی فائل دومنٹ میں اپنے ٹیبل پر چاہیے دومنٹ مینز دومنٹ مینز دومنٹ انڈر سٹیٹر "بلیک تھری پیس سوٹ میں ، جل سے بال سٹ کے مغرورانہ چال چائا ہوا اپنے کیبن کی طرف بڑھ رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اپنے مینیجر پر چیخ رہا تھا .

جی سر دومنٹ میں فائل ٹیبل پر موجو دہو گئی.اس نے لندن میں ہی اپنا بزنس سٹارٹ کر دیا تھا.اوراس کا پاٹنراس کا بہترین دوست (فہد) تھا. جس کا تعلق پاکستان سے ہی تھا.

ا بھی اسے اپنی چیئر پر بیٹھے ہوئے چند ہی پل گزرے تھے. جب ایک نسوانی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی. عاشی تم یہاں.... یہ تھی عروشے لندن میں رہنے کے باوجودایک سلجھی ہوئی لڑکی اور ان لوگوں کی بہترین دوست.

مجھے تمہیں ابناد کھ بناتا ہے، وہ گرھا، الو کا پٹھا تمہار ادوست (فہد) مجھے بنابتائے پاکستان جاچکا ہے۔

توتمهارا کیاخیال ہے کہ وہ تمہارے پلوسے بند کر بیٹھ جائے؟

میں نے ایسا بھی نہیں کہا،

اجھاد وست ہونے کے ناطے میری پیر فرمہ داری ہے کہ تہمیں اس بات سے آگاہ کرتا چلوں کہ جہاں پاکستانیوں کے فرض کی بات آ جائے تو وہاں قربانی دینے سے گریز نہیں کرتے .

ا چھااب مجھے کوئی فلسفہ نہیں سننا. تم انجھی اسے فون کر واور اسے کہو کے وہ جلد لندن واپس آئے کیونکہ وہ میری کال اٹینڈ نہیں کررہا.

جب وه اینی محبوبه کی کال نهیں اٹھار ہاتو میری کیسے اٹھائے گااس کی بات سنتے ہی وہ مسکر ادی.

ڈرامے مت کرو اور جلدی سے اسے کال کرو.

تمهارا کچھ نہیں ہو سکتا جتنی تم ضدی ہو مجھے تو ڈرر ہتا ہے کہ کہیں تمہیں کوئی نقصان اٹھانانہ بڑجائے... بیہ کہتے ہی اس نے فون اٹھا یا اور فہد کو کال ملائی کال ہو نز جار ہی ہے لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہور ہا.

اب تمہارے سامنے ہے وہ موصوف میری بھی کال اٹینڈ نہیں کررہا.

اچھاٹھیک ہے دقفے وقفے سے کرتے رہنااور کیا تمہارے اوفس میں مہمانوں کواس طرح سے ٹریٹ کیاجاتا ہے .مجھ سے کچھ کھانے بینے کاہی یو جھالو.

عاشی بی بی اپنے جملے کی در سکی کریں، مہمان تم جبیبانہیں ہو تاجو بن بلائے آ جائے.

تم نہیں سمجھوگے مہمان بن بلائے ہی آتے ہیں اور جلدی سے کافی کا آرڈر دو.

وہ جانتا تھا کہ یہ بھو کی ایسے نہیں مانے گئی ،اسی لیے فون اٹھایااور کافی کاآر ڈر دینے لگا.

کیاابان کی کال آئی؟ تم نے اس سے پوچھا کہ کب آرہاہے؟ وہ دونوں پارک میں چہل قدمی کررہے تھے جب آغاجان نے ہمیشہ کی طرح ایک ہی موضوع چھیڑا. آغاجان مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی. آپ بہتر جانتے ہیں اور مجھ سے روز ایک ہی سوال کرتے ہیں۔ اور مجھے خود کال کرکے کیوں کرتے ہیں۔ "جو شخص مجھ سے بات کرنا پیند نہیں کرتاوہ مجھے خود کال کرکے کیوں بتائے گاکہ وہ کب آرہاہے کب نہیں...."

مجھے آج آپ بتاہی دیں کہ آپ اس سوال کے بدلے کیا جواب سننا بینند کرتے ہیں تاکہ میں وہ جواب دوں اور آپ کوروز ایک سوال نہ کرناپڑے....

میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے آگر خود بتاؤ کہ وہ کس دن آر ہاہے کیونکہ میں تمہارے چہرے پر مسکان دیکھنا چاہتا ہوں.

آغاجان آپ میری سمجھ سے باہر ہوتے جارہے ہیں بھلااس کے آنے سے یانہ آنے سے مجھے کیا فرق پڑے گاوہ لا پر واہی سے بولی.

اچھاتو کیا مین لاعلم ہوں اپنی بوتی کے جذبوں سے جو وہ میرے بوتے کے لئے رکھتی ہے.

ان کاذ کرمت کیا کریں. مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا،ان کی سر دمہری، نظر اندازی کچھ بھی نہیں. یہ کہتے ہوئے ان کا ہاتھ بکڑے پارک سے باہر چل دی. اور آغاجان آج پھراس کااداس چہرہ دیھے کر اداس ہو گئے تھے. انہیں دکھنے آگیرا تھا۔ لیکن وہ مجھی مایوس نہ ہوئے تھے اپنے کیے گئے فیصلے پر.

کب آرہے ہو برخوردار؟

بس آغاجان ارادہ تو بہت جلد آنے کا ہے لیکن ابھی مجھے یہاں سب وائنڈ اپ کرنے میں کا فی ٹائم لگ جائے گا.

تم تین مہینوں سے بہت جلد کا کہہ رہے ہو.

بس میرے مرنے سے پہلے آجانا.

الیی باتیں مت کیا کریں. آپ جانتے ہیں کہ دیار غیر میں میری تکلیف بانٹے والا کوئی نہیں ہے.

تکلیف اسے نہیں کہتے میرے بچے. تم اپنے ماں باپ کو جو دے رہے ہو تکلیف اُسے کہتے ہیں. ایک بھائی اپنے بیوی بچوں کولے کر دوسرے شہر جابساہے اور دوسرے کو بڑھنے کے لیے بھیجا تھا جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہا...

آغاجان میں اپنی بوری کوشش کررہاہوں، بس اسی مہینے کے آخر میں آپ کے پاس آ جاؤں گا۔ انہیں مطمئن کرنے کے لئے ایسا کہا۔ ورنہ کام تو بہت تھا اور اب تو فہد بھی پاکستان جاچکا تھا۔ اور اب اسے اکیلے کو ہی سار اکام ختم کرنا تھا۔...

ٹھیک ہے برخور دار ہم انتظار کریں گے۔ لیکن تم ہمیں ایک بات تو بتاؤ. کیا تم بھول بیٹھے ہو کہ تمہاری ذات کسی سے منصوب کر دی گئی ہے۔

آپ لیں باتیں کرکے مجھے ڈسٹر ب کر دیتے ہیں.

تم جانتے ہو کہ تمھاری یہ ڈسٹر بینس دور کرنے کے لئے لیے، تمارے پاس اپنے دکھ سنانے کے لیے تہاری مال، بہن ہے، یہال تک کہ تمہارا باپ ہے اور ہم لاعلم نہیں ہیں کہ تمہارا برا ابھائی بھی ہے جس سے تم کنٹیک میں ہو. لیکن اس لڑکی کے پاس این بیار مال کے سواکوئی دوسر انہیں ہے جواسے سمجھ سکے. تمہارے ہوتے ہوئے اسے غیر ول کاسہارا ہے.

ایک وقت آئے گاکہ وہ اتن ٹوٹ چکی ہوگی، بکھر چکی ہوگئی کہ اسے تمہاری طلب بھی نہیں رہے گئی۔ اتنی لاپر واہی اچھی نہیں ہے۔ یہ کہتے ہی انہوں نے فون کٹ کر کے رکھ دیا۔

"دل اس سے نہیں لگانا جسے اپنے حسن پر غرور ہو

دل اس سے لگانا جسے محبت سمجھنے کا شعور ہو"

وہ اپنے بیڈ پر لیٹ اس سمگر کے خیال میں تھی. کیاوہ شخص اتنامصروف ہے کہ مجھ سے دومنٹ بات نہیں کر سکتا. مجھ سے میرا حال حوال نہیں یو چھ سکتا؟

تبھی اس کے فون پر رنگ ہوئی تھی. اس نے بغیر دیکھے فون کان کولگالیا. اس وقت اس کوا کثر ماہین کال کرتی تھی اور اپنے بھائی کے نام سے چڑاتی تھی. کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زری اکیلے میں اداس ہو جایا کرتی ہے.

میں اداس نہیں ہوں. تم ٹینشن مت لواور ویسے بھی میں ابھی انہی کے خیالوں میں تھی. وہ اس کو ہنسانے کے لیے بیہ بولی تھی لیکن مقابل کی آواز پر اٹھ بیٹھی تھی.

اس وقت تمہیں کون فون کرتاہے اور کس سے تم اتن بے ہودہ گفتگو کرتی ہویہ جاننے میں مجھے کوئی انٹر سٹ نہیں ہے۔ "اس کولگا کہ وہ اگلاسانس نہیں لے پائے گئی، اس قدر زہر میں لیٹے ہوئے الفاظ جو سیر ھار وح زخمی کر دیں. وہ جانتی تھی کہ یہ شخص اس کونا بیند کرتاہے لیکن اس قدر وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

مانااس نے آغاجان کے کہنے پر کال کی تھی لیکن مقابل کی بیھودہ گفتگو سن کراسے طیش آگیا.

زر فشال بی بی انجی وه کچھ بولٹا کہ دوسری طرف سے لائن کٹ گئی تھی .

بے کیف سے دن گزر رہے تھے۔ ماہین اور زری بونیور سٹی جانا نثر وع کر چکی تھیں۔ انہیں بونیور سٹی جاتے ہوئے مہینہ ہونے کو آیاتھا۔

زری کی اس فون کال کے بعد ابان سے پھر تبھی بات نہیں ہوئی .

"السلام علیم تائی جان...."آج زری کافی د نوں کے بعد لغاری ہاوس آئی تھی کیو نکہ دودن سے آغاجان پارک نہیں آرہے تھے. وہان کی خیریت دریافت کرنے چلی آئی.

وعليكم سلام محترمه! صد شكركے تمهيں بھى اپنے آغاجان كاخيال آيا.

ایسی بات نہیں ہے تائی جان میں آنا چاہتی تھی، لیکن امی کی بھی طبیعت خراب تھی جس کی وجہ سے میں آنہ سکی. لایئے مجھے دیں میں یہ کپڑے دھودیتی ہوں... آمنہ بیگم کپڑوں کی مشین لگائے ہوئے بھی ...

ٹھیک ہے تم کیڑے دھود و میں کھانابنادیتی ہوں، ویسے بھی آج ماہی اپنی خالا کی طرف ٹئی ہوئی ہے.

تائی جان آپ ایسا کریں آپ آرام کریں میں مشین لگانے کے بعد کھانا بھی بنادوں گی.

ٹھیک ہے پھراپنے آغاجان کیلئے سوپ بھی بنادیناوہ بیہ کراندر کی طرف بڑھ گئیں.

وہ اکثران کے کام کردیا کرتی تھی۔

ا بھی وہ مشین لگا کر فارغ ہوئی تھی کہ در وازہ کھٹکنے کی آواز آئی.

واؤ.... تم اور گھر میں یقیناً آغاجان سے ملنے ہی آئی ہوگی ، ہانیہ منہ بسورتے ہوئے بولی ... وہ در وازہ بند کرنے کو تھی جب ہانی بول پڑی، رکھو! یاسر اور سمیعہ (خالہ زاد) بھی آئے ہیں .

اسلام علیم یاسرنے اندر داخل ہوتے ہوئے سلام کیا جبکہ سمیعہ بغیر سلام کیے اندر کی طرف بڑھ گئی.

زری نے سلام کاجواب دیااور کچن کی طرف چل دی، کیونکہ اسے ابھی آغاجان کیلئے لئے سوی بنانا تھااور دو پہر کا کھانا بھی تیار کرنا تھا.

زرى تم كچن ميں كيوں آگئي.اب ميں بنالوں گي. تم جاؤسميعہ اور ياسر بھائي كو سمپني دو.

نہیں تم ریفریشنٹ تیار کرومیں آغاجان کے لئے سوپ بناکرانہیں دے کر آتی ہوں، پھر مل کران کے پاس بیٹھیں گے ۔ وہ بیہ کہہ کراپنے کام میں مگن ہو گئی کیونکہ اس طرح اسے اکیلے یاسر کے پاس بیٹھنا نامعقول لگاتھا .

ماہی کے لیے تو چلووہ اس کا خالہ زاد بھائی تھالیکن زری کے لیے توایک نامحرم تھا۔ اور وہ یاس کے لیے توایک نامحرم تھا۔ اور وہ یاس بھائی کی نظروں کو بھی جانتی تھی جس میں احترام کے ساتھ ساتھ ہمدر دی کے جذبے پائے جاتے تھے۔ اور زری کو ہمدر دی نام سے ویسے ہی چڑتھی.

اورايسے وہ ايک بھر پور تھ کادينے والادن گزار کراپنے گھر واپس آگئی تھی .

توبیاس کے ساتھ غلط کررہاہے، تواسے بتا کیوں نہیں دیتا کہ تیرے ڈیڈ تجھے واپس آنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ ابان نے غصے سے کہا.....

یار توسمجھ کیوں نہیں رہا. یہ میرے لئے بہت مشکل ہے.

جیسے میرے لیے تو بہت آسان ہے تیری رو تھی محبوبہ کو منانااور مناکر پاکستان لے کر آناوہ بھی اپنے ساتھ. کیا بیہ تیرے لیے مذاق ہے، وہ بر ہمی سے بولا تھا.

یار پلیز تواپنے دوست کے لئے اتنا نہیں کر سکتااور ویسے بھی تجھے پاکستان آناتو ہے ۔ ہم اینا بزنس وانڈاپ کر چکے ہیں اور انشاء اللہ جلد ہی پاکستان والی برانچ میں دوبارہ سے سب شروع کریں گے .

اگروہ مانی تو ٹھیک ہے، اسے اپنے ساتھ لے آؤنگاور نہ میر اکہناتو پہنے کہ تو پہلے اپنے موم، ڈیڈ کوراضی کرلے اس کے بعد اس مسئلہ کا کوئی حل نکالتے ہیں.
موم، ڈیڈ کوراضی کرلے اس کے بعد اس مسئلہ کا کوئی حل نکالتے ہیں.
میک ہے اور سناؤ کب کی فلائٹ ہے ؟ مجھے لینے آول.

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں خود آ جاؤں گامیری فلائٹ نائٹ کی ہے، دودن بعد کی... ہائے! کیسی ہیں آپ ؟ بیان کی کلاس کالڑ کادانیال تھا. جو کہ یونی کاٹوپر تھا.

بھائی مجھے آپ کے نوٹس چاہیے تھے. زری نے ہی بات کا آغاز کیا. کیونکہ وہ ماہی کے منہ پھٹ انداز کوا چھے طریقے سے جانتی تھی.

ہاں کیوں نہیں ضرور، وہ میرے دوست کے پاس ہیں جو دودن بعد دینے کا کہہ رہاتھاوہ جیسے ہی دیتاہے میں آپ کودے دوں گا.

ٹھیک ہے۔۔۔۔

ویسے ایک بات پوچھنی تھی میرے نوٹس سے صرف آپ ہی فائد ہاٹھاتی ہیں یا آپ کی دوست بھی اٹھاتی ہے؟ ویسے مجھے نہیں لگتا کہ یہ کوئی فائد ہ لیتی ہوں گئی. وہ ہانیہ کی طرف دیکھ کر بولا تھا.

آپ کواس سے کیا کہ میں پڑھوں یا ناپڑھوں، آپ اپنے کام سے کام رکھا کریں.

ویسے بھی زری تمہیں اس سے نوٹس لینے کی کیاپڑی ہے، دودن بعد بھائی آرہے ہیں.

انہوں نے بھی برنس ہی پڑا ہے تو تم انہی سے سمجھ لینا... مقابل کو جواب تو دینا تھا.

ویسے زری تمہاری بہن کافی غصے میں رہتی ہے اسے کچھ ٹھنڈ اکھلا یا پلا یا کرو....وہ مسکر اتاہوا بولا اور ماہی وہاں سے چل دی.

ٹھیک ہے بھائی اللہ حافظ ماہی رکو مجھے توساتھ لیتی جاؤ.. وہ تیز قدم اٹھاتی ماہی کے ساتھ ہوگی.

ویسے اتنا بڑا جھوٹ بولنے کی کیاتک تھی کہ تمہارے بھائی دودن بعد آرہے ہیں. معصوم لو گوں کے معصوم دل کا کچھ خیال کیا کرو.....وہ اس کو ہنسانے کے لئے بولی تھی.

میں جھوٹ نہیں کہہ رہی کل بھائی کا فون آیا تھا انہوں نے ہی بتایا ہے کہ وہ دون بعد آرہے ہیں، تایا ہے کہ وہ دون بعد آرہے ہیں، ویسے میری معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے شکرید، کہ آپ کافی کمزور دل کی بائی گئی ہیں کہ ان کے آنے سے ہی آپ کے دل کو جھٹلے لگ رہے ہیں سوچو جب وہ آجائیں گے تو تمہارا کیا ہوگا.

اچھابس اپنی فضول بکواس اپنے پاس رکو. میں تو صرف تمہار اموڈ ٹھیک کرنے کے لئے سب کہہ رہی تھی...

اس ستمكر كے آنے كى خبرنے اسے مشكل ميں ڈال ديا تھا.

قاصد میں جل رہاہوں توان کو جلا کہ آ

ان کے بغیر زندہ ہوں ___ان کو بتا کے آ

ٹھیک ہے پھر جب تم اپناما سنڈ سیٹ کر لو تو ہمیں انفار م کر دینا. کم از کم اس سے ایک بار بات تو کر لو. عاشی وہ بہت مشکل میں ہے. پاکستانی مال، باپ کو سمجھانا بہت مشکل کام ہے.

وہ جانے سے پہلے ایک باراس سے مل کراسے سمجھا کر جاناچا ہتا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں اتنی بڑی غلطی نہ کرے آخر وہ اس کی بہترین دوست جو تھی میں بیک اوف نہیں کر رہی، لیکن مجھے سمجھنے میں، اپنی فیملی کو سمجھانے میں کچھ ٹائم تو لگے گااور میں اپنے آپ کو تھوڑی سپیس دیناچاہتی ہوں.

تھیک ہے پھر بہت جلد پاکستان میں ملا قات ہو گئی.

اوکے ،ایک شرط پراگرتم مجھے پاکستان میں اس خوبصورت لڑکی سے بھی ملاؤگے جسے تم نے اپنے دل میں جگہ دے رکھی ہے .

ہاہاہا....تم کیوں اس معصوم لڑکی کے پیچھے بڑگئی ہو.

یقیناً وہ معصوم ہی ہوگی جو چار سال سے انتظار میں ہے کہ کب اس کے سیاں جی آئیں گے . وہ نثریر لہجے میں بولی

آه!!!انتظار.....معصومیت کی تم نے خوب کهی اس معصوم نے مہینہ پہلے میری کال کاٹی وہ بھی میرے منہ پر ۔...اس کی معصومیت کااندازہ اسی سے لگالو کہ وہ کس قدر معصوم ہے۔اگر تم اسے معصومیت کہتی ہو تواللہ بچائے مجھے ایسی معصومیت سے ... وہ نثر ارت سے بنتے ہوئے بولا.

تم بھی استے معصوم نہیں ہو یقیناً تم ہی نے کچھ غلط کہا ہوگا، جسے سن کراس نے فون
کاٹ دیا ہوگا. اب وہ دوسروں سے مختلف تو ہوگی بھی اپنے ابان لغاری کی بیوی جو
کاٹ دیا ہوگا. اگر تھوڑی سی ضد ، اکڑاس میں بھی بائی جائے تو پچھ برا نہیں ہے . آخر کو اسے
ابان لغاری کا مقابلہ کرنا ہے .

تمہاری باتیں ختم نہیں ہو گئی اور مجھے لیٹ ہور ہاہے مجھے ابھی گھر والوں کیلئے شاپبگ بھی کرنی ہے.....

ٹھیک ہے ابان لغاری تمہاری ایشین ہیوٹی کو دیکھنے عروشے سفیان ضرور آئے گی.

آغاجان ایسامت کریں یار....اب میں آتو گیا. اپنی صحت کا کچھ خیال کریں آپ پہلے سے کافی کمزور ہو گئے ہیں... یہ خیال رکھتی تھی آپ کی پوتی، ویساتو کچھ د کھائی اس کے خلاف تم پچھ مت بولو تو بہتر ہے کیو نکہ اگروہ ہمارے در میان آئی تولڑائی ضروری ہے.

اب دادا کیوتامیں لڑائی ہوا کرے گی وہ بھی ایک لڑکی کی وجہ ہے۔

وہ صرف لڑکی نہیں ہے، ہماری پوتی ہے اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم سے تو بہت گہرا تعلق نکلتا ہے اسکا تواس کئے ذراسوچ سمجھ کر بولو برخو دار...

ہاہاہاہا۔... میں دیکھ رہاہوں. آپ کب سے اسی کی سائیڈ لیے جارہے ہیں جو کہ یہاں وجود بھی نہیں ہے.

اس کی ناموجود گی تمہاری وجہ سے ہے برخو دار

مطلب اب میں ہمیشہ یہں رہنے والا ہوں تو کیاا یک بار بھی نہیں آئے گی....وہ شرارت سے بولا تھا.

ویسے آج میں جیران ہوں آپ تنی رات تک میر اانتظار کررہے تھے جبکہ میں آپکو منع کرچکا تھا کہ میری فلائٹ رات کی ہے آپ آرام کریے گا... جوآرام تمہیں دیکھنے کے بعد مل رہاہے اس آرام کا کوئی جواب نہیں...

انہی باتوں سے دل جیت لیتے ہیں ... وہ ان کے گلے لگتے ہوئے بولا.

اب تم جاؤا پنے کمرے میں کچھ آرام کروفریش ہو جاؤاور پھر تمہیں صبح اپنی مال، بہن، باپ سے بھی ملناہے جو کہ کافی ناراض ہیں تم سے .

بھائی آپ بہت برے ہیں. آپ کو صرف چارسال کے لیے بھیجا تھااور آپ پانچ سال لگاکر آئے ہیں. ماہی نے منہ بسورتے ہوئے کہا.

ا چھاٹھیک ہے اگلی بار جتناٹائم بتا کر جاؤں گا،اتنے ٹائم میں ہی واپس آؤں گا.

خوش فہمی ہے جناب کی،اب ہم مجھی آپ کو جانے نہیں دیں گے . جتناپڑ ھنا تھا، پڑھ لیا آپ نے ... میں صحیح کہہ رہی ہوں ناآ غاجان؟

ہاں ہماری بیٹی ٹھیک کہہ رہی ہیے .اباس نالا کُق کو دوبارہ کبھی نہیں بھیجیں گے .

آغاجان ایسا کرتے ہیں ان کا نکاح تو ہو ہی چکاہے تواب کیوں نہ شادی کر دی جائے بھائی کی...ماہی چہکتے ہوئے بولی تھی.

اپنے مشورے اپنے پاس رکھو، لڑ کیاں اتنا فضول نہیں بولا کتیں کچن میں جاؤگیر کود کھو، اسے ٹھنڈا کرنے کے لیے فریج میں کھو... ماہی اپنی مال کی کڑی باتیں سننے کے بعد وہال سے چلی گئی.

بہومیری پوتی ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے. ویسے بھی تمہارے بیٹے کا نکاح ہو چاہے تو شادی کرنے میں کیا حرج ہے. آج نہیں تو کل بیہ فرض سرانجام دینا ہی ہے، تو پھر تیری کیسی؟

آغاجان ابھی میں نے اس کے بارے میں نہیں سوچا پہلے میں ماہی کے فرض سے سکدوش ہونا جا ہتی ہوں.

موم آپاتناغصہ مت کیا کریں آپ جیسا چاہتی ہیں ویساہی ہوگا. پہلے ماہی کے فرض سے سبکدوش ہونگے، پھر آگے کے بارے میں سوچیں گے. وہ اٹھ کرا پنی مال کے گلے گئتا ہوا بولا.

آغاجان وہاں سے اٹھ کر چلے گئے...

چلومیں نے تمہارے گئے بہت مزے کا ناشتہ تیار کیا ہے... وہ اپنے بیٹے کو پیار کرتی ہوئی بولی تھیں.

آپ چلیں میں آغاجان کولے کر آتاہوں....

در وازه نوک هواتها....

آپ لوگ ناشتہ کریں میں دیکھ کر آتا ہوں ابان ہے کہ کر دروازے کی طرف بڑھا۔
اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا توسامنے زری کو دیکھ کروویل کے لیے تھم گیا۔
نیلے رنگ کاسوٹ پہنے ،وائٹ کیپری اور وائٹ ہی دوپٹہ اچھے طریقے سے سرپر سیٹ
کیے یونیورسٹی کابیگ پہنے ، ... شاید وہ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔

وہ کیسے بھول گئی کہ آج تو اس سمگرنے آناتھا. وہ بلیک ٹی شرٹ پہنے، بلیک ہی ٹراؤزر پہنے اور قینجی چیل پہنے ہوئے تھا. وہ اس عام سے حولیے میں بھی دل میں اتر جانے کی صلاحت رکھتا تھا. وہ پانچ سال بعداسے دیکھ رہی تھی. جس میں سحر انگیز تبدیلیاں رونماہوئی تھیں. وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبر وہو گیا تھا. مقابل کواپنی طرف تھینچنے پر مجبور کر دینے والا.

السلام علیم ... اس نے ہچکچاتے ہوئے سلام کیا۔ لیکن مقابل در وازہ کھول کر سلام کا جواب دیے بغیر اندر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ بھی اس کے پیچھے ہی چل دی.

السلام عليكم!!!!زرى نے سب كو مشتر كه سلام كيا.

وسلام!!!!آج تومیری بیٹی آئی ہے؟ آغاجان نے بیار سے کہا...

زری آؤرک کیوں گئی ؟ سوری یار میں تنہ ہیں بتانا بھول گئی آج یو نیور سٹی نہیں جاؤگی. ماہی اور زری ہمیشہ اکٹھی یو نیور سٹی جایا کرتی تھیں . ماہی تیار ہو کر زری کولے کر یو نیور سٹی کے لیے نکلتی تھی . لیکن آج وہ نہیں آئی تھی ، جس کی وجہ سے زری اسے خود لینے آئی تھی .

آؤ... بیٹاناشتہ کر وہمارے ساتھ....

نہیں آغاجان میں ناشتہ کر کے آئی ہوں. اس نے ایک نظرابان پرڈالتے ہوئے جواب دیا جو بے بنازی سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا. واپس مڑنے ہی لگی تھی کہ آغاجان کی آواز پررک گئی.

زرى فبيٹا كيلے كيسے جاؤگى، دومنٹ رك جاؤابان ناشته كرلے پھر وہ تمهيں جھوڑ آئے گا.

اس سے پہلے زری کچھ بولتی ابان بول بڑا.... "آغاجان میرے پاسٹائم نہیں ہے مجھے فہدسے ملناہے. وہ میر اانتظار کررہاہوگا."

ا تنی بھی کیا جلدی ہے برخور دار بیکی کو جھوڑتے ہوئے چلے جانا.... آغاجان اپنی بات کہہ کر چل دیئے.

لو... آئے ہوئے ایک دن نہیں ہوااور بوجھ پہلے ہی لاد دیامیر سے بیٹے پر.... آمنہ بیگم نحوست سے کہتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئیں.

زری کواپناوہاں کھڑے رہنا ہے معنی لگا تھاوہ بغیر کچھ کھے یاسنے باہر کی طرف قدم بڑھا چکی تھی. وہ انجھی تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ گاڑی کا حار ن سنائی دیا. لیکن شاید حار ن دینے والا پاگل ہو چکا تھا جو مسلسل دیے ہی جار ہاتھا.

جب اس نے غضے سے مڑ کر پیچھے دیکھا تووہ دشمن جان گاڑی سے اتر چکا تھااور اسی کی طرف بھڑر ہاتھا.

گاڑی میں بیٹھو! وہ بیہ کہہ کرخود گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

زر فشال کچھ نہ بولی اور فرنٹ سیٹ پراس کے ساتھ بیٹھ گئی. زری نے ایک نظراس شخص کودیکھا، جسے دیکھنے کاوہ پوراحق رکھتی تھی.

ہم دل کے ہاتھوں بہت بے بس ہو جاتے ہیں کیونکہ ہمارااس پر اختیار نہیں ہوتایہ دل جس کی محبت اپنے اندر بسالے تواس کے علاوہ اسے کوئی اور نظر کی کہال آتا ہے یہ نہیں جانتا کہ نظر انداز ہونے کی اذیت کیا ہوتی ہے ۔ بس اسے تواپنی پسندیدہ شخص کی طلب ہوتی ہے چرچاہے اس کے حصول میں ہم خود ہی کیوں نہ ٹوٹ جائے ۔ یہی سب زری کے ساتھ ہور ہاتھا .

وہ پورے راستے کچھ نہیں بولا تھا، لیکن اس کی نظریں خود پر محسوس کر سکتا تھا، جو گاہے بگاہے اسے ہی دیکھی جار ہی تھی.

اترو...اس نے سخت کہجے میں کہا.

جی...اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ کیسا عجیب شخص ہے کبھی خود ہی کہتا ہے بیٹھواور کبھی نیخراستے میں کہہ دیتا ہے اتر و البھی وہ اسے بے یقینی سے دیکھ ہی رہی تھی کہ وہ بول پڑا.

یہی یونیورسٹی ہے ناتمہاری؟ یونیورسٹی آ بھی ہے توعزت مآب منکوحہ محترمہ آپ اترنا بیند کریں گی؟ کیونکہ آپ کی ڈرائیوری کے علاوہ مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں.

اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تواس کی یونیورسٹی آچکی تھی۔ کیکن وہ ہو نزاسی کو دیکھے جا رہی تھے۔ کیسا شخص تھا کبھی اس کے سلام کا جواب تک نہ دینا پیند کر تا تھا اور اب ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے اس سے بات کرنے کے علاوہ کوئی اور کام ہو ہی نہ… زر فشال بی بی آپ کی یونیورسٹی، اس نے اسے اپنی طرف تکتا پاکر یونیورسٹی کی طرف اشارہ کیا زری کو ایک دم اپنی بے وقوفی کا حساس ہوااور جلدی سے دروازہ کھول کر اترگئی.

وہ بغیر کچھ کھے زن سے گاڑی لے گیا. زری اندر کی طرف بڑھ گئی....

وہ فہدسے ملنے کے بعد ،اپنے آفس کی برائی کاوز ہے کرنے آیا تھا۔ لیکن اس کوایک بل سکون نہیں مل رہاتھا.

زری کے چہرے کی معصومیت،اس کی آئکھوں میں محبت کے دیپ، کچھ بھی بھلادینے کے متر ادف ہی تو تھا.

> تیرے سوا کوئی وہم و گماں میں ہی نہیں کوئی دوسر اتومیر ی داستان میں ہی نہیں

میں کسی اور کا ہو جاؤں ہے کیسے ممکن ہے بیہ حوصلہ تو جاناں ،اس بے جان میں ہی نہیں

وہ اپنی بے چینی کا حل جانتا تھا اسی لیے چابی اٹھائی اور آفس سے باہر نکل گیااب اس کا رخ اس کی یونیورسٹی کی طرف تھا.

یونیورسٹی پہنچ کراسنے اوف ٹائمنگ کے بارے میں پوچھاتوا بھی ایک گھنٹہ بڑا تھا، اسے اپنی بیو قوفی پر افسوس ہوا. اگروہ اس سے اس کی اوف ٹائمنگ پوچھ لیتا تواسے انتظار نہ کرنا پڑتا.

ایک گفتے کے انتظار کے بعد آخراس کو وہ یو نیورسٹی سے نکلتی ہوئی نظر آئی جیسے ہی اس نے ارد گرد دیکھا تو کافی لڑ کیاں اسی کی طرف متوجہ تھی، جو تھری پیس سوٹ پہنے ، کافی خوبصورت لگ رہاتھا.

ہیلو!!!!!اس نے ابھی اسی کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ اسے دانیال رستے میں مل گیاوہ شاید اسے نوٹس دینے آیا تھا. جس کا مطالبہ وہ دودن پہلے اس سے کر چکی تھی. سلام کے بعداس کی طرف نوٹس بڑھائے تھے اور ہانیہ کے بارے میں بات کی گئی تھی جس پر وہ دونوں مسکرائے تھے . اور دور کھڑے اس نفوس کو آگ ہی تولگ گئی تھی .

وہ گاڑی میں چپ چاپ آکر بیٹھ گئی اس کے سنجیدہ تا ترات دیکھ کراسے خو دیر غصہ آیا کہ وہ اسے بتادے آیاوہ صرف اس کا کلاس فیلوہے اور کچھ بھی نہیں لیکن اس کے کہ وہ اسے بتادے آیاوہ صرف اس کا کلاس فیلوہے اور کچھ بھی نہیں لیکن اس کے کئے الفاظ وہ آج تک بھلا نہیں یائی تھی وہ تزلیل بھری با تیں جو اس کی فون پر اس سے آخری گفتگو تھی .

وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا، بنا کچھ کہے، بنالڑائی کیے، بس روٹ جانلاسے آتا تھا۔ اس نے کبھی مناناسیھا ہی نہیں تھا، اپنی غلطی ماننا یہ تواس کی سرزش میں ہی نہیں تھا۔ اب بھی وہ بنا کچھ یو چھے یا بغیر کچھ کہے سنجیدگی سے گاڑی چلار ہاتھا۔

اب وہ کسے بناتی اس سمگر کو کہ

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

تیرے قدموں کی آہٹ سے

تیری ہر مسکراہٹ سے

تیری باتوں کی خوشبوسے

تیری آ نکھوں کے جادوسے

تیری د لکش اداؤں سے

تیری قاتل جفاؤں سے

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

تیری راہوں میں رکنے سے

تیری پکوں کے جھکنے سے

تیری بے جاشکایت سے

تیری ہرایک عادت سے

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

گاڑی ایک جھٹے سے رکی تھی، جیسے مقابل کو اپنی طاقت د کھانے کاار ادہ ہو.

اس کاسر ڈیش بور ڈسے ٹکراتے ٹکراتے بچاتھا.اس نے بے یقینی سے سراٹھا کراس کی طرف دیکھاتھا.

مقابل کچھ بولتا، وہ بول پڑی، آپ اندر نہیں آئیں گے ؟

اس نے بغوراسے دیکھا، وہ لڑکی کس قدر معصوم تھی۔ لیکن ایک دم اس کے تاثرات بر لے نتھے، کیو نکہ اسی لڑکی کی وجہ بر لے نتھے، کیو نکہ اسی لڑکی کی وجہ سے اس کے بھائی کو گھر چھوڑ نابڑا، اسی لڑکی کی وجہ سے اس کی آزادی چھین لی گئی اور اسی لڑکی کی وجہ سے اس کی مال سے اس کے دونوں معظے دور کر دیے گئے تھے.

وہ بغیر کوئی جواب دیئے گاڑی کادر وازہ کھول کراتر چکاتھا. زری نے بھی اس کی پیروی کی تھی.

زرى نے آگے بڑھ كربيگ سے چاني نكال كر در وازه كھولاتھا.

چاچی اندر نہیں ہے کیا؟اس کے اس طرح سے دروازہ کھولنے سے اسے چاچی کی فکر ہوئی تھی.

امی اندر ہی ہیں وہ تھوڑا بیار رہتی ہیں تواسی وجہ سے میں ایک چابی اپنے ساتھ رکھتی ہوں.

دونوں اندر کی طرف بھڑ گئے.

اسلام عليكم امي!!

وعلیم سلام! رابیه بیگم نے در وازے کی طرف دیکھاتو وہاں زری اکیلی نہیں تھی بلکہ ابان بھی تھا. رابیه بیگم نے ان دونوں کوساتھ دیکھ کر دل سے دعادی تھی. "ہمیشہ ساتھ رہنے کی."

ا بان نے انہیں بغور دیکھاوہ کافی کمزور، ضعیف لگ رہی تھیں .

ان کی طرف بڑھااور رابیعہ بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگالیا. رابیعہ بیگم کا کوئی بیٹانہ تھا. کی طرف بڑھانہ تھا. تھا. کیکن ابان ان کے لیے بیٹے سے کم بھی نہ تھا.

کیساہے میرابیٹا؟

میں بالکل ٹھیک ہوں چا چی، آپ پہلے سے کافی کمزور ہو چکی ہیں۔ اس نے دیکھتے ہوئے کہا. وہ دا قعی کافی کمزور ہو گئی تھیں یا پھر چا چو کے چلے جانے کہ صدمے سے ایسی ہو گئ تھیں.

ارے بیہ کمزوری کہاں ہے اچھی خاصی توہوں، تمہیں اور زری کوہی لگتاہے کہ کمزور ہو چکی ہوں. وہ نروٹھے بن سے بولیں تھیں.

زری ابھی تک یہی کھڑی ہوں ابان کے لیے پچھ کھانے پینے کو لے کر آؤمیر ابیٹا کتنے سالوں کے بعد آیا ہے اور تم ابھی تک یہیں ہو.

جي ... جي ... وه کهه کر کچن کي طرف چل دي.

بھائی میرے لیے لیپٹوپ لے کر آئے ہیں. رات کے 6 نج چکے تھے ذری اور ماہی ہال میں بیٹی تھیں. آمنہ بیگم اپنے کمرے میں جاچکی تھیں اور آج آغاجان کی بھی طبیعت کی تھیں نہیں تھی. وہ کافی دیرا نہی کے باس بیٹھی رہی تھی انہیں دوادے کروہ نیچے آگئی تھی.

پھر ماہی جہکتے ہوئے اسے اپنالیپٹوپ د کھانے لگی. وہ دیکھ رہی تھی جب ابان اندر داخل ہوا. وہ کافی تھکا ہوالگ رہاتھا.

ٹھیک ہے ماہی کل ملتے ہیں. یہ کہہ کراس کے پاس سے گزرنے لگی تھی. جبوہ اس کا ہاتھ پکڑچکا تھا.

بیٹھ جاؤمیں کمرے میں جارہاہوں وہ جانتا تھا کہ وہ اس کی موجود گی سے ڈسٹر کٹ ہوتی ہے۔ ہے لیکن اس قدر؟اسے کافی اجھالگا.....

بھائی آپ کھانے سے پہلے بچھ لیں گئے ؟ جائے یاکا فی وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان دونوں کے در میان کوئی تلخ بات ہواسی لئے بول پڑی.

میں تم سے تمہاری دوست کا پچھ وقت لو نگا.

کیوں نہیں ضروراور جتناچاہے لیں، لیکن انہیں گھر خود چھوڑ کر آ ہے گا کیونکہ آپ کی محترمہ کواند ھیرے سے ڈر لگتاہے وہ بیہ کہہ کر سیڑ ھیوں کی طرف بڑھ گی.

اس کا ہاتھ ابھی تک ابان کے ہاتھ میں ہی تھا۔

كافى كے كراوير كمرے ميں آؤ...وہ كهه كراويركى طرف بڑھ گيا.

زری کتنی ہی دیر تک اپناہاتھ دیکھتی رہی جو کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ابان کے ہاتھ میں تھا. وہ جلد ہی اس کے سحر سے نکلی اور کو فی بنانے میں لگ گئی،اسے بنانے میں پانچ منٹ لگے تھے.

اس نے در وازہ نوک کیا تھا. اجازت ملنے پر ، وہ کمرے میں آئی تھی اس نے اس کا کمرہ کیمی سہی سے دیکھا نہیں تھا.

جہازی سائز بیڈ ،اوراس کے ساتھ ہی لکڑی کی الماری نسب تھی اور پھر واش روم کا در وازہ تھا.اور پھر بڑے سائز میں شبیشہ تھا، شیشے کے سامنے اس کی ضر ورت کے استعال کی اشیاء موجود تھیں.

كمرے كے در ميان ميں صوف ہسيٹ موجود تھااورايك پروہ سمگر سر ٹكائے بيٹھا تھا.

وہ کافی لیے آگے بڑھی اور اس کے سامنے موجود میز پرر کھ دی. وہ اس کشکش میں تھی کہ جائے یانا جائے . اتنے میں وہ ستمگر بول پڑا.

سر د باؤ.....

وہ سر دبانے کے لئے سوفے کے پیچھے کی طرف بڑھی تھی کہ وہ ہاتھ پکڑ کراسے اپنے ساتھ ببیٹا چکاتھا.

وہ اس کے نرم ہاتھوں کالمس محسوس کر رہاتھا. اس کے ہاتھوں کی کیکیا ہٹ واضح تھی. وہ آئکھیں بند کر چکا تھا شاید اسے سکون مل رہاتھا.

کچھ ہی پل گزرے تھے جباس کی آوازاسے سائی دی. وہ لڑ کا کون تھا؟

جب وہ کافی دیر کچھ نہ بولی، تواس نے اپنی آئکھیں کھولی تھی ۔ وہ اسے ہی دیکھے جارہی تھی ۔ اس کے جواب نہ دینے پراسے غصہ آیا تھا .

اس نے ایک جھٹکے سے اسے اسکی چین سے بکڑ کراپنی طرف کھینچاتھا۔ اس کے اس بری طرح کھنچنے سے چین ٹوٹ کراس کے ہاتھ میں آئی تھی۔ اسکی گرم سانسیں وہ اپنے چیرے پر محسوس کر سکتا تھا۔

اس كاسحر مقابل كي آنكھوں ميں آنسود يكھ كر ٹوٹاتھا.

اس نے ہاتھ بڑھا کراس کے چہرے کو چھواتھا، جیسے ان آنسوؤں کی وجہ جانناچا ہتا ہو.

اور وہ شاید جان بھی چکا تھا۔ اسکی کر دن پر چین کو جھٹکادینے سے نشان آئے تھے۔ اسکی تکلیف کی شدت چین کے ٹوٹ جانے سے لگائی جاسکتی تھی.

اس نے اپنے دھکتے ہوئے لب اسکی کردن کے نشان پر رکھے تھے.

اس کے اس بھر پورشدت بھر ہے کمس سے وہ اپنی آئکھیں بند کر چکی تھی اس کے آنسوؤں میں روائگی آئی تھی اس کے بیہ آنسو مقابل کی شرٹ میں جزب ہوئے سے ، جنہیں وہ محسوس کر چکا تھا۔ اس کے بیہ آنسو ہی تواسے تکلیف دے رہے تھے ، جس کی وجہ سے وہ بیہ مداوہ کر بیٹھا تھا۔ لیکن شاید اس مداوہ سے اسکی تکلیف میں اضافہ ہوا تھا۔ جو وہ ہر گزنہیں جا ہتا تھا۔

اسی لیے اس نے اپنا چہرہ اوپر کیا تھا، یہ جاننے کے لیے کہ کیا واقعی اسے یہ عمل پسندنہ آیا تھا.

وہ ہو نز آنکھیں بند کیے ہوئے تھی،اس کے سراٹھانے سےاس نےاپنی آنکھیں کھولی تھی.

بنا کوئی لمحہ ضائع کیے، وہ بجل کی تیزی سے کمرے سے نکلتی چلی گی...

مجھے معلوم ہے، تم کو محبت ہے مگر تم کہہ نہیں سکتے،اناکے دیو تاہو تم

میر بے در دمیر ہے ہیں،میر بے تھے،میر بے رہیں گے آپ ستم گرہیں، ستمگر تھے، ستمگر ہی رہیں گے

جب ابان اس رشتے کومانتے ہی نہیں ہیں ۔ تو پھر ... وہ بیس ؟ اس نے اپناہاتھ اپنی گردن کے نشان پرر کھاتھا . جیسے اس ستمگر کالمس ہو نز بر قرار ہو

اسے اند هیرے سے ڈر لگتا تھا. لیکن آج وہ اسی اند هیرے میں بیٹھی تھی وہ خوف، کہیں بہتی تھی تھی اور اس کا کہیں بہت دور جاچھیا تھا. جیسے اسے تحفظ کا یقین ہو. وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اس کا ارادہ فریش ہو کر نماز پڑھنے کا تھا.

ٱلَابِدِكَ ۚ رِاللَّهِ تَطَ ۡ مَنُنُّ ال ۚ قُلُونِ ب

" اے ہمارے بندو! خوب کان کھول کر سن لو کہ تمہارے سینوں میں جو قلوب رکھے گئے ہیں ان کو سکون اور چین صرف ہماری یاد ہی سے مل سکتا ہے. "

اس نے نمازیڑھنے کے بعد بار گاہ الی میں ہاتھ اٹھائے تھے.

اے پروردگار تودلوں کے بھیدسے خوب اچھی طرح واقف ہے. میرے مولامیرے دل کوسکون دے، میرے مولا تونے ہی ہمیں اس حلال رشتے میں باندھاہے، اس رشتے کی ڈور کو مضبوط کردے. اس کے دل میں میرے لئے محبت پیدا کردے. اسے میر اکردے، اس کادل میری طرف سے صاف کردے، مولا توہر چیز پر قادرہے. اپنی بندی کی ٹوٹی بھوٹی دعاؤں کو قبول کرلے.

نامحرم کی محبت انسان کوذلیل کروادیتی ہے. لیکن جب بات محرم کی محبت کی آتی ہے، تو پھر خدااس بندے کے دل میں خودا پنے بندے کی محبت ڈال دیتا ہے.

نکاح کے دوبول، دوانسانوں کے صرف نام ہی نہیں جوڑتے بلکہ دودلوں کو بھی جوڑ دیتے ہیں۔ جسے اچھے لوگ ساری عمر دیتے ہیں اور برے لوگ ساری عمر ساز شیں کر کر کے توڑنے میں جتے رہتے ہیں.

وہ اپناسر پکڑ کراٹھ بیٹھا تھا۔ ایک و م سے رات کے مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔ اس کواپنی کم عقلی پرافسوس ہوا تھا، کہ وہ کیسے ایک کمزور لمحے کی زدمیں آسکتا تھا۔ وہ میر سے بارے میں کیاسوچ رہی ہوگی کہ میں کتنا کمزور نفس کا آدمی ہوں؟ نہیں میں اس کی سوچ کو غلط تھہر ادوں گا۔ وہ میر ی ہے، میر ی ملکیت ہے، میں اس پر پوراحق رکھتا ہوں.

ابان لغاری اپنی ملکیت پر بوراحق رکھتاہے وہ جبیبا چاہے ،اس کے ساتھ ویسا کر سکتاہے .

وہ ایباہی تھا اپنی غلطی نہ ماننے والا، اسے انجھی تجھی اس کی فیننگ ہرٹ ہونے سے کوئی سر و کارنہ تھا.

ماناوہ اس پر بوراحق رکھتاتھا. لیکن اس نے مجھی اس بات کا اسے یقین نہیں دلایاتھا کہ وہ ابان لغاری کی ہے.

وہان تمام سوچوں کو جھٹک کراٹھ کر فریش ہونے چل دیا، کیونکہ اسے آج رابیعہ بیگم کوڈاکٹر کے پاس لے جاناتھاوہ ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ لے چکاتھا.

زری ابھی تک اٹھی نہیں بیٹا. را بیعہ بیگم بر آمدے سے زری کو آوازلگار ہی تھیں. جو آجا کا میں نہیں لیکن وہ اس آجا کے انام ہی نہیں لیے رہی تھی. آج ہفتہ تھا یونیور سٹی سے چھٹی تھی، کیکن وہ اس ٹائم تک اٹھ جایا کرتی تھی. انہیں اپنی بیٹی کے نااٹھنے سے پریشانی ہوئی.

ان کا گھر اتنا بھی بڑانہ تھاوہ چھوٹااور نفیس گھر تھا. برآ مدے سے آواز آرام سے زری کے کمرے تک پہنچ سکتی تھی اور وہ ہمیشہ زری کوایسے ہی اٹھاتی تھیں، لیکن جب وہ نہ اٹھی تووہ اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں.

انهیل زری کی پیشانی پر ہاتھ رکھنے سے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ رات سے بخار میں تب رہی تھی.

وہ فرش ہو کرینچ آیا تھاجب اسے سب کھانے کی ٹیبل پر نظر آئے تووہ انہی کی طرف بڑھ گیا.

السلام عليكم ايورى ون!!!

جاگ گئے برخودار.... آج کافی لیٹ اٹھے ہو، خیریت ہے نا، کیا آج آفس نہیں جانا؟

آغاجان آج آفس نہیں جانا. بلکہ آج چاجی جان کے لیے ڈاکٹر سے ایائمٹ لے چکا ہوں، بس انہی کو لیے کرڈاکٹر کی طرف جانا ہے جیک اپ کیلئے.... وہ بڑے تخمل سے بولا تھا.

انہیں ڈاکٹر کے پاس پھر تبھی لے جانا. آج تنہیں گھر ہی رہناہوگا، کیونکہ آج ماہین کو کچھ لوگ دیکھنے آرہے ہیں. آمنہ بیگم غصے سے بولی تھیں.

موم، چاچی کا چیک اپ زیادہ ضروری ہے ۔ رشتہ دیکھنے والے پھر تبھی آ جائیں گے . یہ جواب ماہین کی طرف سے آیاتھا .

تم سے کتنی بار کہاہے، کہ جب بڑے بات کررہے ہوں تونیج میں مت بولا کرو.ان کی بات سن کرماہی چیہ ہوگئی.

موم آپ فکرمت کریں میں ٹائم پر آ جاؤں گا.

میں ڈرائیور کو جھوڑ کر جارہاہوں اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہویا کسی مدد کی تو آپ رحیم سے کہہ دیجئے گا.

وہ ناشتے سے ہاتھ روک چکاتھا. ٹھیک ہے پھر بعد میں ملاقات ہوتی ہے.

وہ اپنی مال کی طرف بڑھااور ان کے گلے لگا، ان کی پیشانی پر بیار کیااور باہر کی طرف بڑھ گیا.

چی جان چی جان اسے وہ بر آمدے میں کہیں نظرنہ آئیں لیکن وہ ان کی آوازیر کمرے کی طرف بڑھا تھا .

زری بیٹااٹھو... تم نے مجھے رات کو کیوں نہیں بتایا کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں.وہ اسے ہلاتے ہوئے بول رہی تھیں.لیکن زری کی آئکھیں ابھی تک بند تھی.

چچی جان وه صور تحال سمجھ گیا تھااسی لیے بغیر وقت ضائع کئے وہ اس کے بیڈ کی طرف بڑھا تھا.

زری آئکھیں کھولو...زری...وہ دوسری طرف ہیڈیر بیٹھ کراس کاسراپنے گھٹنوں پر رکھ چکاتھا. وہ شاید بخار کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی. چی جان، پانی ... پانی دیں . را بیعہ بیگم نے بیڈ کے ساتھ موجود ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کراس کی طرف بڑھایا.

ا پنے چہرے پر پڑھتے پانی کی وجہ سے اس نے آنکھیں کھولی تھی۔ لیکن جو منظر ، جو چہرہ اس کے سامنے تھا۔ اسے حجھٹلانے کے لیے اس نے اپنا چہرہ دوسر ی طرف کیا تھا۔ اس کے چہرے پر ملکی ہی مسکان آئی تھی۔ بھلاد عااتنی جلدی بھی قبول ہوتی ہے۔

لیکن مقابل نے پھر سے اس کانام پکار کرچہرہ اپنی طرف کیاتھا. وہ اس آواز پر اٹھ بیٹھنے کو تھی جب مقابل نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر بیڈ کی بیک کے ساتھ سہارے کی گرز سے بٹھایاتھا.

وہ اپنے چکراتے سرکے ساتھ اس کے عمل کو دیکھ رہی تھی جواب اس پر کمفرٹر ڈال رہا تھا.

چا جی اس کے لیے بچھ کھانے کولے آئیں ،اس کے بعد اسے میڈیسن بھی دین ہے.

رابعہ بیگم کھانالینے کے لیے جاچکی تھی.

اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہاتھا۔ اس کے اس طرح دیکھنے سے وہ اپنی نظریں جھکا گئی تھی .

وہ دوبارہ اٹھنے کو تھی جب وہ اسے تھینچ کر اپنی طرف کر چکا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے در میان ایک اپنچ کا فاصلہ تھا۔

تم چاہتی ہو کہ میں پھر سے کوئی کاروائی کروں؟ جبکہ تم سے میری ایک جھوٹی سی گستاخی برداشت نہیں ہوسکی. وہ رات والی بات کاحوالہ دیتے ہوئے بولا،اوراس کے ہونٹوں کو فوکس کیے ہوئے تھا.

ماہی فوراسے پہلے اپنی سابقہ پوزیشن میں بیٹھی، کیونکہ اب اسے مقابلے پر کوئی بھر وسہ نہ تھا.

> اس کے اس طرح بیٹھنے سے وہ جی جان سے مسکرایا تھا. اس کی ہنسی ماہی کو سر شار کر گئی تھی.

"ا گرہم اس کی مسکر اہٹ پر نامرتے، توغصے پر جان دیتے. "

ایسے تومیں بور ہو جاؤں گی...

رابیعہ بیگم ابان کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے چلی گئی تھیں. وہ توزری کی طبیعت خراب کی وجہ سے جانے سے ہی انکار کرر ہی تھیں. لیکن پھر خود زری نے انہیں جانے کے لیے منایا.

امی آپ کے سامنے میڈیسن بھی لے چکی ہوں، اب کیامسکلہ ہے، تھوڑی دیر تک طحیک بھی ہو جاؤں گی اور ویسے بھی آپ نے آج چیک اپ کے لئے ہی تو جانا ہے، گھنٹہ دو گھنٹہ تک آپ واپس بھی آ جائیں گی .

وہ بڑے تخل سے انہیں سمجھار ہی تھی اور چئیر پر ببیٹھاا بان بغور اسی کودیکھے جار ہاتھا جسے خود سے زیادہ اپنی مال کی پرواہ تھی .

وهاس کی لودیتی نظریں خود پر محسوس کر سکتی تھی.

تھیک ہے پھر، تم بیڈ سے نہیں اتر وگی، اور کوئی ضرورت نہیں ہے کام کرنے کی وہ متاسے بھرے لہجے میں کہہ رہی تھیں.

ٹھیک ہے کچھ نہیں کروں گی، کسی کام کوہاتھ نہیں لگاؤں گی، آپ بے فکر ہو کر جائیں.

ٹھیک ہے میں چادر کے آؤ پھر چلتے ہیں بیٹاوہ ابان کی طرف دیھے کر بولی تھیں. جس نے انہیں دیکھتے ہاں میں سر ہلایاتھا.

ان کے جانے کے بعد ابان اٹھ کر اس کے بیٹر کی طرف بڑھا تھااور اس کے سر پر جا کھڑا ہوا تھا.

وهايك نظراسے ديكھ كرآ نكھيں جھكا گئى تھى.

وہ چند بل اسی طرح کھڑااس کا جائزہ لیتارہا.... بیہ لڑکی اپنی معصومیت، اپنے بھولے بن کی وجہ سے اس کے دل کے قریب ہوتی جارہی تھی.

وه جهيكا تفااوراس كي پيشاني پر محبت بھر المس حجورٌ اتھا.

"اپناخیال رکھنا، مائی انوسینٹ گرل...."

وہ اس کے کان کے قریب سر گوشی کرنے کے بعد باہر کی طرف بڑھ گیا تھا.

اور وہ کتنی ہی دیریک اس کے پر فیوم کی خوشبوا پینار د گرد محسوس کرتی رہی اور اپنی آئکھیں بند کئیے بیڈ کی بیک کے ساتھ سرٹ کا گئی جیسے وہ کچھ بل اسے اپنے یاس محسوس

ڪرناچا هتي هو.

شام غم کی سحر نہیں ہوتی یا ہمیں کو خبر نہیں ہوتی

ہم نے سب وُ کھ جہاں کے دیکھے ہیں بے کلی اِس قدر نہیں ہوتی

نالە بول نار سانہیں رہتا

آه يول بے اثر نہيں ہوتی

چاندہے، کہکشاں ہے، تارے ہیں کوئی شے نامہ بر نہیں ہوتی

ایک جان سوزونامر ادخلش ایک جان سوزونامر ادخلش ایک جان سوزونامر ادخلش ایک جان سوزونامر ادخلش ایک جان سوزونامر ادخلش

دوستو، عشق ہے خطالیکن کیاخطادر گزر نہیں ہوتی؟

رات آ کر گزر بھی جاتی ہے اک ہماری سحر نہیں ہوتی

www.neweramagazine.com

ماہی تم یہ کیڑے بہن کر مہمانوں کے سامنے آؤں گی ۔ وہ گلابی رنگ کا کا مدار سوٹ لیئے ماہی کے کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولی تھیں .

امی اتنی جلدی بھی کیاہے ، ابھی پڑھائی توختم کر لینے دیں.

یہ تمہیں جلدی لگ رہاہے؟ خاندان میں کوئی لڑکی اہسی نہیں، جس کی شادی نہ ہوئی ہو تمہارے سوا.

شاید آپ بھول گئ ہیں. آپ کی پیاری بہن کی بیٹی (سمعیہ) ابھی رہتی ہے اور وہ مجھ سے دوسال بڑی بھی ہے۔ اس نے جتاتے ہوئے بتایا.

تمہارے مسئلے سے فارغ ہونے کے بعد میں بات کرتی ہوں ابان سےوہ سنجید گی سے بولی تھیں .

کیا مطلب ابان بھائی سے بات کیوں کریں گئی. خالہ سے بات کریں اس نے ناسمجھی سے کہا. تمہاری خالہ توراضی ہے اور سمعیہ بھی یہی چاہتی ہے ۔ بس ابان ہی بچاہے ۔ اس سے ذرا آرام سے بات کروگئی، کہ اب وہ این زندگی کے بارے میں بھی کچھ

سوچے....وہ اپن ہی کے جار ہی تھیں امی آپ یہ کیسی باتیں کرر ہی ہیں کیا آپ بھول گئی ہیں کہ ابان بھائی کا نکاح 5 سال پہلے ہو چکا ہے ۔ پھر ان باتوں کا کیا مقصد ہے ۔

ایسے نکاح کو بر قرار رکھ کر کیا کرنا ہے جس سے میر ابیٹاخوش نہ ہو، وہ اپنی سنجیدہ طبیعت کی وجہ سے بچھ بولتا نہیں ہے تو کیا ہوا، میں مال ہوں مجھے اس کا غم صاف نظر آتا ہے ۔

امی آپ ... آپ غلط سوچ رہی ہیں ۔ کیا آپ سے ابان بھائی نے یہ سب بچھ کہا ہے ۔

اس نے خود نکاح کی ہامی بھری تھی. وہ اپنی غلطی کیوں مانے گا. وہ نثر وع سے ہی ایسا ہے اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتالیکن ماں کادل توہر چیز سے واقف ہوتا ہے.

اب بس مجھ سے الجھومت، مجھے ابھی بہت سے کام ہیں میں اکیلی جان اتنے سارے کام کرے تھک جاؤگی. سوچ رہی ہوں زری کو بلالوں، وہی مدد کروادے گی. وہ بیہ سب کہتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئیں.

اور ماہی کتنی ہی دیرا پنی مال کے کہے گئے الفاظ پر سوچتی رہی اور وہ اب اس نتیج پر پہنچ کے الفاظ پر سوچتی رہی اور وہ اب اس نتیج پر پہنچ کے غلط ہوتا چکی تھی کہ اب اسے اپنے بھائی سے بات کر لینی چا ہیے وہ ذری کے ساتھ کچھ غلط ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی .

زرى اب سارا كچن كاكام تنهيين ديكينا ہے. آمنه بيگم زرى كوكام بتار ہى تھين.

وہ آمنہ بیگم کے ایک فون کال سے ہی آگئ تھی، آتی بھی کیوں نہ آج اس کی کزن کم، کہن کو دیکھنے آرہے تھے. وہ اپنادر د، اپنی خراب طبیعت کو بھلائے اس کی خوش میں شامل ہونے کے لئے آگئ تھی.

تھیک ہے تائی جان میں سب دیکھ لوں گی . آپ آرام کریں . میں ماہی کو دیکھ کر آتی

ہوں وہ چہکتے ہوئے بولی

ہاں اسے بھی دیکھ لو،اوراس نکمی کو کہناسہی سے تیار ہو کر آئے.

وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھ گئی .

ماہی! وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی تھی،جب زری نے اسے آواز دی.

وہ حجے ہے اس کے گلے آگی اور آئکھیں نیجی ہی رکھیں .

ماہی تم رور ہی ہو....

نہ.... نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں ، تم اتنی گرم کیوں ہو. اس نے اس کے سرپر ہاتھ رکھا تواسے اندازہ ہوا کہ اسے بخارہے.

زری تمہیں تو بہت تیز بخارہے. تمہیں آرام کر ناچاہیے. آؤبیٹھو یہاں.... وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولی.

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں،اور میڈیسن بھی لے چکی ہوں ابھی تھوڑی دیر تک یہ بخار بھی میں بالکل ٹھیک ہوں،اور میڈیسن بھی لے چکی ہوں ابھی تھوڑی وجہ بتاؤ بھی کم ہو جائے گا. تم مجھے بتاؤمیرے آنے سے پہلے تم رور ہی تھی ؟ان آنسو کی وجہ بتاؤ مجھے ماہی . . . وہ اسے اپنے ساتھ بیڈیر بٹھاتے ہوئے بولی .

كياتم خوش نهيں ہو، وہ اسے خاموش ديھ كر پھر سے بولى...

میں تمہمیں اور بھائی کولے کر پریشان ہوں اور اسی وجہ سے آئکھ ہے آنسو بھی جھلک گئے. وہ صرف بیہ سوچ سکی.

میں توشیشے کے سامنے پریکٹس کررہی تھی کہ رخصتی کے وقت کیسے رونا ہے۔ اس کی بات سن کر دونوں مسکرادیں. زری تم ذراجا کرماہی کونیچے آنے کا کہہ دو،اور نجمہ (کام والی) تم ٹیبل لگاؤ جلدی سے وہ کچن میں داخل ہوتی ہوئی بولی.

جی بی بی مجمہ ٹیبل لگانے کے لیے باہر کی طرف چل دی.

آمنه بیگم پلٹنے ہی گلی تھیں لیکن پھر زری کی طرف مڑ گئیں.

میں نہیں چاہتی کہ تم مہمانوں کے سامنے آؤ،اسی لیے بچن سے باہر قدم مت رکھنا. وہ نہیں چاہتی کہ تم مہمان اس کے بارے میں یو چھے اور انہیں بتانا پڑے کہ یہ میرے بیٹے کی منکوحہ ہے. کیونکہ انہوں نے مہمانوں کو صرف اتنا ہی بتار کھاتھا کہ ان کے بیٹے کی منکوحہ ہے. کیونکہ انہوں نے مہمانوں کو صرف اتنا ہی بتار کھاتھا کہ ان کے برٹے بیٹے کی شادی ہو چکی ہے جو کہ دوسرے شہر رہتا ہے. اور چھوٹا انہی کنوارہ ہے.

آمنہ بیگم کی بات سن کرزری کی آئکھیں نم ہوئی تھیں کہ وہ کتنی بے وقعت تھی. کیا وہ مہمانوں سے اس کا تعارف نہیں کر واسکتی تھیں. ایسے موقعوں پر تولوگ خوشی خوشی این بہو کا تعارف کر واتے ہیں. لیکن ایک زری تھی جس کو اس کی ساس تو دور اس کا شوہر بھی اپنانام اس کے ساتھ جوڑنے سے انکاری تھا.

وه جي کهتي هو ئي چېره د وسري طرف موڙ گئي.

لڑکے کی مال، بڑی بہن اور پھو پھی آئی تھی جو کہ حال میں ہی موجود تھی اور ماہی بھی ان دونوں عور تول کے در میان ہی موجود تھی جبکہ آمنہ بیگم الگ صوفے پر تھیں. ان عور تول نے در میان ہی سوال جواب کیے جبکہ اس کی بڑی بہن خاموش ہی تھی.

واش روم کس طرف ہے، لڑکے کی پھو پھی نے پوچھاتھا. نجمہ انہیں واش روم تک لے جاؤ. آمنہ بیگم نے نجمہ کو انہیں واش روم لے جانے کے لیے کہا.

نجمه نے اثبات میں سر ہلا یااور انہیں لیے واش روم کی طرف چل دی.

زرى كام كرنے ميں مصروف تھى جباسے اپنے بيچھے كسى كى موجودگى كااحساس ہواتو اس نے مڑكرديكھا.

السلام عليكم!! اس نے ہچکچاتے ہوئے سلام كيا. جب كه مقابل اسے ديكھنے ميں مصروف تقى.

کیانام ہے آپ کا؟ ماہین آپ کی کیا لگتی ہے؟

زری کواس کاسوال عجیب لگا، لیکن اسے جواب تو دیناہی تھا. وہ شاید لڑکے کی پھو پھی تھیں. زری جان گئی تھی کیونکہ نجمہ نے بتایا تھا کہ تین عور تیں ہیں ایک مال، بہن اور پھو پھی.

جی میرانام زری ہے اور میں میں چیازاد کزن ہوں ماہی کی .

وہ زری کے سرپر پیار دے کر باہر کی طرف چل دیں.

موم!!!!!وہ جب گھر میں داخل ہوا تواس نے سب سے پہلے آ منہ بیگم کو پکارا جو کہ اس کے مطابق حال میں مہمانوں کے ساتھ ہونی چاہیے تھیں .لیکن حال میں کوئی نہیں تھا .

صرف نجمه ہی تھی جو صفائی کرر ہی تھی .

اسی لیے وہ انہیں آ واز دیتاہوا کمرے کی طرف بڑھا.

وه شر منده تھا کہ وہ وقت پر پہنچ نہیں سکا. اور نجمہ جوہال میں موجود میز صاف کررہی تھی. اس سے صاف ظاہر تھا کہ مہمان آگر جانچکے تھے اور اب اسے این مال کو مناناتھا.

موم! آئیا یم سوری، میں مانتا ہوں میری غلطی ہے. میں ٹائم پر نہیں آسکالیکن آپ در وازہ کھولیں وہ آمنہ بیگم کے در وازے پر کھڑاا نہیں پکار رہاتھا.

در وازه کھلا تھالیکن وہ اپنی ماں کا تراہوا چہرہ دیکھ کرپریشان ہوا تھا.

موم کیا ہواہے؟ کیا کچھ ہواہے؟ وہان کی طرف بڑھتا ہوا بولاتھا.

وہ لوگ ماہی کے لیے انکار کر چکے ہیں لیکن وہ لوگ زری کو ما نگ رہے ہیں، اپنے بیٹے کے لیے انکار کر چکے ہیں لیکن وہ لوگ زری کو ما نگ رہے ہیں، اپنے بیٹے کے لیے آمند بیگم نے ایک نظر ابان کے تاثر ات پر ڈالی، جن میں کوئی تبدیلی رونمانہ ہوئی تھی وہ بنا کوئی جو اب دیئے باہر کی طرف بڑھ گیا.

زری میں پوچھتی ہوں ایسا کیا ہواہے جوتم مسلسل روئے جار ہی ہو. راہیعہ ماہی کی طرف دیکھتی ہوئی بولیں جو کہ رونے کے شغل میں مصروف تھی. اتنے میں دروازہ کھٹکنے کی آواز آئی راہیعہ بیگم دروازہ کھولنے کے لیے باہر کی طرف جل دیں. زری کوچندیل پہلے کی باتیں سوچ کراور روناآیا. وہ لوگ زری کے بارے میں آمنہ بیگم سے پوچھ رہے تھے.

لڑے کی ماں بولی تھی کہ ماشاءاللہ آپ کی دونوں بیٹیاں بہت پیاری ہیں. لیکن ہمیں آپ کی دیورانی کی بیٹی زیادہ پسند آئی ہے، اگر آپ اجازت دیں توہم زری کے لئے ہاں کرناچا ہتی ہیں.... ذری بیسب باتیں سن رہی تھی اسے امید تھی کہ اب آمنہ بیگم انہیں بتادیں گی کہ زری میرے بیٹے کی منکوحہ ہے، لیکن آمنہ بیگم کے الفاظ سے اسے جتنی تکلیف بہنچی تھی وہ لفظول میں بیال کرنانا ممکن سی بات تھی.

"دراصل میری دیورانی کی بیٹی کی شادی ہو چکی ہے لیکن وہ اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہتی اور بہت جلداسے طلاق ہونے والی ہے اگر آپ لوگ بیہ سب جان کر بھی اس کے لیے ہاں کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں بلکہ بیہ تو ہمارے لئے خوشی کی بات ہوگی . "آمنہ بیگم کا اطمینان دیکھنے لائق تھا.

وہ سوچنے کاٹائم لے کرچلے گئے تھے لیکن زر فشان نعمان لغاری کے پاؤں تلے سے جیسے زمین تھینچ لی گئی ہو.اس کے لئے وہاں دوپل رکنامحال ہو گیاتھا، بغیر کسی کوبتائے وہاں دوپل رکنامحال ہو گیاتھا، بغیر کسی کوبتائے وہاں دوپل سے گھر چل دی.

بیٹاسب خیریت ہے نا؟رابیعہ بیگم ابان کواس وقت دیکھ کرپریشان سے بولیں.

جی چاچی!!!سب ٹھیک ہے. کیاآپ میرے لئے ایک کپ چائے بنادیں گئ؟جب تک میں زری سے آپ کے چیک اپ کی ڈیٹیل ڈسکس کرلوں. وہ بنا کوئی جواب سنے زری کے کمرے کی طرف مڑگیااور رابعہ بیگم پریشان سی کچن کی طرف چل دیں.

وه انجى منه د هو كر نكلي تھى وہ نہيں چاہتى تھى كه رابيعه بيگم ادر پريشان ہو جائيں .

لیکن ابان کواپنے کمرے میں دیکھ کراسے اپناسانس رکتا ہوا محسوس ہواوہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا جوالماری کے پاس کھڑی تھی.

وہ اسے ایک جھٹکے سے الماری کے ساتھ لگا چکا تھا.

"تم نے کس کی اجازت کے سے میر ہے گھر میں قدم رکھا؟ وہ بھی میری غیر موجودگی میں "وہ اس کی اس افطاد پر تیار نہ تھی . ایک جھٹلے سے اس کا ہاتھ اسکی کمر کے پیچھے کیا تھا اور دوسر سے ہاتھ سے اس کا منہ دبوجے ہوئے تھا .

"م ... میں خود نہیں گئی تھی مجھے تائی امی نے بلایا تھا، انہیں مدد کی ضرورت تھی. "اس سے بولا بھی نہیں جارہاتھا.

"چلومان لیلانہیں مدد کی ضرورت تھی لیکن تمہیں کس نے کہا تھا کہ مہمانوں کے سامنے آؤ....؟"

میں ... میں ان کے سامنے نہیں آ ... آئی تھی، میں کچن میں تھی .

"انہیںالہام ہوا تھا کہ زر فشاں بی بی کچن میں ہیں؟"

"میں نہیں جانتی مجھے در دیں در دہور ہاہے ... "وہ رودینے کو تھی.

ماناکہ وہ لوگ نہیں جانتے تھے. لیکن تم توجانتی تھی ناکہ تمہارا نکاح ہو چکاہے..اسکی گرفت اس کے بازوں پراور بھی سخت ہوئی تھی اور آئکھیں سرخ انگارہ.... "كياآپ مانتے ہيں اس نكاح كو؟" پيته نہيں اس ميں اتنى ہمت كہاں ہے آئى تھى ليكن مقابل كودومنٹ چپ رہنے پر مجبور كر گئى تھى .

"ا پنی زبان کااستعال اتناہی کیا کر وجتنا کہا جائے . "وہ اس کامنہ جھٹک کر کمرے سے

جاچکاتھا.

جانتاتھاکہ شمگرھے مگرکیا کیجے

دل لگانے کے لئے اور کوئی تھا بھی نہیں

هائے کیادل ہے کہ لینے کے لئے جاتا ہے

اُس سے بیانِ و فاجس پہر بھر وسہ بھی نہیں

وہی هو گاجو هواھے جو هوا کر تاھے

میں نے اس بیار کا نجام توسو چا بھی نہیں

دوستیاس سے نبھی جائے بہت مشکل ھے

ایناتووعدہ ھےاس کا توارادہ بھی نہیں۔۔

وہ کس قدر سفا کی سے سارا قصوراسی کا کھہر اکر چلا گیا تھا.اس کے جانے کے بعدوہ الماری سے لگی نیچے بیٹھتی چلی گئی.

ر بیعہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھیں ان کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا، جو کہ زری کی حالت دیکھ کر چھوٹ چکا تھا.

زرى....زرى دەاسىے يكارتى ہوئىں اس كى طرف برى تھيں.لىكن شايد دەاپىخے ہوش كھو بىيھى تھى.

زری آنگھیں کھولوبیٹا. ایسے مت کر دمیری جان، آنگھیں کھولو تمہاری بیار مال تمہیں اس حالت میں نہیں دیچھ سکتی.

وہ بنامقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑا تار ہاتھا. وہ اپنے اس طرح بے چین ہونے کی وجہ خوب التجھے سے جان گیا تھا، کہ کیسے آج اسے یہ بات برداشت نہیں ہوئی تھی کہ کوئی اور زری کو اپنے بیٹے کے لیے بیند کر سکتا ہے. جبکہ زری صرف اس کی ہے.

اس کی برداشت سے باہر تھابیہ سب سننااسی لیے وہ اپناغصہ زری پر نکال آیا تھا۔ مگروہ بیہ نہیں جانتا تھا کہ اس عمل سے زری کے دل سے بہت دور چلاجائے گا.

اسے مہمانوں کے سامنے نہیں آناچا ہیے تھا. وہ جانتی ہے، وہ صرف میری ہے، صرف
ابان لغاری کی، وہ کیسے کسی اور کے سامنے آسکتی ہے، چلومان لیاوہ نہیں گئی ان کے
پاس. لیکن وہ بیہ کہ توسکتی تھی نہ کہ اس کا نکاح ہو چکا ہے اور بہت جلدر خصتی بھی
ہونے والی ہے اور اس کم عقل لڑکی کو کون سمجھائے. وہ شاید بیہ سب کہہ کر خود کو
پچھتا و ہے سے بچار ہاتھا.

کافی وقت کے بعداس کی نظراپنے موبائل پرپڑی تھی جہاں پر رابیعہ بیگم کی کافی کالز آ چکی تھیں اور تین کولزماہی کی بھی تھیں.

وہ پھر سے انہیں کال بیک کرنے لگا.

مجھے زری کے پاس لے چلوں، میں جانتا ہوں کہ اس کی کنڈیشن سیریس ہے.

آغاجان آپ سمجھنے کی کوشش کریں، آپ نہیں جاسکتے ابھی، آپ کی طبیعت بہت خراب ہے.

آغاجان پہلے سوپ ختم کریں پھر میں ابان بھائی کو کال کرتی ہوں،وہ ہمیں لینے آئیں گے پھر چلیں گے .

احمد لغاری کو جیسے ہی رابیعہ بیگم کی کال موصول ہوئی تھی، تووہ ہوسپیٹل کے لیے چل دیے تھے. اور ان کے ساتھ آمنہ بیگم مجمی ہولی تھیں. آغاجان کی طبیعت خرابی کی وجہ سے ماہی گھر پر ہی تھی.

ابان کوماہین کی کال سے ہی پیتہ چلاتھا کہ زری ہو سپٹل میں ہے ۔ یہ وہی جانتا تھا کہ اس نے کس طرح سے ہاسپٹل تک کارشتہ طے کیا تھا۔ اس کابس نہیں چل رہاتھا کہ وہ اپنے آپ کو ہی کچھ کرلے . جب وہ ہو سپیٹل پہنچاتو آمنہ بیگم اور احمد لغاری وہاں پہلے سے ہی رابیعہ بیگم کے پاس موجود تھے.

وہ انہی کی طرف بڑھ گیا جو پہلے سے ہی پریشان حال بیٹھے تھے.

رابیعہ بیٹم بینج پر بیٹھے مسلسل روئے جارہی تھیں . جب ابان ان کی طرف بڑھااور انہی کے ساتھ بینج پر بیٹھ گیا. ابھی وہ کچھ تسلی دیتا کہ اتنے میں ڈاکٹر باہر آیا.

پیشنٹ کے فادر یا ہزبنڈ میں سے کوئی موجود ہے یہاں. ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں پوچھاتھا. پوچھاتھا.

ج...جی... میں پیشنٹ کا ہز بنڈ ہول.

آپ میرے آفس میں آیئے، مجھے کچھ ڈسکس کرنا ہے پیشنٹ کے متعلق.... ڈاکٹر بیہ کہہ کر آگے کی طرف چل دیا.

> دل کی تاکیدہے ہر حال میں ہو پاس وفا کیاستم ہے کہ سمگر کو سمگر نہ کہوں

بیٹھیے.... ڈاکٹرنے ابان کو بیٹھنے کے لیے کہا.

ابان کے دل میں مختلف قسم کے خدشات بل رہے تھے۔ اس کے لب پر ایک ہی دعا تھی کہ وہ ٹھیک ہو، مولااسے کچھ نہیں ہو ناچا ہیے۔...

دراصل آپ کی وائف کومائنز (نروس) اٹیک ہواہے، انہوں نے کسی بات کا گہرا صدمہ لیاہے، اگروہ اسی طرح پریشان رہیں، توخد انخواستہ ان کانروس بریک ڈاؤن بھی ہوسکتاہے.

آپ کوانہیں ہر پریشانی سے دورر کھنا ہو گااور جتنا ہو سکے انہیں خوش رکھیں.

انھیں ہوش کب تک آئے گا.

ہم نے خودانہیں نیند کاانجکشن دیاہے تاکہ ان کادماغ پر سکون ہوسکے، تقریباً تین گھنٹے بعد آجائے گااور کل ہم انہیں ڈسچارج بھی کر دیں گے، بس آپ ان کی خوشی کا خیال رکھیں.

کیا کہاہے ڈاکٹر نے ؟ احمد لغاری نے ابان سے پوچھاجو ابھی ڈاکٹر کے پاس سے آیاتھا۔

ڈیڈا سے مائٹر اٹیک ہواہے ، کسی بات کا اس نے گہر اصد مہ لیا ہے۔

اسے کچھ گھنٹے تک ہوش آجائے گا۔ آپ چاچی اور امی کو لے کر گھر چلے جائیں. میں

ہوں زری کے باس ، کل تک اسے ڈسچارج مل جائے گا.

آج کے دن اس کی ملا قات دوبار اس دشمن جان سے ہوئی تھی ۔ پہلی بار جب اسے دیکھا تھاوہ ہے ہوشی کی حالت میں تھی اور دوسری ملا قات میں اس کی طبیعت بہتر ہونے کی جائے اور بھی بگڑ گئی تھی ۔ اس کے رونے کی وجہ سے سو جھی آئکھیں اسے دیکھنے سے لگتا تھا کہ جیسے بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں ، اپنے اندر بہت راز رکھتی ہوں .

اوراب وہاس کے سامنے تھی ہیر دن کی تیسری ملا قات تھی اوراس ملا قات میں وہ اسے صدیوں کی بیارلگ رہی تھی.

وہ لڑکی جو بستر سے لگی تھی، وہ اسے عزیز ہوتی جار ہی تھی اور اب جب وہ اسے اس حالت میں دیکھ رہاتھا تواسے اپنے دل کے اور بھی زیادہ قریب لگی تھی.

وہ مجھی اسے کہد نہیں سکا کہ وہ اس کے لیے کیاہے.

وہ اس کے بیڈ کے پاس چیئر پر بلیٹھا کہیں بہت دور نکل گیا تھا۔ اس کے اور اپنے ماضی

مد میں

ماضي

آج تو ہماری بیٹی پری لگ رہی ہے۔ آغاجان نے پیار سے اپنے سامنے موجود 9 سال کی زر فشاں سے کہاجو گلائی فراک پہنے پری لگ رہی تھی.

آغاجان آج میرے سکول میں فنکشن ہے اور آپ دیکھنا میں ہی فیری ایواڈ جیتوں گی...

آغاجان!!!!!ابان آواز دیتاباهر کی طرف آیا.

آغاجان آج بھی لیٹ.....ا بھی وہ کچھ اور بولٹا کہ اس کی نظر زری پر پڑی، وہ واقعی ہی معصوم پری لگ رہی تھی. لیکن اپنے آغاجان کے پاس اسے دیکھ کر غصہ آیا تھا.

آج بھی لیٹ ہو جا کینگے ہم. آج فنکشن ہے، ہمیں جلدی جاناچا ہیے. وہ نروٹھے بن سے بولا تھا.

بس ماہی کو بھی آنے دو پھر سب چلتے ہیں مل کر آغاجان نے تخل سے کہا۔

اس فنکشن پرزری کو سیڑ حیوں سے گرنے کی وجہ سے چوٹ لگی تھی اور اس کی بازو ٹوٹی تھی.

اس کے گرنے کی وجہ سے وہ کافی دکھی ہوا تھا، وہ میری وجہ سے گری تھی اسے میری نظر لگی ہے غلطی تواس پاگل کی ہے، اسے اتنا پیار انہیں لگناچا ہیے تھا. وہ بارہ سالہ ابان اسے آب سے لڑرہا تھا.

اس کے مطابق اسے ہمیشہ اسی کی نظر لگتی تھی.

اس کے بعد سے وہ صرف اسے سر سری ساہی دیکھتا تھااور اس سے دور رہنے کی وجہ، اس کے بعد سے وہ صرف اسے سر سری ساہی دیکھتا تھااور اس سے دور رہنے کی وجہ، اس کے چڑچڑے بن کی وجہ آغاجان کی محبت تھی جس میں زری بھی شریک ہو چکی تھی اور شراکت اسے شروع سے ہی ناپیند تھی.

وہ کتنی دیر سوچ میں ڈوبااسے تکتار ہاتھا شایداس کی آنکھوں کی تیش تھی کہ اس نے ہلکی سی آنکھیں کھولی تھیں.

جو منظراس کی آئکھوں کے سامنے تھاوہ شاید اسے بیند ناآیا تھااسی وجہ سے وہ اپنی آئکھیں موند گئی تھی .اور مقابل کواس کااس طرح سے آئکھیں بند کر جانا چبھا تھا .

ہم اس وقت ہسپتال میں ہیں اور رات کے ڈھائی بج چکے ہیں. وہ شاید اس سے پہلی بار اتنے نرم لہجے میں بول رہاتھا.

لیکن اس نے پھر بھی آئی تھیں نہیں کھولی تھیں.

موم ڈیڈاور چاچی گھر جاچکے ہیں اور تمہیں ابھی اس کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ زری نے اپنی آئی تھیں کھول دی تھیں ،اسے سمجھے میں ایک پل نہ لگا تھا کہ وہ اور ابان اس وقت اکیلے ہیں اور ابھی رات بھی اس کے ساتھ ہیں تال میں گزار نی ہوگی .

اس کے اس طرح آنکھیں کھولنے پر اسے پریشانی ہوئی تھی، کیا تمہیں کچھ چاہیے؟ وہ اپنامنہ دوسری طرف موڑگئی تھی جیسے کوئ دوسر اموجو دہی نہ ہو.

کچھ بل بعد وہ بھی اپناسر چیئر سے ٹکا گیا...

وہ تھے خفاہم سے یاہم ہیں خفاان سے کل ان کا زمانہ تھا آج اپنا زمانا ہے

کھٹک کی آ واز سے اس کی آ تکھیں کھلی تھیں.

وہ منٹ سے پہلے اٹھ کراس کے پاس پہنچا تھا جو شاید اٹھنے کی تیاری کر چکی تھی.

کیاہوا کچھ چاہیے تھا؟وہ اس کے اس طرح اٹھنے پر سمجھ گیا کہ اسے شایدواش روم جانا ہے.

مجھے واش روم جانا ہے

میں لے چلتا ہوں وہ اس کے کند ھوں پر ہاتھ رکھ کراٹھانے ہی والا تھا کہ وہ اس کے ہاتھ جھٹک چکی تھی.

نہیں... میں خود چلی جاؤں گی،اب میں کافی بہتر محسوس کررہی ہوں.وہ بیہ کہہ کر اٹھی تھی. لیکن مقابل شاید ڈھیٹ تھایا پھر اپنے نام کاایک ہی تھاوہ اسے پھرسے تھام چکا تھااور اسے لیے واش روم کی طرف بڑھا۔ اور آگے بڑھ کر در وازہ کھولا.

ڈورلو کڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں باہر موجود ہوں.

اوراسی طرح اسے واپس لیے بیڈیر بٹھایا.

پتانہیں کیوں آنسوں آنکھوں سے باہر نگلنے کو بے تاب تضاور اس کی اتنی پر واہ پر دو آنسونکل کرر خسار پر بہے تھے، جو کہ مقابل سے چھیے ندرہ سکے تھے.

کیااس قدرافسوس ہورہاہے تہ ہمیں اس لڑکے کی ماں کے انکار کا کہ تمہارے آنسو نہیں تقم رہے ۔ وہ اسے بولنے پر اکسانے کے لیے اتنی گری ہوئی بات کہہ گیاتھا۔

زری نے اپنے سامنے کھڑے محرم کودیکھا تھاجو اسے بیڈ پر بٹھانے کے بعد بھی اسی کے سامنے کھڑ ااپنی زبان کے نشطر چلانے سے بازنہ آباتھا۔

وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہواتھا کیونکہ وہ اپنے آنسوں رگڑنے کے بعد مقابل کے سامنے کھڑی ہوئی تھی.

وہ آنسو کی وجہ جاننا چاہتا تھا،اس نے کبھی بھی اسے اس طرح روتے نہیں دیکھا تھاجب اسے کسی بات پر غصہ آتا یار و ناآتا تھا تو وہ خاموش ہو جاتی تھی اس طرح کبھی روئی نہ تھی اس کے اس طرح رونے سے اسے تکلیف ہوئی تھی اور اپنی تکلیف کم کرنے کے چکر میں وہ اپنے الفاظ سے مقابل کی تکلیف میں اضافہ کر گیا تھا.

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی تھی .

جس کے پاس باپ اور بھائی جیسے مضبوط سہارے نہ ہوں اور سہارے کے نام پر آپ جیسے مر د کاساتھ ہو، جو کہ عارضی ہو، تواس لڑکی کور د ناچا ہیے، رونا نہیں بلکہ اسے جینا ہی نہیں چاہیے، کیا کرے گی وہ اس د نیا میں جی کر؟اس کے آنسوؤں میں اضافہ ہوا تھا اور وہ روتے ہیے ، کیا کرے گی وہ اس د نیا میں جی کچوڑے سینے سے لگا گئی تھی جس کاہاتھ وہ جھٹک گئی تھی، جسے وہ بچھ بل پہلے عارضی سہار اقرار دے چکی تھی اور اب وہ اس کی پناہ میں تھی ۔

کچھ وقت بعداس کے رونے کی آواز ہلکی ہوئی تھی اوراس کی سسکیاں تھم گئی تھیں.

اس نے اسے اپنے ساتھ ایسے ہی لگائے بٹھا یا تھا اور پھر اس کا سرتکیے پرر کھا اور اس کے معصوم پاؤں اوپر کیے ،اس پر چادر پھیلائے واپس آکر ببیٹھا تھا اور اپنی نظریں اس کے معصوم چہرے پرٹکادی تھیں . رونے سے اس کی ناک گلابی ہوئی تھی اور اس کے چہرے پر واضح آنسو کے نشان موجود تھے .

وها تھا تھااور بہت بیار سے اس کی حجو ٹی سی ناک کواپنے ہو نٹوں سے حجوا تھا جیسے وہ موم کی گڑیا ہو.

> اس سادگی په کوان نه مر جائے اے خدا لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

آپ یہاں کیا کررہے ہیں؟ وہرابیعہ بیگم کی دوالینے ان کے گھر کی طرف آئی تھی، جب دانیال کورابیعہ بیگم کے گیٹ کے پاس دیکھ کربولی...

لو... محتر مه کی چھٹی والے دن بھی آئکھ جلدی کھل جاتی ہے.... وہ اپنے منہ میں بڑ بڑا یا تھا.

کچھ کہا؟ وہ اس کے اس طرح بڑھانے سے کچھ سمجھ نہ پائی .

نہیں ... محترمہ میں نے کچھ نہیں کہا، کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ

میں کچھ نہیں بناؤں گی بلکہ آپ بتائیں کہ آپ اس طرح کسی کے گھر کے باہر کیا کر رہے ہیں؟ ورنہ میں شور مجادوں گی، کہ آپ چوری کررہے ہیں.

اجھا!!! تو کیامیں آپ کو چور دیکھا ہوں؟

دیکھنے سے کیا ہوتا ہے. آپ کی حر کتیں بتار ہی ہیں.

یہ میری خالا کا گھر ہے . میں ان سے ملنے آیا تھا . کیااب آپ بتانا پسند کریں گی کہ زری اور خالہ کہاں گئے ہیں؟

کیا....میری چچی آپ کی خاله کب سے بن گئیں؟ ماہی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا. ہاہاہاہاہاجب سے میں بیداہواہوں، تب سے ہی وہ اس روتے پر فائز ہو گئی تھیں. وہ اس کی ہے جب کی بات پر کھل کر مسکرایا تھا.

چچی ہماری طرف ہیں اور زری ہسپتال میں ہے. اس سے اپنی اور بے عزتی برداشت نہ ہوئی اسی لیے جلدی سے بتاکر دروازہ کھولنے لگی.

کیا...کیا ہوا ہے ذری کو؟؟

آپ خود جاکر دیکھ لیں اور مجھ سے اس طرح سڑک پر کھڑے ہو کر سوال جو اب مت کریں وہ اسے ہمیتال کا پیتہ بتائے ،اندر دوالینے کے لیے بڑھ گئی گی..

> ستمگر کومیں جارہ گر کہہ رہی ہوں غلط کہہ رہی ہوں مگر کہہ رہی ہوں

زری نے آئکھیں کھولیں ... توابان کو چیر سے سر ٹکائے سوتا پایا

وہ سوتے ہوئے بھی کسی مغرور شہزادے کی طرح لگ رہاتھا، جسے صرف اپنے آپ سے غرض ہواور اپنی رعایا سے لاعلم ہو.

میری وجہ سے یہ پوری رات بے آرام ہوئے، لیکن مجھے کیا؟

میری بھی توزندگیان کی وجہ سے ڈسٹر بہوئی ہے،اگرانہیں چھوڑناہی تھاتو پھر
کیوں ... کیوں شادگ کے لیے ہامی بھری تھی .اگر مجھے چھوڑناہی ہے تو مجھے کہیں کہ
"میری زندگی سے چلی جاؤزر فشاں نعمان لغاری "بوں تائی امی کو کہنے کی کیاضر ورت
تھی اور تائی امی کو بھی کسی کی زبان کا پاس رکھنا نہیں آیا، کیسے مہمانوں کے سامنے میر ا
تماشہ بنادیا اور ان سے یہ بھی کہہ دیا کہ میر اشوہر مجھے بہت جلد تلاق دینے والا ہے . وہ
یہ سب با تیں سوچے جارہی تھی اور انہیں سوچنے اس کے ماتھے پر کئی بل بھی آئے
سیسب با تیں سوچے جارہی تھی اور انہیں سوچنے اس کے ماتھے پر کئی بل بھی آئے
سیسب با تیں سوچے جارہی تھی نمود ار ہوئے تھے .

کچھ ہی پل میں مقابل بھی اٹھا تھااور اس کواپنی طرف دیھتا پاکراس سے پوچھا تھا.

کیا کچھ چاہیے؟

مجھے گھر جاناہے.اس کے سوال کو نظرانداز کیے بولی.

ٹھیک ہے. میں ساری فار میلٹی کلیئر کر کے آتا ہوں پھر چلتے ہیں. وہ بیہ کہ کر در واز بے کی طرف بڑھااور پھر پلٹا....

کچھ کھانے کوچاہیے؟

نهيل...

وهاس کاجواب سنے باہر کی طرف بڑھ گیا.

سوال جواب توایسے کر رہے ہیں، جیسے ہم میں بہت اچھے تعلقات قائم ہوں....

ىنىنههمەر...

ا پنی زباں تو بند ہے تم خود ہی سوچ لو

یر تا نہیں ہے یوں ہی ستم گر کسی کا نام

وه کھانے کا پچھ سامان لیے جیسے ہی اندر داخل ہواتووہ اپنے سامنے منظر کو دیکھ کرر کا تھا.

جہاں وہ یو نیورسٹی والا لڑ کا چیئر پر ببیٹا تھااور وہ دونوں کسی بات پر مسکرار ہے تھے.

مجھے دیکھ کراسے حیرانی ہوئی تھی اور اب وہ تمہاری خبر ضرور لے گی، کہ تم نے اسے میرے بارے میں بتایا کیوں نہیں....

غلطی تو تمہاری ہے. تم نے ہی کہاتھا کہ میں اسے کچھ -----ابھی وہ کچھ اور بولتی کہ سامنے کھڑے ابان کو دیکھ کراس کی چلتی زبان رکھی تھی.

کیونکہ وہ صرف خامونٹی سے کھڑاہی نہیں تھابلکہ اپناغصہ، حسد، جلن،سب کنڑول کیے ہوئے تھا.

اس کے اس طرح چپ ہو جانے پر اس نے در وازے کی طرف دیکھا تھا۔

اسلام عليكم

دانیال کے سلام پرابان آگے بڑھاتھا.اورٹرے ٹیبل پرر کھ دی تھی.

یہ میری خالہ کا بیٹادا نیال ہے اور دانیال بھائی بیہ زری کے بھائی اور میرے تایازاد کزن ہیں.

اور زر فشال لغاری کا شوہر ابان لغاری بھی....زری کے آدھے تعارف پراس کا موڈ بگڑا تھااوراس سے ہاتھ ملاتے وقت اپنا مکمل تعارف خود کرواچکا تھا.

جی جی میں جانتا ہوں آپزری کے شوہر ہیں،جو کچھ دن پہلے لندن سے برنس کی ڈ گری لئیے واپس آئے ہیں.

کچھ لیں گے آپ؟ چائے وغیرہ

نهیں... آپ لوگ ناشته کریں میں اب چلتا ہوں....

آپ کوانھیں بتانے کی کیاضر ورت تھی کہ آپ میرے شوہر ہیں.... ؟ وہ بیڈ پر بیٹھی تھی اور ابھی لباس تبدیل کرکے آئی تھی، ان کیڑوں میں وہ کچھ بہتر لگ رہی تھی جبکہ ہسپتال کے لباس میں کافی بیار دکھائی دے رہی تھی.

اس کی آواز پر ابان جواس کی دوار کھ رہاتھااس کے ہاتھ رکھے تھے، وہ دواکا شاپر میز پر واپس رکھ کے اس کی طرف بڑھا تھااور اس کے سر پر جا کھڑا ہوا تھا.

اس کی ٹھوڈی اوپر کیے ،اس کی آئکھوں میں دیکھے پوچھاتھا.

کیامیں تمہاراشوہر نہیں ہوں؟ پھراس ہے تکی بات کامطلب کہ میں نے اسے یہ کیوں

وہ اس کے اس طرح پوچھنے پر اپنی پلکیں جھا گئی تھی.

اس طرح آنکھیں نیجی کرنے پراس نے اس کی ٹھوڈی کو جھٹکا تھا، جیسے اس کا بیہ عمل

ناگوار گزراهو...

یمی حالات ابتدا سے رہے لوگ ہم سے خفاخفا سے رہے

مفلسي ميں بھی محبت کو غنیمت جانا

ہم نے ہر طور عبادت کو غنیمت جانا

ہم کو عجلت تھی کہانی سے نکل جانے کی خود کشی جیسی حماقت کو غنیمت جانا

عین ممکن ہے کہ اظہار پہ وہ چیوڑ ہی دیے ہم نے خاموش محبت کو غنیمت جانا

سازشی قتل سے بہتر تھا کہ لڑ کر مرتے ہم نے لشکر سے بغاوت کوغنیمت جانا

دے بھی کیا سکتے ہیں اب لوگ سوائے اس کے ہم نے در پر دہ حقارت کو غنیمت جانا میں ترہے ہجر میں کچھ اور تو کریایا نہیں بس ترہے ہجر میں وحشت کو غنیمت جانا

بھیک مانگی نہ گئی ہم سے محبت کی گھٹ کے مرنے کی اذبت کو غنیمت جانا

کار میں دونفوس ہونے کے باوجود خاموشی تھی.اورابان کے فون کی رنگنگ نے ہی اس خاموشی کو توڑا تھا.

ہاں بڑی بولاس نے فون کان کولگاتے ہی کہا. مگر اگلا بند ہاس پر خوب تیا ہوا تھا.

کینے!!!" کیاتو بھول گیاہے، کہ تجھے آج عاشی کو ایئر پورٹ سے پک کرناہے، یقیناً تو نے اس کے رہنے کا انتظام بھی اب تک نہیں کیا ہوگا."

ایبا کچھ نہیں ہے میرے دوست، میں کچھ نہیں بولا، ابھی اس کی فلائٹ میں دو گھنٹے ہیں اور جہاں تک بات اس کے رہنے کی ہے تووہ میرے گھر رہے گی.

تود کیھے لے آغاجان تومان جائیں گے، لیکن آنٹی کامشکل لگ رہاہے، مجھے نہیں لگتاوہ ایسے____

کچھ نہیں ہو گاتوسب مجھ پر چھوڑ دے، چل اب فون رکھ اور بے فکر ہو جا....

ماہی! میں نے جو کہا تھاوہ ہو گیانامیر ہے بیج؟ آغاجان نے ماہین سے یو چھا، جو کچن کی طرف بڑھ رہی تھی.

آغاجان آپ ٹینشن مت لیں. میں چچی اور زری کاسار اضر وری سامان لے آئی ہوں اور ان کا جات کی ہوں اور ان کے دونوں کے روم بھی نجمہ کے ساتھ مل کر سیٹ کر واچکی ہول. آپ بے فکر ہو جائیں.

بھائی کی کال آئی تھی وہ لوگ آتے ہی ہوں گے میں زری کے لئے سوپ بنانے جار ہی ہوں، آپ کو کچھ چاہیے؟

نہیں میرے بیچے، مجھے کچھ نہیں چاہئے بس میری دونوں بچیاں خوش رہیں....

تم اندر جاؤ، اگرآغا جان میر ابوچیس توانهیں بتادینا کہ مجھے کچھ ضروری کام تھا،اسی لیے

جانابرًا.

وہ اسے اپنے گھر کے گیٹ کے پاس اتار تاہو ابولا.

لیکن مجھے پہلے امی کودیکھنا ہے....

وہ سمجھ گیا کہ وہ اپنے گھر جانے کی بات کر رہی ہے.

چا جی اندر ہی ہیں اور اب تنہمیں بھی یہیں رہنا ہے. اب جاؤ، وہ اسے ایک جھوٹا ہیگ کیڑاتے ہو ابولا اور دوبارہ اپنی سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی زن سے اڑا لے گیا.

اور وہ اندر کی طرف بڑھ گئی جہاں آغاجان ہال میں ہی موجود تھے.

اسلام علیکم! بی بی جی آیئے نجمہ اس کے ہاتھ سے بیگ پکڑے اندر کی طرف لے آئی....

اومیری بچی آگئی، میں کب سے اپنے بچے کا انتظار کر رہاتھا۔ آغاجان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور وہ جلدی سے آگے بڑھ کر آغاجان کے گلے لگ گئی.

اب كيسام ميرابجيد؟

میں بالکل ٹھیک ہوں آغاجان....

آغاجان نے اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا.

ابان کہاں رہ گیا؟

انہیں کوئی ضروری کام تھا،اسی لیے وہ مجھے جپوڑ کر چلے گئے.

اس لڑکے کے بھی کام ختم نہیں ہوتے . . .

اتنے میں ماہی بھی آگئی اور حجے ہے۔ سے اس کے گلے گلی .

زری تم نے تو ہمیں ڈراہی دیا تھا. وہ اپنی ہی بولے جارہی تھی.

اوہو...لڑکی بس بھی کرو، بہن ابھی ہسپتال سے آئی ہے اور تم کیسے حوالدار نی بن گئی ہو.

جاؤبہن کو کمرے میں لے جاؤاوراسے کچھ کھانے پینے کودو.

جی آغاجان ماہی اسے لئیے اوپر کمرے کی طرف بڑھ گئی

نہیں ... ابان کیاتم دونوں پاگل ہو گئے ہو؟

میں ایسے کیسے ... میر امطلب ہے ، اچھا نہیں لگنا، اور ویسے بھی تمہارے گھر والے کیا سوچیں گے ؟ اور تواور تمہاری بیوی کیا کہے گی ؟ جب وہ مجھے تمہارے گھر میں دیکھے گی ؟

عانتی صرف دوہ فتے کی بات ہے اس کے بعد توویسے بھی تم اپنے پیا کے گھر سدھار جاؤ گی اور میں نہیں جا ہتا کہ تم کسی ہوٹل میں کھہر و اچھا نہیں لگتایار ، تم مجھے اپنا بھائی سمجھواور بس اب تمہیں اپنے بھائی کے گھرسے ہی رخصت ہونا ہے .

تم اگرا پنی ایک فیملی حجبور آئی ہو، تو یہاں تمہیں دو فیملی ملیں گئی ایک مائیکا اور دوسری سسر ال والی وہ اس کاموڈ ٹھیک کرنے کے لئے بولا .

بھائی!!!!اتنے ہینڈ سم لڑ کے کواپنا بھائی میں تو تبھی بھی نہ بناؤ....وہ چڑتے ہوئے بولی اور دونوں اس بات پر مسکرادیئے....

داغ دنیانے دیے ، زخم زمانے سے ملے ہم کو تخفے بیہ تمہیں دوست بنانے سے ملے

رات کے کھانے پر سب موجود تھے. سوائے ابان اور زری کے.

بیٹازری کو کھانااس کے روم میں ہی جھوادو. احمد لغاری ماہی کی طرف دیکھتے ہوئے بولے.

ڈیڈ میں پہلے سے ہی زری کے لیے کھانااوپر بھجوا چکی ہوں.

اسلام علیم! ابان کی آ واز پرسب نے مڑ کر دیکھا، لیکن وہ اکیلانہ تھا بلکہ اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی موجود تھی .

اسلام علیم! عاشی نے بھی سلام کیا.

وعلیکم السلام بیٹا.... آغاجان نے ہی بس سلام کاجواب دیااور جب کہ باقی سب خاموش تھے.

ماہی عاشی کواینے کمرے میں لے جاؤ.

جی بھائی ماہی آگے بڑھی اور عاشی کو لئیے اوپر اپنے کمرے کی طرف چل دی.

يەسب كىيائے ؟ آمنه بىگم كوسب سے پہلے ہوش آئى.

موم میں سب بتاتا ہوں وہ انہیں واپس چیئر پر بٹھائے اپنی چئیر کی طرف بڑھا۔

اور شر وع سے لے کر آخر تک سب کو سیج بتادیا.

ٹھیک ہے پھر ہم اس کی رخصتی اپنے گھر سے ہی کریں گئے، وہ بھی ماہی اور زری کی طرح ہماری بیٹی ہے۔ احمد لغاری ہے کہہ کر کھانے کی ٹیبل سے جاچکے تھے...

آپ ابان بھائی کی دوست ہیں؟ ماہی نے عاشی سے یو چھا.

جی ہاں... میں آپ کے ابان بھائی کی دوست ہوں. لیکن آپ کی ہونے والی بھا بھی بھی ہوں. بھی ہوں.

اس کی بات سن کرماہی کو شو کٹرلگا، لیکن باہر کھڑی زری کواپناسانس رکتا ہوا محسوس ہوا اور سنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ اور سنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی.

زخم کب کا تھادر داب اٹھاہے اس کے جانے کاد کھاب ہواہے

میں تمہارے بھائی کے دوست فہد کی بات کررہی ہوں.

اچھاتو آپ فہد بھائی سے شادی کرنے والی ہیں ۔ واؤ پھر تو بہت مز ہ آئے گا، آپ کی اور ان کی شادی پر .

کبہے آپ کی شادی؟

ان 12 د نول میں

ا تنی جلدی آپ کی قیملی کہاں ہے؟ ماہی نے حیرانی سے یو جیجا.

فیملی... فیملی... اب تم لو گوں کے علاوہ میرے پاس اور کوئی رشتہ نہیں بچاوہ بچھے دل سے بولی.

ہم آپ کی فیملی ہیں ... ماہی اس کے گلے لگتے ہوئے بولی

را بیعہ بیگم اپنے کمرے میں نمازادا کر رہی تھیں جب زریان کے کمرے میں داخل ہوئی اور انہی کے پاس بیٹھ گئی .

انہوں نے سلام پھیرااور دعاکے لئے ہاتھ بلند کیے .

امی پلیز بات کریں مجھ سے، آپ کی زری ایسے نہیں جی سکتی امی، پلیز کچھ بولیں امی، پلیز.....اس کے رونے میں شدت آئی تھی.

انہوں نے دعاکے بعداس کی طرف منہ کیاتھا. زری تم جانتی ہو، تم جب چھوٹی تھی تو اپنی ہر بات اپنے بابا کو بتاتی تھی اور ان کے بعد تم ڈائری لکھنے لگی، لیکن تم نے مجھ سے کبھی کوئی بات شیئر نہیں کی. میں ماں ہوں، تم مجھ سے پچھ شیئر نہ بھی کروتو بھی ایک ماں اپنے بچے کے بارے میں سب جانتی ہے ۔ لیکن مجھی یہ ناسو چنا کہ تمہاری ماں تم سے غافل رہی ہے ، وہ سب جانتی ہے ۔ لیکن میں تم سے سنناچا ہتی ہوں، تمہارے دل کا بوجھ ہلکا کرناچا ہتی ہوں .

میر ی جان این مال سے کچھ مت چھیاؤزری، این مال کو بتاؤ، کیا بات ہوئی ہے؟ جس کا صدمہ اتنا گہراہے کہ میری بہادر بیٹی بر داشت نہیں کر سکی

وہ ان کے گلے لگ گئی... ای میں کبھی کچھ نہیں جیپاؤگی، کبھی بھی نہیں، بس آپ مجھ سے بات کرنامت بند کریں.

امی ابان مجے... مجھے پیند نہیں کرتے وہ مجھے بہت جلد طلاق دے دیں گے . وہ اتنا کہہ کر پھر سے رونے گئی .

زری پیر کیسی باتیں کر رہی ہومیری جان، کیاا بان نے خودتم سے کہا ہے؟

نہیں...انہوں نے خود نہیں کہا، لیکن میں میں جانتی ہوں وہ ایسا ہی کریں گے . وہ انہیں آ منہ بیگم کی بات بتانہ سکی .

نہیں میری جان ایسانہیں سوچتے، ابان تو بہت اچھاہے وہ ایسا کبھی کر ہی نہیں سکتا.

پھر کافی دیررابیعہ بیگم اسے سمجھاتی رہیں.

بیٹاا بان ہمیں حقیقت سے آگاہ کر چکاہے ۔ اور ہم تم پر کوئی ترس یا ہمدر دی نہیں دکھا رہے بلکہ بس پیر کہنا چاہتے ہیں کہ تم بھی ہماری بیٹی ہو ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم تمہیں لغاری ہاوس سے رخصت کریں .

وہ سب اس وقت ماہی کے کمرے میں موجود تھے. جب آغاجان نے عاشی کے سرپر بیار رکھتے ہوئے کہا.

اور ہاں کل ہم سب فہد کی طرف چلیں گے اپنی بیٹی کی شادی کی تاریخ رکھنے کے لئے...

واه آغاجان آب گریٹ ہیں... ماہی جہکتے ہوئے بولی.

ا چھابس اب سب سونے کی تیاری کرو... آمنہ بیگم بولی تھی.

ابان تم را بیعہ بیگم کو بھی بتادینا کہ صبح کی تیاری رکھیں اپنی احمر صاحب بولے تھے.

جی....

اور پھر سب اپنے کمروں کی طرف چل دیے...

وہ اب کا فی اچھامحسوس کرر ہی تھی. ورنہ جب سے ہمپیتال سے آئی تھی اور را بیعہ بیگم نے اس سے بات نہیں کی تھی، تواس کادل بچھ گیا تھا، لیکن اب خوش تھی.

لیکن جیسے ہی وہ لڑکی یاد آتی تواس کاد ل اداس ہو جاتا.

وہ ڈریسنگ کے سامنے موجود اپنے گیلے بال سکھار ہی تھی، جب اس لڑکی کا سر ایااس کی آئکھوں کے سامنے آیا تھا.....

ہاں وہ پیاری ہے، مگرا تنی بھی پیاری نہیں ہے. میک اپ کرنے سے توہر کوئی پیار اہی دیکھتا ہے وہ بڑ بڑاتی ہوئی لیبسٹک اٹھا کر لگا چکی تھی.

اور واقع ہی وہ صرف ایک لیسٹک سے ہی کافی پیاری لگ رہی تھی. خوبصورت توپہلے ہی تھی کافی بیاری لگ رہی تھی. خوبصورت ہی تھی اور خوبصورت دیکھ رہی تھی.

سس طرح جھوڑد وں اے یار میں جاہت تیری میرے ایمان کا حاصل ہے محبت تیری اب نگاہوں میں جیجے گانہ کو ئی رنگ وجمال میری آنکھوں کو پیند آگئی رنگت تیری ا پنی قسمت به فرشتوں کی طرح ناز کروں مجھ یہ ہوجائے اگر چیثم عنایت تیری حرم ودیر کے جلووں سے مجھے کیامطلب شیشہول میں اتر آئی ہے صورت تیری آستانے سے تربے سرنہ اٹھے گامیر ا مدعابن کے ملی ہے مجھے نسبت تیری

> اچانک در وازہ کھلنے کی آ واز پر وہ مڑی تھی . لیکن مقابل در وازہ کھو لنے کے بعد اسے بند بھی کر چکا تھا.

تومس زر فشاں لغاری بہت شوق ہے آپ کودوسروں کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانے کاوہ اس کی طرف بڑھتا ہوا بولاتھا.

میں یکھے ہوئے یں ... میں یکھ سمجھی نہیں ... وہ دو پیٹے کی غرض سے اد ھر اُد ھر دیکھتے ہوئے بولی ...

ا تنی بھی معصوم نہیں ہوتم، جتنی میں تمہیں سمجھ بیٹھاتھا.

مجھے آپ کی باتیں سمجھ نہیں آرہی اور یہ کیا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا؟وہ یہ کہہ کراس کے پاس سے گزرنے کو تھی جب وہ اس کاہاتھ پکڑ چکاتھا.

طریقے کی تم بات ہی مت کرو، میں تمہارے طریقے بھی دیکھ چکاہوں.اسے ایک دم زری کی بات یاد آئی تھی جو وہ را بیعہ بیگم سے کہہ رہی تھی اور ابان جو را بیعہ بیگم کو کل کی تیاری کا کہنے آیا تھا. لیکن زری کی آواز پر باہر ہی رک گیا تھا.

تب وہ بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنڑول کیے کمرے میں چلا گیاتھا. مگر آ دھا گھنٹہ بھی اس سے اور بر داشت نہ ہوا تھا، اسی لئے وہ زری کے کمرے میں اس سے اس بکواس کا جواب لینے آپہنچا.

مجھے تکلیف وہ ہاتھ حچھڑاتے ہوئے بولی .

آخر کیاسوچ کروہ ساری بکواس تم نے چچی سے کی تھی.

آزادی چاہئے توصاف آگر کہو کہ تم اس رشتے سے جان چھڑ واناچاہتی ہو، یوں میرے سر پر بند وق رکھ کر چلانے کی کیاضر ورت ہے؟اس نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ جھوڑ اتھا اور وہ گھوم کر اس کے سامنے آئی تھی.

اس نے سرتا پیراس کا جائزہ لیا، جو کھلے بالوں میں تھی اور لال رنگ کی لیبسٹ لگائے ہوئے تھی ابان کے خیال میں اسے عارضی بناوٹ کی ضرورت نہ تھی لیکن لیبسٹک اور کھلے بالوں میں وہ غضب ڈھار ہی تھی.

میں یہ کیسے بھول گیا کہ زرفشاں لغاری اب بڑی ہو چکی ہیں ،اور تواور یو نیورسٹی بھی جسی جانے گئی ہیں اور یقیناً یو نیورسٹی کے ماحول میں ڈھل بھی چکی ہوں گی وہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا.

زری نے شدت تکلیف سے اپنی نم آنکھوں کواوپر کئیے اپنے سامنے کھڑے اس سمگر کو دیکھاتھا. جس کے الفاظ ہمیشہ کی طرح آج بھی دل چیر دینے کے لیے کافی تھے. بس زر فشال لغاری کوہر بات برداشت ہے ابان لغاری کی، لیکن جہاں بات زر فشال لغاری کے کردار کی آئے گی وہاں وہ مرنا پیند کرے گی.

اور رہی بات علیحدگی کی توبہ الفاظ آپ کے ہی ہیں جو تائی امی کے ذریعے مجھ تک پہنچے ہیں، مجھ تک ہنچے ہیں، مجھ تک ہنچے ہیں، مجھ تک ہی تہنچے ہیں، مجھ تک ہی تا کہ ان عور توں تک بھی پہنچے ہیں جو ماہی کے رشتے کے لئے آئی تھیں.

ابان نے آگے بڑھ کراس کے منہ کو دبوچاتھا.

تم جھوٹی ہونے کے باوجودا پنے کردار پربات برداشت نہیں کرسکتی، توتم نے یہ کسے سوچ لیا کہ ابان لغاری اپنی مال کے خلاف کچھ سنے گا.

تم شاید کچھ گھنٹے پہلے تک ابان لغاری کواپنی معصومیت سے اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب رہی تھی.

لیکن اب ابان لغاری اپنے پورے ہوش وحواس میں کہتا ہے کہ تم اپنی معصومیت توکیا ان ہتھکنڈ ول سے بھی اس کے دل میں جگہ نہیں بناسکتی وہ اس کی لیسٹک صاف کرتا کمرے سے باہر نکل گیا. ا گلے مہینے کی پانچ تاریخ کوعاشی اور فہد کی شادی کی تاریخ طے کردی گئی تھی اور سب اس تاریخ پر داضی بھی تھے.

فہد کا کوئی بہن بھائی تھا نہیں اور نہ ہی ان کا کوئی لمباچوڑا خاندان تھا، اسی لیے فہد کے ماں باب بھی اس تاریخ پر رضامند تھے.

لغاری ہاوس میں خوب شور وغل تھاعا شی کی شادی کولے کراور سب سے زیادہ ماہی چہک رہی تھی.

زری کو جب عاشی کے بارے میں ماہی سے معلوم ہواتوا پنی سوچ پرافسوس ہوا. لیکن صد شکر تھا کہ اس نے اپنی زبان اس معاملے میں کسی اور کے سامنے نہیں کھولی تھی، خاص کرابان کے سامنے لیکن وہ اب اپنادل اس شخص سے بد ظن کر چکی تھی...

زیب دیتانہیں بندے کوخداہو جانا

ورنه د شوار ہے کیاخود میں فناہو جانا

زہر کے واسطے ممکن ہے دواہو جانا

تیرے بیار کو تجھ سے ہی شفاہو جانا

ہم کوئی ترکب وفاکرتے ہیں اے دل لیکن کار میں اسامیان

باطرح مرنے پہ تیار بھی کیاہو جانا

ياد كو كيون نه كهين زلزلئه عالم دل

آن کی آن میں طوفان بیاہو جانا

بد گمانی سے بچیں ہم بھی کریں گے کوشش

تم بھی آئینے سے مخاط ذراہو جانا

نئے احمق نئے دانا نئے شوشے نئے خبط اسے کہتے ہیں زمانے کا نیاہو جانا

اس نے دیکھا بھی تودیکھے نہ گئے ہم یارب تھی اسی تیر کی تقدیر خطاہو جانا

مت زباں بول کسی کی کہ میسر ہے ہمیں آئکھوں آئکھوں میں ہراک مطلب اداہو جانا

کیسے مایوس ہو وہ جس نے کبھی دیکھا ہو بند ہوتے ہوئے در وازے کا واہو جانا

۔ اپنی پر وازِ تخیل به زمینِ غالب د بکھ کر دام پرندے کا ہوا ہو جانا

ہائےراحیل سے مستغنیٰ دوعالم کا

ان کی گلیوں میں پہنچنانو گداہو جانا

ماہی اور عاشی ہال میں موجود تھی جبکہ زری اپنے اور ان دونوں کے لئے کافی بنانے کچن میں مصروف تھی .

عاشی اور زری میں بھی اب خوب بننے لگی تھی اور عاشی تو ویسے بھی جلد ہی گھل مل جانے والوں میں سے تھی ،اپنی عاد توں اور باتوں سے وہ لغاری ہاوس کے دل میں جگہ بناچکی تھی .

كيا مور هاہے؟ ابان ہال ميں آتا موابولا اور سوفے پر بيٹھ گيا.

ہم عاشی کے لئے لہنگے کے ڈیزائن دیکھ رہے ہیں بھائیاب آپ کو ہمیں ٹائم دینا ہو گااور ہمیں خوب شوینگ بھی کروانی پڑے گی...

سارے کام بعد میں، پہلے مجھے ایک کپ کافی کا بلادو....

وهاڻھ کرنچن ميں چل دی.

اور سب سیٹ ہے؟ وہ عاشی کی طرف دیکھتا ہوا بولا.

ہاں!میری طرف سے سب سیٹ ہے لیکن مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہے؟

مطلب....وہ ناسمجھی سے بولا.

مطلب بیہ کہ میں جب سے آئی ہوں، تم نے مجھی کوئی بات نہیں کی زری سے اور نہ ہی زری کے بین کی زری سے اور نہ ہی زری کی باتوں میں تمہاراذ کر ہے .ایسا کیوں ہے ؟ وہ سوالیہ نظر وں سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی .

اتنے میں زری اور ماہی کافی کے دود ومگ لیے کچن سے باہر آتی ہوئی نظر آئیں .

ماہی نے آگے بڑھ کراپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا مگ عاشی کو تھایا.

اور زری اس کشمکش میں تھی کہ ابان کو مگ کسے دیے؟؟

زری نے آگے بڑھ مگ ابان کے سامنے رکھ دیا...

ابان زری کے اس رویے پر آگ بھگولا ہوا تھا، اپنے غصے کو کنڑول کر تاہوا، اٹھا تھا.

بھائی کافی

نہیں...اب کافی کی ضرورت نہیں ہے. وہ یہ کراپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا. تم کافی جھوڑ ویازر فشال لغاری کواس سے اب مجھے کوئی فرق نہیں بڑتازری ابان کو دیکھتے ہوئے دل میں بولی جو سیڑھیاں چڑھ رہاتھا...

> کہوں میں ہوت ہے ہے۔ میرے ہونے نہ ہونے سے میرے بننے سے ،رونے سے میرے لفظوں سے یا پھر میرے بہت خاموش ہونے سے

تمہارے پاس ہونے سے یاتم سے دور ہونے سے

> تمہارے دل پر کیامیر اکوئی اشک گرتاہے میر اخیال تمہیں لئے کبھی آ وارہ پھر تاہے؟ تصور کے بردوں میں میر اکوئی عکس ابھر تاہے؟

> > موم!!!

آپ آئیں....کوئی کام تھا؟

میں نیچے ہی آنے والا تھافریش ہو کر.... وہ آفس کے لیے تیار کھڑا تھا، جب آمنہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں. بیٹاکام کی نوعیت ہی کچھ ایسی ہے کہ مجھے خود آنابڑا.....وہ اپنی مال کی بات پر مسکرادیا.

اچھا پھر بتائیں اپنے بیٹے کو ایسا کیا کام ہے؟ وہ انہیں اپنے بیڈ پر بٹھا تا ہو ابولا...

دراصل میں جاہتی ہوں کہ تم اب اپنی زندگی کے بارے میں بھی سوچو....

ا تنابر ابزنس مین بن چکاهوں اب

میں چاہتی ہوں کہ تم اپنے اور سمعیہ کے بارے میں سوچو، میں تم دونوں کوخوش دیکھنا چاہتی ہوں...

موم په آپ کيا کهه رهي بين ؟ مين اور سميعه

بیٹااس میں کیابرائی ہے ہرانسان کو حق ہے کہ وہ اپنی زندگی کے بارے میں سوچے....

موم آپ جانتی ہیں کہ میر انکاح ہو چکاہے پھر ان سب باتوں کا مطلب وہ حیر انی سر بولاتھا

ہاں میں جانتی ہوں، کیکن وہ لڑکی ____ وہ بھی اپنی ماں کی ____

موم وه بولانهیں تھا، دھاڑا تھا.

اس لڑکی سے چاہے میری شناسائی نہ رہی ہو، لیکن اس کے کر دارکی گواہی دینے کے لئے میں کافی ہوں. پلیز میں اسٹایک پر مزید کوئی بات نہیں کر ناچاہتا..... وہ مڑتے ہوئے بولا تھا.

میری زندگی کانصیب ہے نہیں دور مجھ سے قریب ہے مجھے اسکاغم تونصیب ہے موہ اگر نہیں تو نہیں سہی

وہ ابنی ماں کے رویے سے پریشان ہو چکا تھا اور بغیر بریک فاسٹ کئیے وہ آفس آپہنچا تھا، مگر اب کام سے بھی دل اجاڑ ہو چکا تھا.

موم ایساکیسے سوچ سکتی ہیں؟ کیاوا قع ہی سب ہمارے رشتے کولے کر ایساہی سوچتے ہیں؟ وہ اپنی سوچوں میں گم تھاجب فہد آفس کا در وازہ کھولے اندر آیا.

کیا ہواہے میرے بھائی ؟ اتناپریشان کیوں ہے؟

کچھ نہیں.... تو بتاکیا آج کوئی میٹنگ تو نہیں ہے؟ پلیز ابھی کسی میٹنگ کواٹینڈ کرنے کے قابل نہیں ہوں میں...

کیول کیا ہواہے؟

یار موم جاہتی ہیں کہ میں اپنی زندگی کے بارے میں سوچوں...

ہوں... بیہ تواجیمی بات ہے، میرے خیال سے رخصتی ہو جانی چاہیے تم لوگوں کی...

موم میری دوسری شادی کی بات کرر ہی ہیں یار....

واك!!!دوسرى...ليكن كيون؟

انہیں لگتاہے زرفشاں میرے لئیے صحیح جوڑ نہیں ہے... وہ بہجے دل سے بولا تھا.

اور تجھے کیا لگتاہے؟؟

میر اچھوڑ تیری بھا بھی کو بھی یہی لگتاہے .وہ مجھ سے طلاق چاہتی ہے .

میں بیرماننے کو تیار نہیں، کہ وہ ایساجا ہتی ہوں گی.

لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ میں ابان لغاری ہوں جواپنی چیزوں سے دستبر دار نہیں ہوتا.... خیر توبتا کیا کہنے آیا تھا؟

عاشی کا فون آیاتھا، وہ بتار ہی تھی کہ سب لوگ شاپنگ پر چل رہے ہیں اور وہ سب عاشی کا فون آیاتھا، وہ بتار ہی تھی کہ سب لوگ شاپنگ پر چل رہے ہیں اور وہ سب یہی تیرے سے یہی بیات کرنے آیاتھا.

وہ چاہتی ہے، کہ بیر سب تو چاہتا ہے؟ ابان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا.

يار تود وست ہے، سمجھ جانا.... وہ التجا کہجے میں بولا....

زری اب تمہیں کیامسکلہ ہے؟ اتنی مشکل سے تو بھائی مانے ہیں . ماہی اور عاشی زری کے کمرے میں موجود تنھیں .

ماہی تم سمجھ نہیں رہی،امی اکیلی ہو جائیں گئی.

چی اکیلی کیسے ہوں گی بھلا، موم، ڈیڈاوریہاں تک کہ آغاجان بھی گھرپر موجود ہیں.

شاباش زری اٹھواب کوئی بہانہ نہیں چلے گا، جلدی سے تیار ہو جاؤ، ورنہ میں سمجھوں گی کہ تمہیں میری خوشی سے کوئی سروکار ہی نہیں ہے.

ایبانہیں ہے یار، مجھے نئے کپڑول کی ضرورت نہیں ہے، میرے پاس ایک دونئے سوٹ ہیں ہے، میرے پاس ایک دونئے سوٹ ہیں ہے۔ سوٹ بیل عید کاسوٹ بھی ہے جو کہ صرف دومر تنبہ ہی پہنا ہے.

تمہیں کچھ نہیں بھی لینا، پھر بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ، بھائی آتے ہی ہوگے.

ہم بھی ریڈی ہوتے ہیں وہ دونوں اپنے کمرے کی طرف چل دی...

بھائی! آپ نے گاڑی کیوں روک دی؟ ماہی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی. جبکہ زری اور عاشی بیک پر، کہ اچانک راستے میں ابان نے گاڑی روک دی. پچھ دیر انتظار کرو، بس فہد آتا ہی ہوگا.

واہ فہد بھائی بھی ہمارے ساتھ ہوں گےکسی کے تودل کی مر اد پوری ہو گئ ہےماہی نے بیجھے دیکھتے ہوئے بولا

عاشى اترو....ابان فهدكى گاڑى كوآتا مواد مكير چكاتھااسى ليے عاشى سے بولا.

عاشی بنا کچھ بولے فہد کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

بھائی اس حساب سے تو پھر مجھے پیچھے بیٹھنا چا ہیے اور زری کو آپ کے ساتھ.....وہ شوخی سے بولی تھی.

تم اپنے حساب رہنے د واور خامو نثی سے بیٹھو...

وہ پانچوں بہت بڑے مال میں موجود تھے.

تم دونوں اپنی پینداور میجنگ کے حساب سے دیکھ لوجو لینا ہے۔ اور عاشی اس کنگور کا صحیح سے خرجہ کروانا.... وہ سب ابان کی بات پر مسکرادیے.

ماہی اب جلدی سے تم لوگ بھی کچھ پیند کرو... بھائی ٹینش مت لیں، صرف مجھے بیند کرناہے، آپ کی بیگم کا کہناہے کہ وہ اپنی پچھلی عید کاجوڑازیب تن کریں گئی.

ماہی کی بات پرابان نے زری کی طرف دیکھا تھاجوماہی کی بات سن کراد ھراد ھر دیکھنے گگی تھی. اس کادل گواہی دیتا تھا کہ بیہ لڑکی بہت معصوم ہے، مگر دماغ دل کا ساتھ دینے سے انکاری تھا.

ميم إيونينداين هيلب؟؟

بھائی آپ زری کے ساتھ مل کراپنے لیے بچھ پسند کریں، میں نیوڈیزائن دیکھ لو...

ٹھیک ہے ... ہم یہی ہیں بس ذراجلدی کرنا...

تھیک ہے.... وہ بیہ کہہ کرآگے بڑھ گئی.

وہ اسے لیے بو تیک میں گھس گیا....

سرمیں آئی ہیلپ یو؟

نئي كولىكىش د كھائىس.

سرميم كے ليے؟؟

جی ... زری کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا.

زرى دوسرى طرف مرگئى، جہاں برائیڈل كوئيشن موجود تھى.

زری کی نظرمہرون اور گولڈن امتیاز کے رنگ کے لہنگے پر تھہر گئی .

ا بان بغیر زری کی ہاں یانا کے دوڈریسز پیک کرواچکا تھا، جیسے ہی وہ مڑا، زری انجھی تک اسی ڈریس کودیکھنے میں مصروف تھی .

وہ سمجھنے سے انکاری تھا کہ یہ لڑکی چاہتی کیا ہے ایک طرف وہ اس سے، اس کی زندگی سے دور ہو ناچاہتی ہے ، جو بے چین سے دور ہو ناچاہتی ہے ، جو بے چین کر دینے کے لیے کافی ہے وہ یہ سوچتے ہوئے اس کی طرف بڑھا.

ایسے ارمان ان لڑکیوں کے ہوتے ہیں جو گھر بسانا چاہتی ہوں نہ کہ.....وہ بات ادھوری چھوڑ گیاتھا.

ہمیشه کی طرح وہ ستمگرا پنی ستمگری د کھانانہیں بھولا تھا۔

ستم پر شرطِ خاموشی بھی اس نے ناگہاں رکھ دی کہ اک تلوار اینے اور ،میرے در میاں رکھ دی یہ پوچھاتھا کہ مجھ سے جنس دل لے کر کہاں رکھ دی بس اتنی بات پر ہی کاٹ کر اس نے زباں رکھ دی

پتاچلتا نہیں اور آگ لگ جاتی ہے تن من میں خداجانے کسی نے غم کی چنگاری کہال رکھ دی

زمانه کیا کیے گاآپ کواس بد گمانی پر میری تصویر بھی دیکھی تو ہو کر بد گماں رکھ دی

میرے حرفِ تمناپر چڑھائے حاشیے کیا کیا ذراسی بات تھی تم نے بنا کر داستاں ر کھ دی ہم بھی یہی چاہتے ہیں، لیکن تمہاری ماں کے رویے سے نہیں لگتا کہ وہ ایسا چاہتی ہوگی.

آغاجان میرے خیال سے میری رضامندی کافی ہے؟ وہ اپنی بات پر زور دیتا ہوا بولا...

تھیک ہے پھر عاشی رخصتی والے دن ہی ہم زری کی بھی رخصتی رکھ دیتے ہیں.

آغاجان مجھے آپ سے پچھ اور بھی کہناہے.

ہاں کہومیرے نیچے، تم نے آج اپنے آغاجان کوخوش کر دیاہے۔ آج جو کہناہے کہو...

آغاجان میں چاہتا ہوں کے آپ ابھی زری سے پچھ نہیں کہیں گے اور ناہی اس بارے میں موم سے کوئی بات کریں گے، ڈیڈاور چچی کواس بارے میں بے شک بتادیں، لیکن زری کو بیہ بات ابھی نہیں معلوم ہونی چاہیے

ٹھیک ہے جبیبا ہمار ابو تا چاہتا ہے سب ویباہی ہوگا. آغاجان خوشی سے بولے تھے.

آغاجان عاشي کي مائيوں والي رات آپ کواپني پوٽي کو مناناہے.

وہ ہماری بات نہیں ٹالے گی...

آغاجان خدا کرے آپ کااعتماد بر قرار رہے وہ طنزیہ مسکرایاتھا....

محبت بھی گتی عجیب ہے،انسان کے جذبات کوایک پل میں کیا سے کیا کردیتی ہے،

کہتے ہیں کہ جبانسان کو محبت ہوتی ہے تو وہ اپنی ارد گردی دنیا سے لاعلم ہو جاتا ہے،

لیکن میر اماننا ہے جبانسان محبت میں پڑھتا ہے تو وہ اپنی ارد گردی دنیا میں اور زیادہ

انٹر سٹ لینے لگتا ہے وہ دنیا کواوراس دنیا میں بسنے والے لوگوں کو تب ہی تو پہچا نتا ہے.

زندگی انسان کو بہت پچھ دیتی ہے خوشیاں دیتی ہے تو غم بھی دیتی ہے، بس انسان کو خدا

پریقین کا مل ہو، تو وہ پچھ بھی کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس نے لکھنے کے بعد ڈائری بند

کر دی تھی اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی، اس کارخ پچن کی طرف تھا.

وہ کافی بنانے میں مصروف تھی جب اسے اپنے پیچھے ابان کی آواز سنائی دی تھی.

ایک کپ کافی کا مل سکتا ہے ؟ وہ ایسے بولا تھا جیسے ان میں کافی اچھے تعلقات ہوں.

ایک کپ کافی کا مل سکتا ہے ؟ وہ ایسے بولا تھا جیسے ان میں کافی ایجھے تعلقات ہوں.

اس کی کافی تقریبابن چکی تھی اور وہ شاینگ سے کافی تھکی ہوئی تھی،اس میں اور کھڑے درہے کی سکت نہ تھی.

وه مرای تھی اور اپنابنایا ہوا کافی کا مگ اس کی طرف برٹھایا تھا، جسے وہ تھم چکا تھا.

وہ اسے کافی دیے کچن کے دروازے کی طرف بڑھی تھی،جبوہ اس کا ہاتھ تھام چکا تھا.

میں نے بیہ تو نہیں کہا، کہ تم کافی مت پیو، بس اپنے لیے بھی ما نگی تھی. کیا تمہیں میر ا کافی مانگنا اتنابر الگاہے کہ تم بغیر کافی لیے جارہی ہو. ؟

وہ محبت سے بولا تھا، ایک بل کوزری کادل کیا کہہ دے اس کہجے پر ایک کیا؟ بوری رات کافی بنا بنا کر دینے کو تیار ہوں.

نہیں... مجھےاب کافی کی ضرورت نہیں ہے. وہ بنا کوئی تاسر دیے بولی تھی.

بدلہ لے رہی ہو؟اس کافی کاجو پینے سے میں نے ازکار کیا تھا.

مون....بدله!!!وه طنزیه مسکرائی تھی.

بدلہ لینے کے لیے کیا مجھے ایک کافی ملی تھی؟ وہ سوالیہ نظر وں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی.

ابان لغاری اگرزر فشاں کو تم سے بدلہ لیناہو تا توان پانچ سالوں کا لیتی جن میں تم ساتھ چھوڑ گئے تھے، اگر بدلہ لیناہو تا توان اذیتوں کا لیتی جو تمہارے بغیر تو برداشت کی ہی تھیں لیکن تمہارے ہونے سے بھی برداشت کرنی پڑر ہی ہیں، اگر بدلہ لیناہو تا توان

طنزیہ باتوں کالیتی جو خنجر کی طرح زرفشاں کے دل پر لگتے ہیں.... بولنے سے اس کا حلف خوشک ہواتھا.

وہ اس کا ہاتھ کیڑے فریزر کی طرف بڑھاتھا۔

اس نے اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا تھا جو لگ ہی نہیں رہاتھا کہ بیہ وہی ابان ہے جس کے الفاظ ہمیشہ در فشاں کے دل کوزخمی کر دیتے تھے۔ نہیں آج تووہ کو ئی اور ہی ابان لگ رہاتھا.

اس نے بانی پی کر گلاس سلیپ برر کھ دیا.

وهاس کی بات کو نظرانداز کیے کافی کا مگ زری کی طرف بڑھا چکا تھا.

ان تمام اذیتوں کا حساب میں تمہیں اپنی دستر س میں لینے کے بعد دینا چاہوں گا.

وہ بیہ کہہ کر کچن سے باہر نکل گیا....

عشق ہے اور وہ بھی لاحاصل کام بچوں کے بس کا تھوڑی ہے وہ میری دسترس میں ہے لیکن

مسکلہ دسترس کا تھوڑی ہے.

لڑ کیوں تم لوگ انجی تک تیار نہیں ہوئی، سارے مہمان آ پہنچے ہیں اور تم لوگ ہوکے ایسے ہی بیٹے ہیں اور تم لوگ ہوکے ایسے ہی بیٹے ہوء چلو جلدی کرو.... آمنہ بیگم انہیں تیار ہونے کا کہتی نیچے کی طرف بڑھ گئیں.

آج عاشی کی مہندی کا فنکشن تھا، جو کہ گھر میں ہی رکھا گیا تھا.

زری تم بھی جاؤاور تیار ہو جاؤ، یا پھرایسا کروتم اپناساراسامان لئیے یہیں پر آ جاؤں، ہم سب مل کے تیار ہو جاتے ہیں.... ماہی بولی تھی.

میں پہلے امی اور آغاجان کو دیکھے آؤں، پھراس کے بعد تیار ہو جاؤں گی تم لوگ جلدی کرو. وہ بیہ کہ کر کمرے سے نکل گئی .

ویسے تمہار ابھائی بہت لکی ہے جسے اتنی پیاری بیوی ملی ہے . جو کہ صرف شکل و صورت سے ہی نہیں بلکہ دل کی بھی بہت پیاری ہے . ہاں!!!!میں جانتی ہوں،بس موم بھی جان جائیں جلد ہی... وہ بڑ بڑائی تھی.

كيا؟

کچھ نہیں.... جلدی کرو، ورنہ پھرسے موم آ جائیں گی...

وہ اپنی امی کے پاس سے ہو کر اپنے روم میں آئی تھی.

جب کوئیاس کے روم میں داخل ہواتھا.

آغاجان آپ؟ میں آپ کے پاس ہی آنے والی تھی...

واوآپ توريڙي هو ڪِڪي ٻين. وهان کي طرف بڙهتي هو ئي بولي.

زری!میرے بچے تم سے بہت اہم بات کرنی ہے.

جی آغاجان کہیے میں سن رہی ہول. وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے صوفے پر موجود تھے. آغاجان میں فی الحال انجمی رخصتی نہیں جاہتی، پلیز آغاجان ایک بار.... صرف ایک بار میری بات سن لیں...

میں نے آپ کاہر تھم،ہر بات مانی ہے ۔ لیکن اس بار پلیز اپنی زری کی سن لیں . مجھے تھوڑ اساوقت دیے دیں آغاجان پلیز وہ آغاجان کی بات سننے کے بعد التجائی لہجے میں بولی تھی .

رابيعه بيگم كى رپورٹ كارزلٹ آ چكاتھا.

جب سے اسے ڈاکٹر نے ان کے کینسر کے بارے میں بتایا تھا، تواسے کافی د کھ ہوا تھا کیونکہ ان کا کینسر لاسٹیج پر تھا.

اسے پیہ بات زری کو بتاناد شوارلگ رہی تھی.

آغاجان ابان کوزری کاجواب بتا چکے تھے اور ابان سے اس معاملے میں پچھ ٹائم بھی مانگ چکے تھے.

ابان آغاجان کے سامنے تو کچھ نہیں بولا تھا، مگر جب سے اپنے کمرے میں آیا تھا، وہ سوچ سوچ کریا گل ہوجانے کو تھا.

وہ سمجھتی کیا ہے خود کو؟ کیاوہ مشرقی لڑ کیوں کے طور طریقے بھول گئی ہے؟ وہ آغاجان کوا نکار کیسے کرسکتی ہے؟

> ۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا.

وہ اپنی لک کو آخری کچ دینے کو تھی،جب در وازہ کھلنے کی آواز آئی تھی. وہ شینے ہے، دیکھ سکتی تھی کہ اس کے پیچھے کون ہے.

تم اپنے بارے میں مجھ سے بھی بوچھ سکتی ہو

یہ تم سے کس نے کہہ دیا، "آئینہ "ضروری ہے

اس کی آواز پروہ پلٹی تھی جواس کے بہت نزدیک آچکا تھا۔

وہ وائٹ شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا. وہ شلوار قمیض بہت کم پہنتا تھا، مگر جب پہنتا تھا تو اس پر خوب جچتی تھی.

آج بھی وہ کسی مغرور شہزاد ہے سے کم نہیں لگ رہاتھا....

وه آج اسے دوسری بار کھلے بالوں میں دکھے رہاتھا۔ اس کے بال کافی لمبے اور خوبصورت سخے، مگر اس سے زیادہ خوبصورت اس کے اوپر والے ہونٹ کا کٹاو تھا، جس پر ہلکی گلائی لیسٹک لگی تھی.

وہ گولڈن شرارے پر نیلے رنگ کی کڑتی پہنے ہوئے تھی اور گولڈن ہی دو پیٹہ ایک بازو پرلٹک رہاتھا.

کوئی شک نہیں تھاکہ وہ معصوم ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی تھی.

وهاسےاس طرح اپنے سامنے دیکھ کر پزل ہوئی تھی، مگرا پنی زبان کو بولنے سے روک نه سکی تھی . آپ آغاجان سے میر اجواب سن چکے ہوں گے. میں جانتی ہوں میرے جواب سے
آپ کی اناکو تھیس پہنچی ہے لیکن _____وہ آگے بڑھ کراپنے ہاتھوں سے اس کامنہ
د بوچ کر بند کر چکاتھا.

وہ نثر وع سے ہی آغاجان کا بہت فرما ہر دار رہاتھا، اس بار بھی وہ آغاجان کے کہنے پراسے ٹائم دے چکاتھااور وہ بہال اسے راہیعہ بیگم کی بیاری کے بارے میں بتانے آیاتھا. مگر زری کی بات پراپنے غصے کو کنڑول نہ کریایا....

تمہیں بہت شوق ہے ناعلیحدگی کا، تواپنے اس ناقص دماغ سے یہ خیال نکال دو کہ ابان لغاری تمہیں بہت شوق ہے ناعلیحدگی کا، تواپنے اس ناقص دماغ سے یہ خیال نکال دو کہ ابان لغاری تمہیں کبھی طلاق دے گااور رہی بات رخصتی کی تووہ کل ہی ہوگی، کیوں کہ ابان لغاری اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹتا. وہ یہ کہ کر کمرے سے نکل گیا...

وہ مجھ سے بے سبب الجھا نہیں تھا

وہ بہلے تو مجھی ایسا نہیں تھا

بہت اعلی تھا ظرف اس کالیکن

وہ میری ذات کو سمجھا نہیں تھا

وہ جتنی ہے رخی سے چل دیا تھا

میں اتنا بھی گیا گزرانہیں تھا

مهندی کی بیرات آئ مهندی کی بیرات لائی سپنول کی بارات....

لغاری ہاوس میں خوشیوں کا سماں تھا اور ہر فرد خوش تھا، آمنہ بیگم نے اپنی چھوٹی بہن کو کھی شرکت کے لیے کہا تھا. جس پر انہوں نے آنے سے صاف انکار کر دیا تھا. لیکن انہوں نے اپنی بہن کے اصر ار پر اپنے دونوں بچوں کو بھیج دیا تھا.
مہندی پر زیادہ مہمان نہ تھے. سات آٹھ ٹیبل ہی تھے. جن پر مہمان موجود تھے.
سمیعہ سٹیج سے اتری تھی اور سٹیج کے پاس ہی موجود ابان کی طرف بڑھی تھی جو کہ فون میں مصروف تھا.

تم سب کے لیے تحفے لائے، لیکن تمہیں میں یاد نہیں تھی کیا؟؟ وہ شکایتی انداز سے بولی تھی.

اييانهيں ہے، تم بتاؤ تنهيں كياچا ہيے؟

اب کیافائدہ اب تم واپس تھوڑی جاؤگے.

لیکن گفٹ تو کہیں سے بھی کے سکتا ہوں نا....

ٹھیک ہے تو پھر میر اپیہ گفٹ تم پراد ھار رہا.

وهاس کی بات پر مسکرادیا.

زری سینج پر موجود تھی. اس کادل پہلے ہی ان سب چیزوں سے اجاڑ ہو چکا تھا، انہیں یوں ہنتاد کیھ کراور تیں تھی....

وہ سمیعہ کے کہنے پر سٹیج کی طرف بڑھاتھا۔

وہ عاشی کے ساتھ آکر بیٹھاتھا. اور دوسری طرف زری موجود تھی.

زرى اگرتم رسم كرچكى ہو، توميں بيٹھ جاؤں...

زری نے نظراٹھاکرا پینے سامنے موجود سمیعہ کودیکھاتھا. جسے رسم سے کوئی سروکار نہیں تھا،بس اسے ابان کے ساتھ بیٹھناتھا.

زری نے ایک نظر کچھ فاصلے پر موجو دابان پر ڈالی تھی،اور بنا کچھ کھے سٹیج سے اتر گئی تھی...

> ا تناتومیرے حال پر ،احسان کیا کر آئکھوں سے میرے درد کو پہچان لیا کر

وہ سٹیج سے اتر نے کے بعد سائیڈ پر آکر کھڑی ہو گئی تھی، مگر نظراب بھی اس ستمگر پر عمی تھی . .

تمہارے پہلومیں جومیری جگہ کھڑاہے اسے بتاؤنا کہ وہ کس کی جگہ کھڑاہے

بی بی ... بی بی جی وہ آپ کی امی کمرے میں بے ہوش ہو گئیں ہیں ، نجمہ کی بات سنتے ہی اس کے چہرے کار نگ اڑا تھا، وہ اپناکلچ وہیں بھینکے اندر کی طرف بھا گی تھی

اس کے اس طرح بھا گئے ہے ابان کو حیر انی ہوئی تھی وہ سٹیج سے بنچے اتر اتھا.

كيابوائد؟

نجمہ کی بات سننے کے بعد ابان بھی زری کے پیچھے گیا تھا۔

امی!امی!آئنگھیں کھولیں....

چی جان!!! ابان نے آگے بڑھ کرانہیں اٹھایا تھااور باہر گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا.

آپاب پیشنٹ سے مل سکتے ہیں.

مسٹر ابان، آپ ذراہمارے ساتھ آئیں ... ابان ڈاکٹر کے ساتھ چل پڑا.

زرى! بيڻااندر چلو....

وه سر ہلائے اندر کی طرف چل دی.

امی ان کے پاس کھڑی، انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کررہی تھی.

جس میں وہ بری طرح ناکام ہوئی تھی.

بھائی صاحب مجھے آپ سے اسلے میں بات کرنی ہے۔

بغیر زری کی طرف متوجه ہوئے، رابیعہ بیگم نے احمد صاحب کو پکار اتھا...

مسٹرابان ہم آپ کو پیشنٹ کی کنڈیشن کے بارے میں پہلے ہی آگاہ کر چکے ہیں. ''ان کا کینسر لاسٹ سٹیج پر ہے ۔ ''ڈاکٹر کی با نیں ابان کے ذہن میں گھوم رہی تھیں وہ ڈاکٹر کے کمرے سے نکل کررابیعہ بیگم کے واٹ کی طرف بڑھاتھا. جب زری اسے باہر کھڑی نظر آئی.

تمہیں چچی کے پاس ہو ناچاہیے تھا، باہر کیا کرر ہی ہو...

امی کوتایا ابوسے کوئی ضروری بات کرنی ہے... وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی.

زری مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے . وہ چچی کو___

ا بھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ در وازہ کھلنے کی آ واز پر زری مڑی تھی .

تايا بو... امى اب تصيك بين؟

وه آرام کرر ہی ہیں...

ابان تم زری کولے کر گھر جاؤ.

اس سے پہلے ابان زری کو کچھ کہتا، ذری بول بڑی تھی.

تا یاا بو مجھے ... مجھے ابھی گھر نہیں جانا، امی سے ملنا ہے وہرود پنے کو تھی .

"بیٹا بھی وہ آرام کررہی ہیں،اور ویسے بھی رابعہ بیگم کا کہناہے کہ وہ تم سے کل ہی ملیں گی تمہاری رخصتی کے وقت" اس نے زخمی نگاہوں سے اپنے تایا جان کو دیکھا تھا اور بنا کچھ کہے ہسپتال سے باہر نکل گئی.

> تم اسے گھر جھوڑ آؤں اور رابیعہ بیگم کی رپورٹ بھی لیتے آنا. ڈاکٹر طاہر سے ان کی رپورٹ ڈسکس کرلیں گے. الٹھیک ہے ڈیڈر...."

> > غم زندگی تیراشکریہ تیرے فیض ہی سے بیہ حال ہے وہی صبح وشام کی الجھنیں،وہی رات دن کاوبال ہے

نہ چمن میں بُوئے سمن رہی نہ ہی رنگ دلالہ وگل رہا تو خفا خفاسا ہے واقعی کہ بیہ صرف میر اخیال ہے اسے کیسے زیست کہے کوئی گہے آ ودل گہے چیثم نم وہی رات دن کی مصیبتیں وہی ماہ ہے وہی سال ہے

میں غموں سے ہوں جو یوں مطمئن تُو برانہ مانے تو میں کہوں تیرے حسن کا نہیں فیض بچھ،میری عاشقی کا کمال ہے

ہے یہ آگ کیسی لگی ہوئی میرے دل کو آج ہُواہے کیا جوہے غم توہے غم آر زو،ا گرہے تو فکرِ وصال ہے

کوئی کاش مجھ کو بتا سکے رہ ورسم عشق کی الجھنیں وہ کہے تو بات بتے کی ہے میں کہوں تو خام خیال ہے

رابیعہ بیگم گھر آ چکی تھیں،لیکن ذری ان سے ملنے نہیں گئی تھی.

در وازے پر دستک ہوئی تھی.

بی بی جی! میہ آپ کی شادی کا جوڑا ہے۔ اگر آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتا دیں... نجمہ نے بیڈیر کیڑے رکھتے ہوئے کہا.

نہیں مجھے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے.اس کے جواب سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اب نجمہ کی موجود گی نہیں جاہتی.

جی ٹھیک ہے. نجمہ یہ کہ کر باہر کی طرف چل دی.

وہ صوفے سے اٹھی تھی اور ہیڑ کی طرف بڑھی تھی جہاں نجمہ شادی کاجوڑار کھ کے گئی تھی.

وه و ہی برائیڈل ڈریس تھا، جواس نے مال میں دیکھا تھااور اسے کافی پیند آیا تھا.

لیکن اب یہی جوڑا اسے ایک آنکھ نہ بھایا تھا. اسے کپڑے دیکھ کر پھر سے روناآیا تھا.

قبول ہے...

قبول ہے...

قبول ہے...

حجاب و قبول کے مرحلے کے بعد عاشی لغاری ہاؤس سے رخصت ہوئی تھی.

یوں آہتہ آہتہ مہمان بھی رخصت ہوتے گئے.

زری کی رخصتیاس کے اپنے گھرسے ہوئی تھی .اس دورانیہ میں اس نے رابیعہ بیگم سے ایک لفظ نہ کہا تھا .

جوخوشی تمھاریے قریبہو

وه صداتمهارے نصیب ہو

تجھے وہ خلوص ملے کہ جو

تیری زندگی په محیط ہو

وہ کل رات سے گھر سے باہر تھا.

اوراب بھی وہ اپنی رخصتی کے بعد فہد کے پاس سے لوٹاتھا۔ اس نے اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی پر نگاہ ڈالی تھی، جہال رات کے ڈیڑھ بچر ہاتھا۔

وه ان سب میں زری کو بھول ہی گیا تھا.

گھر میں خاموشی کاراج تھا. سب اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے وہ بغیر کوئی آواز کیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا.

وہ در وازہ کھولے جیسے ہی اندر داخل ہوااس کا اندازہ غلط تھا، زری بیڈ پر موجود نہ تھی بلکہ وہ تو پورے کمرے میں بھی موجود نہیں تھی. وہ واش روم کے در وازے کی طرف بڑھا مگر وہ بھی خالی تھا. ٹیرس کے در وازے کو کھولا لیکن وہ اسے وہاں بھی د کھائی نہ دی.

> وہ پہلے ہی تھکا ہوا تھااور اب اس طرح اس کے نہ ملنے پر اسے غصہ آیا تھا۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا…

عاشی کااستقبال پورے شوق وذوق سے ہواتھا.اوراس عرصے میں اسے اپنے ماں باپ کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی.

بلاا پسے بھی ماں باپ ہوتے ہیں جنہیں صرف اپنی، اپنی بہجان، اپنی سوسائٹ کی ہوتی ہے، انہیں اولادایک سٹیج تک ضروری ہوتی ہے، پھر جیسے ہی وہ تھوڑے بڑے ہوتے ہیں ہر شتے سے آزاد کردیاجاتا ہے.

وہ کمرے میں بیڈ کے در میان بیٹھی فہد کاانتظار کرر ہی تھی .

جب در وازہ کھولا تھااور اندر آنے والی شخصیت فہد کی تھی وہ چپتا ہوااس کے پاس ہی ہیڑ پراس کے سامنے بیٹھ گیا.

وه کا فی دیراسے ایسے ہی دیکھتار ہااور مقابل کو بولنے پر مجبور کر گیا.

عاشی نے اپنا گھو تکھٹ اٹھا یا تھا، "بیہ کیاحر کت ہے، میں کب سے ایک ہی جگہ پر بیٹے تمہار اانتظار کررہی ہوں، اور اس گھو تکھٹ نے میر ادم نکال دیا ہے، اس کو اٹھانے کی بجائے آرام سے بیٹھ گئے ہو. حد کرتے ہوتم بھی وہ آخر میں اپنی پھولی ہوئی سانسوں سے بولی تھی.

فہداس کی باتوں پر جی جان سے مسکرایا تھا۔

اس طرح بولتی ہوئی کہیں سے بھی پہلے دن کی دلہن بلکہ کچھ گھنٹہ پہلے کی دلہن نہیں لگ رہی ہو.

اب تم جاؤ، بلکه ایسا کروتم سوجاؤوه بیڈ سے اٹھنے کو تھی جب وہ اسے اپنی طرف دوبارہ تھینچ چکا تھا.

ایسے کیسے مس!! اتنی محنت و مشقت کے بعد توبیر رات آئی ہے.

وہ اس کے "محنت ومشقت "لفظ سن کر مسکر ادی تھی. چلومیری منہ دکھائی نکالو.... وہ مزیے سے بولی تھی.

اس منه کی منه د کھائی تومیں ہر گزنہیں دوں گا،جومیں نے زندگی میں ہزاروں بار دیکھ چکا ہوں اور ویسے بھی میں نے کونسا گھو تکھٹ اٹھا یاہے؟ محتر مہ خود ہی گھو تکھٹ اٹھا چکی تھیں وہ شرارتی انداز سے بولا تھا.

وہ منہ پھولائے ذرا بیچھے کی طرف ہو ئی تھی.

وه المُعا تقااور در از سے ایک جیموٹاسا مکس نکالے اس کی طرف بڑھا تھا.

تمہارے آگے، تمہاری محبت کے آگے میر بے لئے دنیا کی ہر چیز کم پڑ جاتی ہے، میں شروع میں تمہاری محبت کا زہر شروع میں تمہاری محبت کو ماننے سے انکاری تھا. مگر بہت جلد تمہاری محبت کا زہر میر بے اندر کھل گیا... وہ اسے ڈائمنڈر نگ بہناتے ہوئے بولا.

وہ زہر لفظ سن کر پھر سے غصے کے موڈ میں آگئی تھی.

اس سے پہلے کہ وہ بچھاٹھاکر فہد کے سر میں دے مارتی فہداسے اپنی باہوں میں قید کر چکاتھا۔

اس نے در واز ہ کھولا تھا.

یہ وہ کمرہ تھالغاری ہاؤس کاجوزری کے استعال میں تھا۔

وہ بیڈ پر کمبل اوڑ ھے سور ہی تھی وہ آگے بڑھا تھااس کواٹھانے کی نبیت سے

اس کے اس طرح اپنے کمرے سے نکل کریہاں آ کر سونے پراسے شدید غصہ آیا تھا جسے وہ کنڑول کر گیا تھا. اس نے اسے اٹھانے کیلئے ہاتھ بڑھا یا ہی تھا کہ اس کی نظر سائیڈٹیبل پر پڑی جہاں پر نبیند کی گولیوں کی شیشی موجود تھی اور اس کے بنچے ہی ایک چٹ بھی تھی.

اس نے ہاتھ بڑھا کروہ چٹاٹھائی جس پر بڑےالفاظ میں گڈنائٹ لکھاتھااور ساتھ میں غصے کو بڑھادینے والاایموجی بھی موجود تھا. بیہ سب دیکھ کراس کے غصے کا گراف بڑھا تھا.

اس نے اس کا کند ھازور سے ہلایا تھا مگر بے سود

وہ جھکا تھااور اسے اپنی باہوں میں بھر کے کمریے کی طرف بڑھا تھا.

وہ اسے بیڈ پر لیٹانے کے بعد فریش ہونے چل دیاتھا.

وہ د نیاسے بے خبر اس کے کمرے میں موجود تھی اس نے بیہ قدم ابان کو غصہ دلانے کے لیے بناسو چے سمجھے اٹھا یا تھا، لیکن وہ اس کا انجام نہیں جانتی تھی.

وہ فریش ہونے کے بعد سگریٹ لیے صوفے پر بیٹھاجو کہ بیڈ کے بالکل سامنے موجود تھا.

اس کے خیال میں وہ ایک معصوم اور بود وسی لڑکی تھی، جس سے وہ ایسی حرکت کی امید مجھی بھی نہیں کر سکتا تھا. اسے اپنی بے عزتی کہاں بر داشت تھی اور بیہ لڑکی جونہ صرف اس کے دل میں جگہ بنا رہی تھی بلکہ وہ اس کے کمرے میں بورے استحقاق سے براجمان بھی ہو چکی تھی .

اس لڑکی نے اسے ذلیل کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی تھی.

وہ غصے سے اٹھا تھااور اس کے سرپر جا کھڑ اہوا تھا۔

وہ لڑکیا پنی رخصتی پر نہیں روئی تھی اور نہ ہی اکیلے کمرے میں روئی تھی اس کے نا رونے کاواضح ثبوت اس کے چہرے پر میک اپ کی موجود گی تھی . جو کہ ابھی تک سہی سلامت تھا.

وہ وہی لہنگا پہنے ہوئے تھی جس پر نہ صرف زری کی بلکہ ابان کی بھی نظریں ٹک گئی تھیں.

اس لھنگے کومال میں دیکھتے ہی اس کی نظروں میں ذری کا چہرہ آیا تھادہ اس کی سوچ سے بھی ذیادہ پیاری لگ رہی تھی.

اور یوں سوتے ہوئے وہ معصومیت کے سارے ریکار ڈ توڑ گئی تھی.

وہ اپناغصہ، نفرت سب بھولائے اس پر چکا تھااور اس کی بیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی تھی، یہ سب اس سے بے خودی کے عالم میں ہواتھا. ورنہ وہ بیہ سوچ چکا تھا کہ مجھی بھی اس لڑکی کواپنی محبت سے آشا نہیں کروائے گااس کی اجازت کے بغیر....

وه بيجهي هڻااور واپس صوفي پر آگيا تھااس كاار اده اب اس صوفي پر سونے كا تھا.

یچھ بل کے بعد زری نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں، اور اپناہاتھ اپنی پیشانی پرر کھا تھا جہاں کچھ بل پہلے وہ سمگر اپنی محبت کی نشانی حیورٹ کر گیا تھا.

اس کااسے اٹھا کرلانا، آرام سے بیڈ پرلیٹانا جیسے وہ کوئی موم کی گڑیا ہو.... وہ سب محسوس کرسکتی تھی کیونکہ اس نے کوئی گولی نہیں لی تھی بیہ سب اس نے ابان کو غصہ دلانے کے لیے کیا تھا.

اور اس کی نظر صوفے پر لیٹے ابان پر گئی تھی

میرے ہمسفر،میرے ہم نشین

میں نے رب سے مانگاتو کچھ نہیں

پر جب بھی مانگی کوئی دُعا

نہیں مانگا بچھ بھی تیرے سوا

وہ اٹھی تھی اور اپنے آپ کو کسی دوسرے کمرے میں دیکھ کراس کے ذہن میں کل رات کے سارے منظر لہرائے تھے .

اس نے جیسے ہی آنکھ اٹھا کر صوفے پر دیکھا تو وہاں ابان موجود نہ تھااسے حیرت ہوئی تھی، بھلاوہ اتنی صبح کہاں جاسکتاہے.

لیکن جیسے ہی اس کی نظر بیٹر پر بڑی تووہ بہت قریب ہی اس کے پاس موجود سور ہاتھا۔

پتہ نہیں رات کون ساوقت تھا، جب سرکے در دسے اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور وہ اٹھ ببیٹا تھا۔ اس چھوٹے سے صوفے پر نبیند آنامشکل تھااور صبح پھرایک تھکا دینے والے دن کی نثر وعات ہو جانی تھی، اسی لیے وہ کچھ سوچتے ہوئے آٹھ کھڑا ہوااور زری کی دوسری سائیڈیر آکرلیٹ گیا تھا.

ا چھے بھلے صوفے پر تھے، بھلا یہاں آنے کی کیاضر ورت تھی وہ بڑھاتی آٹھ کھڑی ہوئی تھی.

اس نے جیسے ہی الماری کھولی تواسے حیرت ہوئی کیونکہ الماری میں ابان کے ساتھ اس کے کیے سے کھی سے جو ابان نے اس کے لیے سے ، کے کیڑے بھی موجود سے اور وہ دوسوٹ بھی سے جو ابان نے اس کے لیے سے ، وہ ان میں سے ایک سوٹ لیے واش روم میں گھس گئی

میری نظروں میں کوئی کیسے جیجے

نسبت یارنے مغرور بنار کھاہے

ایسے کیاد مکھرہے ہو؟؟؟؟؟

عاشی نیندسے بیدار ہوئی تو فہد کوخو دیرِ نظریں جمائے پایا...

د مکھر ہاہوں کہ کیا کوئی صبح اتنی بھی حسین ہوسکتی ہے؟

اچھا.....وہ جیران ہو ئی تھی.

مجھے اتنی پیاری صبح دینے کے لئے شکریہ...

تمہیں نہیں لگتا کہ تم کچھ زیادہ ہی ڈائیلاگ بازی کرنے لگے ہو....؟

کیونکہ میں نے کہیں پڑھاتھا کہ بیوی کی تعریف کرتے رہوگے توزندگی آسانی سے کٹ جائے گی وہ شرارت سے بولاتھا.

مطلب شہیں صرف زندگی کا ٹنی ہے؟ وہ اداسی سے بولی تھی.

نہیں مجھے اب تنہارے ساتھ اپنی ساری زندگی بتانی ہے وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے بولا...

وه نکھری نکھری باہر آئی تھی.

اور نظر سامنے ہی اس د شمن جان پر پڑی تھی . جواب اٹھ چکا تھا مگر اس نے اٹھنے کی زحمت نہیں کی تھی .

وہ اس پر ایک نظر ڈالنے کے بعد ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی تھی.

وہ اپنے گیلے بالوں کو سکھانے میں اس قدر مصروف تھی کہ اس کو بیہ بھی علم نہ ہو سکا کہ کب ابان اس کے بالکل پیچھے آ کھڑا ہوا تھااور اس کے دلر باسر اپے میں کھو ساگیا تھا. وہ گرے فراک پہنے ہوئے تھی جس پر گلابی رنگ کا کام ہواتھا.

اس نے نظراٹھاکر شیشے میں دیکھاتھا، وہ بلیک نثر ٹاورٹراؤزر پہنے ہوئے تھااور بال بھرے ہوئے تھے مگر پھر بھی اپنی نشیلی آئکھوں سے مقابل کو کھائل کر دینے کی صلاحیت رکھتاتھا.

وہ اٹھی تھی اور اس کے پاس سے گزرنے کو تھی جب وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے ڈریسنگ کے ساتھ لگا گیا تھا.

ا پنی بیراکڑ کسی اور کود کھانااور کل رات جو حرکت تم نے کی ہے اس کی وجہ جان سکتا ہوں؟

وہاس کے پوچھنے پر بھی پچھ نہ بولی تھی.

اس کے نہ بولنے پر اسے اور غصہ آیا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈریسنگ پر موجو داشیاء کو زمین پر دے مارا تھا.

میں تم سے اس گھٹیا حرکت کی وجہ پوچھ رہا ہوں؟ وہ دھاڑا تھا.

اس کی دھاڑ پر وہ سہم گئی تھی اور آئکھیں نم ہونے کو تھیں...

اس کی آنکھیں نم ہونے پراسے اپنے رویے پرافسوس ہواتھا.

ا گرالیمی گھٹیا حرکت کرنے کا تم نے سوچا بھی، تواگلی بار میں خود تمہار اگلاد بادوں گا. پھر تمہیں ان فضول حرکتوں کی ضرورت نہیں پڑے گی.

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے کتنی گولیاں لی ہیں؟بس اسے اس کی فکر تھی،ا گرزیادہ استعمال کرلیتی تو؟؟؟ یہ سوچ ہی اسے ہلادینے کے لئے کافی تھی

وہ اسے اپنی طرف دیکھا پاکر نظریں جھ کا گئی تھی مگر اپنے آنسوؤں کوروکنے میں ناکام رہی تھی.

> تیری طرح تیراغم بھی ہمیں مات دے گیا ہے تکھیں توڈھانپ لیس مگر آنسونہ چُھپ سکے

وه اسے اپنی طرف دیکھا پاکر نظریں جھ کا گئی تھی مگر اپنے آنسوؤں کوروکنے میں ناکام رہی تھی.

تیری طرح تیراغم بھی ہمیں مات دے گیا آئکھیں توڈھانپ لیس مگر آنسونہ چُھپ سکے

اب روكر كياثابت كرناچا متى مو؟اس كالهجه نرم پراتھا.

میں... میں کچھ ثابت کر ہی نہیں سکتی جوا پناسچا ہو ناثابت نہیں کر سکتی ،اسے کچھ اور ثابت کرنے کی کیاضر ورت ہے ۔ وہ پچھلی بات کاحوالہ دیتی ہوئی بولی

ٹھیک ہے! وہ اس کے اور نزدیک ہوا تھااور کانوں میں سر گوشی نمایاں انداز میں بولا تھا.

چلومان لیاتم مجھ سے دور نہیں جاناچاہتی، لیکن تبھی پاس رہنے کا بھی تو نہیں کہا؟وہ سنجید گی سے بولا تھا.

وہ جیران ہوئی تھی.ابان سے فاصلے کے چکر میں میں وہ دوبارہ سے شیشے کے ساتھ لگ گئی تھی.

ليكن اس كے اس طرح سے بیچھے ہونے پروہ غلط مطلب لے گیا تھا.

زر فشاں ابان لغاری میں آج بھی اپنی بات پر قائم ہوں. وہ خود اس سے فاصلے پر ہواتھا اور اس سے منہ موڑ گیاتھا.

کچھ دیر بعدوہ پھراس کی طرف پلٹاتھا.

بہت غرور ہے تمہیں اپنے حسن پر؟ کیکن یہ یادر کھنا کہ تمہار ایہ حسن ابان لغاری کی اناپر وار کرنے میں ناکام رہاہے....

وہ حیران وپریشان کھڑی تھی وہ اپنے حواسوں کو کنڑول کرنے میں لگئی تھی. وہ بات کو کس قدر غلط رخ پرلے گیاتھا.

در وازے پر دستک ہوئی تھی اور ابان نے ہی آگے بڑھ کر در واڑہ کھولا تھا.

بھائی پیچھے ہٹیں، مجھے اندر آنے دیں، مجھے اپنی دوست سے ملناہے.

ية نهيں آپ نے اسے کتناڈراد صرکادیا ہوگا.

وہ اب صرف تمہاری دوست ہی نہیں ہے بلکہ وہ اب ابان لغاری کی بیوی ہے، اب اسے ڈرنے کی نہیں ڈرانے کی ضرورت ہے... وہ شرارت سے بولاتھا. بھائی! نیچے آپ لوگوں کوسب یاد کررہے ہیں. ٹھیک ہے 15 منٹ میں ہم آرہے ہیں بیہ کہہ کراس نے در وازہ بند کر دیا.

میرے بغیر نیچے جانے کی ضرورت نہیں ہے. میرے کپڑے نکالو.

اس نے سائیڈ ٹیبل سے ایک بوکس نکالااور اسے بیڈیر اچھال دیا.

اسے بھی پہن لینا... وہ یہ کہ کر وہ واش روم میں گھس گیا.

زری بیڈ کی طرف بڑھی تھی اور ہاتھ بڑھا کروہ ڈیبی اٹھائی تھی...اسے رج کے اپنی بے عزتی پرروناآیا تھا.

کیاوہ اس شخص کی سوچ بدلنے میں ناکام رہی تھی؟ ہال....وہ اب بھی اس کے بارے میں وہی سوچتا تھا.

د بی میں دو کنگن تھے جو کہ بہت خوبصورت تھے،اس نے بے در دی سے ان کنگنوں کواپنی کلائیوں میں سجایاتھا.

میں نے کب در د کی زخموں سے شکایت کی ہے

ہاں میر اجرم ہے کے میں نے محبت کی ہے

چلتی پھرتی لاشوں کو گلہ ہے مجھ سے شہر میں رہ کر میں نے جینے کی جسارت کی ہے

آج پہچانا نہیں جاتا چہرہ اسکا اک عمر میرے دل پیجس نے حکومت کی ہے

آج پھر دیکھاہے اسے محفل میں پنظر بن کے میں نے انکھوں سے نہیں دل سے بغاوت کی ہے

اسکو بھول جانے کی غلطی بھی ہو نہیں سکتی ٹوٹ کر کی ہے تو صرف محبت کی ہے...! ناشته کرنے کے بعد ابان فہد کی طرف چلا گیا تھا کیو نکہ رات کو فہد کاولیمہ تھا.

احمد صاحب فیکٹری چلے گئے تھے.

را بیعہ بیگم نے لغاری ہاؤس آنے کے لیے منع کردیا تھالیکن اغاجان کی بات رکھتے ہوئے انہوں نے کچھ دن بعد آنے کا کہا تھا.

زری کافی دیر آغاجان سے باتیں کرتی رہی اور پھر نجمہ نے آگر ہی اسے اطلاع دی تھی کہ آمنہ بیگم اسے اپنے کمرے میں بلار ہی ہیں.

ٹھیک ہے بیٹا!!!! تم جاؤا پنی ساس کی بات سنووہ تمہیں کچھ کہیں توبیٹااینے دل پر مت لیناانہیں اپنی ماں کا در جہ دینا....

جی آغاجان.... وہ بیہ کر آمنہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

چل صحیح ہے. اب سارا کام ہو گیاہے، تو تو ایسا کر عاشی کو پالرلے جااور میں گھر جاکر سب کولے آتا ہوں....اس نے اپنی طرف سے آسان حل بتایا تھا.

ابان تم کتنے مین ہو، تم زری کو بھی اپنے ساتھ ہی لے آتے تو کیا چلا جاتا تمہارا؟؟ بلکہ تمہاراکام ہی آسان ہو جاتاوہ میرے ساتھ ہیں پالر چلی جاتی.

محترمہ!!! تمہارے علم میں اضافہ کرتا چلوں کہ میری بیوی کوان پالروں کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی وہ یہاں آگر بور ہی ہوتی، چلواب بیہ توہے کہ وہ گھر پر آرام کر رہی ہوگی ... وہ شوخی سے بولا تھا.

بس....بس تبھی بات اپنے تک نہ آنے دینا...عاشی منہ بگاڑتے ہوئے بولی تھی.

ہاہاہاہاہاہا... آخرابان لغاری نام ہے.

وه سب اس کی بات پر مسکرادیے.

آؤ....وہ آمنہ بیگم کے کمرے کے دروازے پررک گئی تھی، جب آمنہ بیگم نے اسے اندر آنے کے لیے کہا.

مجھے تم سے کچھ خاص د شمنی نہیں ہے لیکن پھر بھی تم مجھے پیند نہیں ہو.

تمہاری وجہ سے میر ابڑابیٹا مجھ سے دورہے ، مگر میں ابان تمہیں نہیں دیے سکتی .

تائیامی! میں آج تک آپ کی شکایتیں دور کرنے میں ناکام رہی ہوں، مگر میر ایقین کریں میں رخصتی پرراضی نہیں تھی.

رخصتی ہونے بیانہ ہونے سے کیافرق پڑتا ہے تم پانچ سال سے میرے بیٹے سے وابستہ ہو، تمہاری مال کی وجہ سے میری حجووٹی بہن کو کتنا کچھ سہنا پڑا تم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتی.

اس کی تکلیف کا مدعاواا بان کی شادی سمیعہ سے کرکے کر ناچاہتی تھی الیکن تمہاری وجہ سے میں ایسا کرنے میں کا میاب نہیں رہی .

مجھے اب بھی تم سے امید ہے کہ تم میر ہے بیٹے کی زندگی سے نکل جاؤں گی میں معذرت چاہتی ہوں تائی امی! میں ایساچاہ کر بھی نہیں کر سکتی، میر ہے بس میں کچھ نہیں ہے، نہ پہلے نہ اب وہ یہ کر ان کے کمرے سے نکل گئی.

عاشی کے ولیمے کو گزرے ہفتہ ہو گیا تھا.

دن بے کیف سے گزرر ہے تھےان دونوں میں بات چیت نہ ہونے کے برابر تھی، مگر زری اپنے فرض کو بخو بی نبھار ہی تھی.

وہ صبح اٹھ کرابان کے کیڑے دیڑی کرکے نیچے ناشتہ بنانے چلی جاتی تھی.

ا بان کے جانے کے بعد وہ آغاجان کے پاس رہتی رابیعہ بیگم بھی لغاری ہاؤس میں آ چکی تھیں لیکن زری ان سے بات نہ کرتی تھی .

وہ اپنے کمرے میں بہت کم رہتی تھی ابان کے آنے کے بعد تووہ جاناہی نہیں چاہتی تھی .

صبح ابان کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ کمرے سے نکل جاتی تھی اور رات بھی جب سونے کا ٹائم ہو تاتب ہی اپنے کمرے میں جاتی تھی .

اوراباسے يونی جاناشر وع كرناتھا.

صبح جب وہ اٹھی تھی توابان کواپنے بہت نزدیک سوتا پایا، اسے ایک دم سے غصہ آیا، لیکن نظر ثانی کرنے کے بعد اسے معلوم ہو گیاتھا کہ ابان اپنی جگہ پر ہی ہے، بس زری بیگم ہی اس کی سائیڈ پر چلی گئی تھی.

اس نے صد شکر کیا کہ ابان کی آنکھ کھلنے سے پہلے ہی،اس کی آنکھ کھل گئ تھی۔

وہ ابان کے کپڑے سیٹ کئے، خود فریش ہو کرنیچے چلی گئی تھی.

وہ پھر سے آغاجان کو پارک کے جانے لگی تھی.

ابان کی جب آنکھ کھلی توزری کو کمرے میں نہ پایا.

وہ اٹھ کر فریش ہونے چل دیا.

ابان سے زری کی ایک بھی حرکت چھپی نہیں تھی اس کا جلدی اٹھ کر کمرے سے نکل جانا، رات دیر تک کمرے میں نہ آنا.

ا بان کواپنایوں نظرانداز کیاجانا گواره نه تھا، لیکن وه پھر بھی برداشت کر گیا تھا.

ذری اپنایونی بیک تیار کر کے ہی نیچے گئی تھی اور اس کا یونی بیک دیکھ کراسے غصہ آیا تھا.

کہ اس نے ایک بار پوچھنا بھی گوار انہیں کیااور نہ ہی بتانا کہ وہ پھر سے یونی جانا شروع کرر ہی ہے. وہ فریش ہو کر باہر آیا تھااور ٹائی نہ ملنے پر چلایا تھا.

اس کی آواز ٹائینگ ٹیبل پر موجو دسب افراد نے سنی تھی.

زری! بیٹا جاؤابان کواس کی ٹائی ڈھونڈ دو.... آغاجان بولے تھے.

وہ ان سے کہنے کو تھی کہ وہ کیڑوں کے ساتھ ہی ٹائی رکھ کر آئی ہے، جیسے پچھلے دنوں سے رکھ رہی تھی.

مگر آمنه بیگم بول پڑیں.... او بھلا بیہ بھی اب بتانے کی ضرورت ہے کہ زری بیگم اپنے شوہر کی چیزوں کو سنجال کرر کھتے ہیں.

تائیامی میں وہ ابھی کچھ بولتی کہ رابیعہ بیگم بول پڑیں ...

ا بان کی تیاری مکمل کر واؤ جا کر....

وہ ایک نظر ڈال کر کمرے کی طرف بڑھ گئی.

جومٹاہے تیرے جمال پر وہ ہرایک غم سے گزر گیا

ہوئیں جس پہ تیری نواز شیس وہ بہار بن کے سنور گیا

تری مست آنکھ نے اے صنم مجھے کیا نظر سے بلادیا
۔ کہ شراب خانے اجڑ گئے جو نشہ چڑھا تھا اتر گیا

تراعشق ہے مری زندگی تریے حسن پیہ میں نثار ہوں ترارنگ آئکھ میں بس گیا ترانور دل میں اتر گیا

وہ بناآ واز کئیے کمرے میں داخل ہوئی تھی اور بیہ دیکھ کر جیران رہ گئی تھی کہ وہ شخص جو ابھی ٹائی کے لیے چلار ہاتھاوہ ٹائی پہنے مکمل تیار کھڑاتھا.

وہ بیرد مکھے کرواپس جانے کو تھی جب اس کی آواز کانوں میں پڑی..

در وازه بند کرو.....

اس کے پاس در وازہ بند کرنے کے سوااور کوئی آپشن موجودنہ تھا۔

وه در وازه بند کیے اپنی جگہ سے نہیں ہلی تھی .

وہ خوداس کی طرف آیا تھااوراس کے پاس جا کھڑا ہوا تھا۔

تم نے کس کی اجازت سے یونی جانا شروع کیا ہے؟ میں آغاجان سے اجازت لے چکی ہوں. وہ معصومیت سے بولی.

اوائی سی....مطلب تمہیں صرف آغاجان کی اجازت کی ضرورت ہے، باقی تمہاری لائف میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے؟؟

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے سوالوں پر خاموش تھی .

تم میرے سامنے اتنی معصوم کیوں بن جاتی ہو؟اور آواز کہاں چیوڑ کر آتی ہو،میرے پاس آنے سے پہلے؟؟

وها پناچېرهاورينچ کر گئی تھی.

تم وا قعی ابان لغاری کو سوٹ نہیں کرتی

يون ڈري سهمي لڙ کيان <u>مجھے</u>ز ہر لگتي ہيں.

اور ویسے بھی جولڑ کی پانچ سال سے ابان لغاری سے دابستہ ہونے پراس کی پابند نہیں ہو پائی وہ ایک ہفتے میں کیسے ہوسکتی ہے؟

کیاتم بناجنگ کیے ہی علیحد گی چاہتی ہو؟

اس نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھاتھا.

مطلب صاف تھا کہ بیر شخص زری کی سوچ سے بڑھ کر گھٹیا سوچ ر کھتا تھا۔

وہ اسے نظر انداز کیے واش روم کی طرف بڑھنے کو تھی کیو نکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کے سامنے اور کمز وریڑے.

ليكن ستمكر توآخر ستمكر ہى تھا.

تمہیں لگتاہے کہ تمہاری اس نظر اندازی سے ابان لغاری کو کوئی فرق پڑتاہے؟ توتم غلط ہومسس ابان وہ یہ کر کمرے سے نکل گیا....

محبت کرنے والوں کی تجارت بھی انو کھی ہے منافع جھوڑ دیتے ہیں خسارے بانٹ لیتے ہیں وه آفس نوآگیا تھا، مگر کمبخت دل اب بھی اس د شمن جان میں اٹکا ہوا تھا.

پیتہ نہیں وہ کیوں اس کے سامنے پتھر دل بن جاتا تھا.

ہاں وہی مجبور کرتی ہے جھے اس طرح کے رویے اختیار کرنے پر.

وہ اس قدر معصوم کیوں ہے؟آخر کیوں وہ مجھ سے اتناڈر تی ہے؟

اسے چاہئیے کہ مجھ سے آگر سوال کرے کہ ابان لغاری تم اس قدر سفاک اور پتھر دل کیسے ہو سکتے ہو. ؟؟ کیا تمہیں زر فشاں لغاری کی محبت نظر نہیں آتی ؟

وہ ایسا بھلا کیوں کہے گی ؟ اسے تو مجھ سے علیحد گی جا ہیے.

میں کبھی بھی اس بات پر یقین نہ کر تا مگر وہ خود میر سے سامنے بہت چالا کی سے میر سے ہی کند ھے پر بند وق رکھ کر چلا گئی تھی، تو پھر وہ معصوم کیسے ہوسکتی ہے؟

نہیں وہ معصوم ہی ہے . کیونکہ معصومیت اس کے چہرے پر حجالتی ہے .

يه تمام سوچيں اس کو پاگل کر دینے کو تھیں .

وہ بغیر ناشتہ کئیے آفس چلاآ یا تھااوراب دو پہر کے کھانے کاوقت ہو چلاتھا.

پتانہیں اتنی کڑوی باتیں سننے کے بعد اس دشمن جان نے کچھ کھایا بھی ہو گایا نہیں؟

وہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھا تھا اور گاڑی کی چابی لیے باہر کی طرف بڑھ گیا...

کو ئی وعدہ نہیں ہم میں

نه آپس میں بہت باتیں

نه ملنے میں بہت شوخی

نه آخرشب کوئی مناجاتیں

مگرایکان کہی سی ہے

جو ہم دونوں سمجھتے ہیں

عجب ایک سر گوشی سی ہے

جو ہم دونوں سمجھتے ہیں

سے سارے دکر و بامنظر
طلسمی چاندنی راتیں
سنہری و هوپ کے موسم
سے ملکے سُکھ کی برساتیں
سجی ایک ضد میں رہتے ہیں
محبت یوں نہیں اچھی

ایسے کیسے ہوسکتاہے؟ آمنہ بیگم آپ نے کہاتھا کہ اس کا شوہر اس سے راضی نہیں ہے اور وہ بہت جلداسے طلاق بھی دے دے گا، لیکن اب آپ کہہ رہی ہیں کہ اس لڑکی کی شادی ہو گئی ہے.

وہ دوعور تیں تھی جو بچھلی بار ماہین کے رشتے کے لئے آئی تھیں لیکن انہیں زری بیند آ گئی تھی. وہ آمنہ بیگم کے کہنے پر ہی سوچنے کاٹائم لے کر گئی تھیں.

انہیں ہر لحاظ سے زری پبند آئی تھی.

لڑکے نے تصویر دیکھنے کے بعد ہاں کہہ دی تھی ہے جاننے کے باوجود کے اس کا نکاح ہو چکاہے.

زرى ادر مابى يونيور سنى چلى گئى تھيں.

احمد صاحب فیکٹری اور رابیعہ بیگم اور آغاجان اپنے اپنے کمروں میں .

په دوپېر کاوقت تهاجب وه دوغور تین آ د همکی تهیں.

اس بار لڑ کے کی بہن نہیں آئی تھی بس پھو پھی اور ماں ہی تھیں .

اس کی پھو بھی ہی بڑھ چڑھ کر بول رہی تھی ۔

جب ابان کی آواز بھی ہال میں گو نجی تھی.

میں اپنے گھر آئے مہمان کی بہت عزت کرتا ہوں، لیکن آپ جس مقصد کے لئے یہاں آئی ہیں، اس کے مد نظر میں آپ کی عزت شاید نہ کر بیاؤ، اس لیے بہتر ہو گا کہ آپ یہاں آئی ہیں، اس کے مد نظر میں آپ کی عزت شاید نہ کر بیاؤ، اس لیے بہتر ہو گا کہ آپ یہاں سے چلی جائیں.

ایسے کاموں میں گھر کے بچے نہیں بولتے، لیکن تم بھی اس گھر کے مر دہو توہم بتاتے چلیں کہ ہم نیکی کی غرض سے آئے تھے. اس طرح ایک یہتیم اور لاوار ن بچی کو بھی سہارامل جائے گا.... لڑکے کی مال بولی تھی.

نہیں ہے وہ لاوار نہ اس کے اس طرح چیج کر بولنے پر رابیعہ بیگم اور آغاجان بھی اس کی آواز سنتے ہال میں آگئے تھے .

سناآپ نیکی کاشوہر ابان لغاری انجھی زندہ ہے اور اپنا بیہ نیکی کاشوق کہیں اور جا کر پور ا کریں.

لغاری سن کر ہی انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس گھر کی بہوہے۔ اسی لیے وہ بغیر کوئی اور بد مذگی بھلائے چلی گئی تھیں.

ابان بھی بغیر کسی کو کچھ کہے گھرسے نکل گیا تھا۔

غم اورخوشی میں فرق نه محسوس ہو جہاں میں دل کواس مقام پیرلا تا چلا گیا وہ آغاجان کے پاس سے اٹھ آئی تھی، کیونکہ آغاجان نے ہی کہاتھا کہ زری میرے بچے مجھے ابھی کچھ دیر آرام کرناہے.

اسے ان کارویہ عجیب لگاتھا.

شاید موسم کی تبدیلی کی وجہ ہے اب ان کو نیندزیادہ آنے لگی تھی یا پھر دوالینے کی وجہ سے اب ان کو نیندزیادہ آنے لگی تھی یا پھر دوالینے کی وجہ سے ابتیں کرتی اپنے کمرے میں داخل ہوئی، توبید دیکھ کر حیران رہ گئی تھی کہ اس کے کمرے میں رابعیہ بیگم پہلے سے موجود ہیں .

يهال آؤ....

وہان کے یاس ہی بیڈیر بیٹھ گئی۔

زری ایک ماں سب بر داشت کر لیتی ہے لیکن اپنی اولاد کے دکھ بر داشت کرنے میں ہمیشہ وہ ناکام رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ اس کی اولاد ہمیشہ سکھی رہے اور جب بات بیٹیوں کی آتی ہے تو مال اپنی بیٹیوں کوان کے گھر میں خوشحال دیکھنا چاہتی ہے...

مجھے خاموش راہوں میں تیر اساتھ چاہیے تنہاہے میر اہاتھ تیر اہاتھ جاہیے

مجھ کومیرے مقدر پراتنا یقین توہے تجھ کو بھی میرے لفظ میری بات جاہیے

دو پہر سے رات ہونے کو آگئی تھی، لیکن ابان گھر نہیں آیاتھا. وہ بنامقصد سڑ کو ل پر گاڑی دوڑا تار ہاتھا.

زری کا کہاایک ایک لفظ اس کے ذہن میں گردش کررہاتھا.

وہ کتنی بارا پنی بات ثابت کرنے کے لئے اس کے سامنے آئی تھی اور اتنی ہی باراس نے اسے دھتکار دیا تھا.

اسے اب تک یقین ہی نہیں آرہاتھا کہ اس کی اپنی ماں ہی اس کا گھر بسنے سے پہلے ختم کر دیناچا ہتی تھیں. وه زرى كاسامنانهيں كرناچا هنا. آخر كب تك؟ مجھى نه مجھى تواسے اس كاسامنا كرنا ہى تھا.

ان تمام سوچوں کو جھٹکتے اس نے گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دی تھی...

ماں توآخر ماں ہوتی ہے، وہ مجھی اپنی اولاد کے لئے کوئی غلط فیصلہ لے ہی نہیں سکتی .

ماں کادل اگر موم ہوتا ہے تواس کی اولا دیجی اپنی ماں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی .

یمی زری کے ساتھ تھاوہ جاہ کر بھی اپنی مال سے زیادہ دیر خفانہیں رہ سکتی تھی .

وہ ان کی گو دمیں سر رکھے کافی دیران کی باتیں اور تصبحتیں سنتی رہی تھی .

رابیہ بیگم کے بتانے پر ہی دو پہر میں ہونے والے واقعہ کی خبر ہوئی تھی.

اس بات کا پتا چلتے ہی اس کادل کا فی بے چین ہو گیا تھا، پتا نہیں ابان نے سب کچھ سننے کے بعد کیا تھا، پتا نہیں ابان نے سب کچھ سننے کے بعد کیارد عمل اختیار کیا ہو گا؟ لیکن اب سچائی جاننے کے بعد وہ اپنے ساتھ کچھ غلط ہی نہ کر لے ...

اس کی پریشانی مغرب کے بعد اور بھی بڑھ گئی تھی کیونکہ ابان اس وقت گھر آ جاتا تھا لیکن آج توسب کچھ ہی الٹ ہور ہاتھا. آج آمنه بيكم اور آغاجان دونول نے رات كا كھانااپنے كمرول ميں كيا تھا.

نجمہ آمنہ بیگم کو کھاناان کے کمرے میں ہی دے آئی تھی.

جبکہ آغاجان کے لئے وہ خود لے کر گئی تھی جس سے آغاجان نے کرنے سے منع کر دیا تھا، پھرزری کے اصرار پرانہیں کرنایڑا. وہ انہیں دوا بھی دے آئی تھی.

ڈائننگ ٹیبل پراحمہ صاحب،رابیعہ بیگم،ماہی اور زری ہی تھے.

لغاری ہاؤس میں آج معمول کے مطابق چہل پہل نہیں تھی کیونکہ آج ماہی بھی خاموش تھی.

ماہی آغاجان اور احمر صاحب کی باتیں سن چکی تھی جو آج دو پہر ہواتھا.

وہ چاہ کر بھی ابان کو ایک کال نہ کر سکی تھی ۔ اس میں ہمت نہ تھی کہ وہ اس سے کال کر کے ہی پوچھ لیتی کہ اب تک آئے کیوں نہیں؟ کب آئیں گے؟ آپ نے ڈنر کر لیا؟ پیروہ سوال تھے،جو اسے بے چین کر رہے تھے ۔

ابرات کے دس بج رہے تھے مگروہ شمگراب تک نہیں آیا تھا۔

غم نہیں یہ کہ انتظار کیا

بلکہ بیرہے کہ اعتبار کیا

بے تعلق ہی ہم تواجھے تھے اس تعلق نے اور خوار کیا

رات کے گیارہ نج رہے تھے جب اس نے گھر میں قدم رکھاتھا۔

اس نے صبح سے پچھ کھا یانہ تھااسی لیے بھوک مٹانے کی نبیت سے وہ سب سے پہلے کجن میں گیا تھا.

نجمه رات نوبج ہی اپنے کواٹر میں جلی جاتی تھی اور اب کچن میں کوئی بھی موجود نہ تھا. اکثر جب بھی وہ کچن میں آتا تھا تو وہ دشمن جال موجود ہوتی تھی لیکن آج خالی کچن اس کو

منه چڙار ہاتھا.

اس میں اتنی سکت نہ تھی کہ وہ خود سے کچھ بناسکتا یافر تج سے کچھ لے کر گرم کر سکتا. وہ بنا کچھ کھائے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا.

اس کے قدموں کی آہٹ سے ہی وہ جان گئی تھی کہ ابان ہے ۔اسی لیے وہ اپنی آئکھیں بند کیے سوتی بنی تھی .

وہ در وازہ بند کیے، صوفے پر اپنا کوٹ اچھالے بالکل اس کے بیڈ کے پیس جا کھڑا ہوا تھا.

اسے بوں پر سکون سو تادیکھ کر قلب سکون محسوس ہواتھا.

دن بھر کی تھکاوٹ بل بھر میں دور ہوئی تھی اس کادل کیا کہ وہ اسے اپنی باہوں میں بھر کے کہیں دور بہت دور لے جائے، جہاں غم کاسابیہ تک نہ ہو.

وہ اس پر جھ کا تھا. اس سے پہلے کے وہ کوئی گستاخی کر تاوہ اس کے ہاتھوں کے عمل کو دیکھ چکا تھا. جو اس کے جھکنے پر مٹھی بنائے زور سے بند کر گئی تھی.

اس کاایک ہاتھ اس کے چہرے کے بہت قریب ہی موجود تھا. مطلب صاف تھا کہ وہ سونہیں رہی تھی. وہ آئکھیں بند کئیے بھی ابان لغاری کو محسوس کر سکتی تھی.

وہ بنا کچھ کہے واش روم میں گھس گیا.

واش روم کے دروازہ بند ہونے پروہ اٹھ بیٹھی تھی،اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں گرائے ایک لمباسانس کھینچا تھا، جیسے وہ کچھ دیر پہلے سانس روکے کیٹی ہو.

وہ واش روم سے فرایش ہو کر باہر آیا تھا، جب ذری اس کے لیے کھانامیز پر لگا چکی تھی، اسے حیر انی بالکل نہیں ہو کی تھی کیو نکہ وہ جانتا تھا کہ وہ ابان لغاری کو بنادیکھے بھی پڑھ سکتی ہے.

وه تولیه اجهالے ڈریسنگ کی طرف آیاتھا، جب زری میزیر کھانار کھے بیڈ کی طرف بڑھنے کو تھی، جب وہ ایک ہاتھ سے اس کاہاتھ پکڑچکا تھا.

وہ اس کا ہاتھ یو نہی پکڑے کنگھی کرنے میں مصروف تھا، جیسے دوسر اکوئی فریق وہاں موجود ہی نہ ہو.

وہ اس کے پچھ نہ بولنے سے سمجھ گیا تھا کہ وہ دو پہر ہونے والے واقعے کے بارے میں جان چکی ہے.

وہ کوئی بھی بات کئیے اسے لیے سوفے پر بیٹھ گیا تھا.

وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو چکاتھا مگرزری ویسے ہی بیٹھی تھی.

اس کے لئے یہی کافی تھا کہ سب جاننے کے بعد اس نے کوئی الٹی سید ھی حرکت نہیں کی تھی ۔ لیکن زری کے دل میں اس وقت یہی ایک خیال تھا، کہ وہ شخص کچھ تو ہولے کچھ تو کچھ تو ہو لے کچھ تو کچھ تو کھو تو سہی مانگے ۔ . . . م سے کم پچھ کھے تو سہی .

وه کھانا کھاچکا تھا..

ٹھیک ہے تم لے جاؤاسے....

وہاس کے کہنے پر بر تن اٹھائے کچن کی طرف چل دی تھی، لیکن یہ دیکھ کر جیران ہوئی تھی کہ ابان بھی اس کے بیچھے بیچھے چل رہاتھا.

وہ کچن میں برتن د ھوئے، واپس ان کوان کی جگہ پرر کھر ہی تھی جب ابان کی آ وازاس کے کانوں میں پڑی.

كافى...

وہ بس کا فی ہی بولا تھا. جس سے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کا فی پینا چاہتا ہے ،اسی لئے وہ بنا کو ئی جواب دیے کافی بنانے میں لگ گئی. وه پاس ہی چیئر پر بیٹا، بڑی فرصت سے اسے دیکھنے میں مگن تھا. جو خاموشی سے اپناکام کئے جار ہی تھی.

وہ زرفشاں لغاری کو سمجھنے سے انکاری تھا. کہ کیسی لڑکی ہے کم از کم کچھ تو کہے یا پھر ایک طنز کا تیر ہی چلادے . میرے ساتھ رہ کر اسے اتنا تو سیھ ہی جانا چا ہیے تھا. وہ اپنی سوچ پر خود ہی مسکر ادیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بیہ لڑکی کچھ نہیں کہے گی .

ستم پر شرطِ خاموشی بھی اس نے ناگہاں رکھ دی کہ اک تلوار اپنے اور ،میرے در میاں رکھ دی

یہ پوچھاتھا کہ مجھ سے جنسِ دل لے کر کہاں رکھ دی بس اتنی بات پر ہی کاٹ کراس نے زباں رکھ دی

پتاجلتا نہیں اور آگ لگ جاتی ہے تن من میں خداجانے کسی نے غم کی چنگاری کہاں رکھ دی

زمانه کیا کیے گاآپ کواس بد گمانی پر میری تصویر بھی دیکھی توہو کر بد گمال رکھ دی

میرے حرفِ تمناپر چڑھائے حاشیے کیا کیا ذراسی بات تھی تم نے بنا کر داستاں رکھ دی

لغارى ہاؤس میں ہنز خاموشی كاراج تھا.

آمنه بيكم صبح كهانے پر باہر آئي تھيں.

ان کے باہر آنے کی وجہ سے ابان بغیر ناشتہ کئے آفس چلا گیا تھا.

گھر میں آمنہ بیگم سے کسی نے کوئی بات نہیں کی تھی.

آمنه بيكم كى حچوٹى بہن اور بہنوئى بھى آج لغارى ہاؤس آئے تھے.

وہ دونوں کل کی فلائٹ سے عمرے کی سعادت حاصل کرنے جارہے تھے.

آپاماہی نظر نہیں آرہی فرزانہ بیگم نے یو چھا۔

وہ یو نیور سٹی گئی ہے۔

آیا! کیا کھ ہواہے؟

آ منہ بیگم کے سب بتانے پران کی حجو ٹی بہن تھوڑی خاموشی کے بعد بولی تھی.

آ باآپ میری اور سمعیہ کی وجہ سے اپناگھر تباہ نہ کریں. اللہ نے سمعیہ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی جوڑر کھا ہو گااور فکر مت کیا کریں.

آپ اینادل صاف کرلیس اور ابان کو زیاده دن اینے سے بوں ناراض مت رہنے دیں.

تم سهی کهه ربهی هو... چھوٹی تم ایسا کیوں نہیں کرتی که سمیعه کولغاری ہاؤس چھوڑ حاؤں.

نہیں آیا... یاسر بھی توہو گا. دونوں بہن بھائی رہ لیں گے. آپ فکرنہ کریں.

یاسر کا کیاہے وہ تولڑ کا ہے، کہیں بھی رہ لے گا.

اور ویسے بھی سمعیہ کچھ دن آ جائے گی تومیر ابھی دل لگارہے گا.

ورنہ آج کل تودل ہر چیز سے بیزار ہوا پھر تاہے ۔ چلین ٹھیک ہے آ پامیں کل جاتے ہوئے سمعیہ کو آپ کے پاس چھوڑ جاؤل گی .

زری کیا ہواہے؟ تم کب سے خاموش ہو. بھائی کی وجہ سے پریشان ہو.

موم اور بھائی کولے کرتم پر بیثان نہ ہو ، وہ لوگ خود ہی ایک دوسرے کو منالیں گے ، ویسے بھی بھائی موم سے زیادہ دن ناراض نہیں رہ سکتے .

وه د و نول يو نيور سڻي ميں موجو د تھيں.

نہیں...ایسی کوئی بات نہیں ہے. بس پیپرز کولے کر ٹینشن ہور ہی تھی.

اومائی گاڑ.... زرفشاں ابان لغاری پیپر کی ٹینشن لے رہی ہیں، یہ میرے کان کیاسن رہے ہیں. ماہی کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی.

ماہی کی بوبکواس ایکٹنگ کرنے پر وہ دونوں مسکرادیں.

کہ تبھی دانیال ان کے پاس آیاتھا.

زری مجھے تم سے دومنٹ بات کرنی ہے ۔ وہ ماہی کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا .

ماہی کواس کا اندازایک آنکھنہ بھایا.

ٹھیک ہے ذری میں لیکچر لینے جارہی ہوں، تم بھی آ جانا. وہ ایک نظر دانیال پر ڈالے وہاں سے چلی گئی.

دانیال بھائی ایسی کیابات تھی،جو آپ ماہی کے سامنے نہیں کہہ سکتے تھے،خوا مخواہ ناراض کر دیااہے...

اسی کی بات تھی میری نادان بہن، اگراس کے سامنے کچھ کہتا تو کوئی شک نہیں تھا کہ وہ میر اسر پھاڑ دیتی .

میں ماہی کے لیے رشتہ بھیجنا جا ہتا ہوں. ً

دا نیال کی بات سن کر زری دومنٹ کے لیے خاموش ہی ّر ہی .

آپ سچ میں....

نہیں...مذاق میں بھی کوئی رشتہ بھیجتاہے.

حدہے میں پاگل ہوں جو سال سے تمہاری پھوڑ نند کے بیچھے خوار ہور ہاہوں.

آپ میرے سامنے میری پیاری سی نند کی برائی کررہے ہیں.

واہ، خوب،... نہیں تمہاری نظر میں بھائی کی کوئی اہمیت نہیں؟بس شوہر کے ملتے ہی تم بدل گئی ہو.

د ونول مسکرادیئے...

ماہی اپنی خالہ کی طرف چل گئی تھی .

زری کے پاس کرنے کو پچھ نہ تھا. تووہ آغاجان کے پاس چلی گئی تھی.

آغاجان سب طیک ہے نا؟

ہاں میرے بچے سب ٹھیک ہے۔

تو پھر آج آپ میرے ساتھ صبح پارک کیوں نہیں گئے؟

آج دل نہیں چاہر ہاتھا. بس،اسی لیے... کل سے پھرسے جاناشر وع کر دیں گے.

ٹھیک ہے... وہ ان کے سائیڈ میز کی طرف منہ کیے کھڑی ان کی دوا نکالتے ،ان سے ہاتیں بھی کرر ہی تھی.

اور آغاجان کچھ فاصلے پر صوفے پر بیٹھے تھے اور زری کی شکایتیں دور کررہے تھے.

جب کوئی تھکا ہار آغاجان کے کمرے میں داخل ہواتھا.

اور آغاجان کے سامنے نے ہی دوسرے صوفے پر بیٹھ گیاتھا.

آغاجان مجھے آپ سے ہمیشہ سے بیہ شکایت رہی ہے کہ آپ میرے حصے کا پیار بھی دوسروں کو کر جاتے ہیں. وہ زری کی طرف دیکھتا ہوا بولا.

وهاس کی آواز پر چو نکی تھی۔

د و سر ول کو کہاں؟ تم د و نوںایک ہی توہو .

وه آغاجان کی بات پر مسکرادیا.

زری دوالئیے آغاجان کے پاس آئی اور ان کی طرف بڑھادی.

زری آج یقیناً مجھ سے زیادہ دوا کی ضرورت تمہارے سائیں کو ہے، دیکھواس کا چہرہ کیسے لال ہورہاہے.

نہیں آغاجان... بس تھوڑی سی تھکاوٹ ہے ۔ وہ بھی آرام کرنے سے دور ہوجائے گی . آپ آرام کریں . وہ بیر کہہ کران کے کمرے سے نکل گیا . زری جاؤ، تم اسے کچھ کھانے کو دواور میری مانو تواسے دوا بھی دے دینا. بیراسی طرح بس اپنے آپ پر ہی ساراغصہ نکالتارہے گا، کسی سے کچھ نہیں کہے گا. ٹھیک ہے آغاجان، میں انہیں دوادے دول گئی.

وہ تھکا ہوا آفس سے آیا تھا. سر پھٹنے کے قریب تھا، اسی لئے وہ سید ھااپنے کمرے میں گیا تھا مگر وہاں زری کونہ پاکر وہ اسے ڈھونڈنے نیچے کی طرف بڑھ گیا تھا.

اسے آغاجان کے کمرے سے زری کی آواز سنائی دی تووہ انہی کے کمرے میں چلا گیاتھا.
سرکے در دکی وجہ سے وہال دومنٹ بیٹھنااس کے لئے مشکل ہو گیاتھا،اسی لئے وہ جلد ہی آغاجان کے کمرے سے اٹھ آیاتھا.

اور اب اپنے بیڈ پر لیٹااسی دشمن جان کے بارے میں سوچ رہاتھا، جو پوری آب و تاب سے اس کے دل ودماغ پر سوار ہو گئی تھی .

رات کے چھ بجے کاوقت تھاجب ذری کمرے میں داخل ہوئی تھی.

وه بيزير ليثاتها.

وہ اس سے دانیال کے بارے میں بتانا چاہتی تھی، مگر بات کہاں سے شروع کرے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔ اسی لیے وہ کافی دیرایسے ہی کھڑی رہی.

وہ بس آئکھیں بند کیے تھا. وہ جانتا تھا کہ زری اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے، مگر کہہ نہیں پا

ر ہی

وہ اٹھا تھااور اس کے سامنے جا کھٹر اہوا تھا۔

وہ.... میں...اس کے اس طرح اٹھ کھڑے ہونے سے وہ بالکل پاس آ جانے سے الفاظ ساتھ ہی جیموڑ گئے تھے.

میں سن رہاہوں. بولو.... وہ اس کے اور قریبہوا تھا.

مد • کس

اس کے اس طرح بات کرنے سے اسے البحصن ہوئی تھی اور غصہ بھی آیا تھا کہ وہ اب بھی اس کے سامنے آنے سے کتراتی تھی اور بولنا تو بہت دور کی بات.....
اس نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اپنے ساتھ لئے در وازے کے باہر لا کھڑا کیا تھا.

میں کچھ دیر آرام کرناچا ہتا ہوں ہے کہہ کراس نے اس کے منہ پر ہی دروازہ بند کر دیا تھا.

وه سگریٹ کی ڈبی اور لائٹر لیے صوفے پر آبیٹھا تھا۔

وہ اپنے رویے کو سمجھنے سے قاصر تھا. وہ ہر باراس کے ساتھ زیادتی کر جاتا تھا، لیکن آج کچھ غلط نہ ہو جانے کے ڈرسے وہ زری کو اپنے کمرے سے نکال چکا تھا.

اس کا کانیتاوجو داور بات کرتے وقت تھرتھ راتے ہونٹ....ان سب کے مد نظروہ کوئی گتا خی کر دینے کو تھا. جس کا ازالہ شاید ممکن نہ تھا.

اپنے آپ پر قابو پانے کے لیے اسے یہی ایک بہترین حل نظر آیا.

وه كافى دير سكريك يھونكتار ہاتھا.

اس کے منہ پر در وازہ بند کر دینے پر زری گور و ناآیا تھا۔ کہ کیسا شخص تھاجب دل میں آیا اس کے منہ پر در وازہ بند کر دینے پر زری گور و ناآیا تھا۔ کہ کیسا شخص تھاجب دل میں آیا اپنے کمرے میں جگہ دے دی وہ بھی اس کے بار ہاا نکار کرنے پر اور جب جی میں آیا ذلالت کئے کمرے سے نکال دیا.

اس بے عزتی کے بعد زری اپنے پہلے والے کمرے میں آگئ تھی اور بیڈ پر لیٹ خوب روئی تھی .

وہ سوچ چکی تھی کہ وہ اب اس کے کمرے میں قدم بھی نہیں رکھے گی

موسم غم ہے مہربان اب کے ہم پر تنہائیوں کاسا یہ ہے بعض او قات رات یوں گزری تو بھی مم می یاد آیا ہے

رات کے نونج گئے تھے۔ لیکن زری اب تک کمرے میں نہ آئی تھی۔

وه نیچ آیا تھاجب نجمہ اپنے کوارٹر جانے کی تیاری میں تھی.

صاحب آپ کو کچھ چا ہے تھا؟

وہ...سب کہاں ہیں؟ کیاسب نے ڈنر کر لیا؟ صاحب بڑے صاحب (آغاجان) اپنے کمرے میں ہیں اور انہوں نے بھی اور کمرے میں ہی کھانا کھا یااور آمنہ بیگم نے بھی اور چھوٹے صاحب (احمد صاحب) فیکٹری کے کام سے دوسرے شہر گئے ہوئے ہیں اور ماہی تی تی آج اپنی خالہ کے گھر ہی رہیں گی. وہ چیب ہوگئی تھی.

زرفشال....

وہ جی اپنے کمرے میں ہیں، دوبار گئی تھی انہیں اٹھانے لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا...

وه يچھ بل خاموش ہواتھا.

صاحب میں جاؤ؟

ہا...ہال...ثم جاؤ

نجمہ کے جانے کے بعد وہ زری کے کمرے کی طرف گیاتھا.

كمرے ميں داخل ہوا تھااور سامنے ہى دشمن جان بيڈېر سوئى ہوئى تھى.

وہ اس کی طرف بڑھا تھا جو سرمئی رنگ کے لباس میں موجود تھی اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشانات واضح موجود تھے .

اس کا چېره د مکير کرايک د م سے اس کی سانسيس تقم گئی تقی. وه هر باراس کے ساتھ زياد تي کر حاتاتھا.

وہ جھ کا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھائے اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔

وه اسے بڑے آرام سے بیٹھ پرلٹائے فریش ہونے چل دیا تھا۔

وہ فریش ہو کر آیااور اس کے بہت قریب ہی لیٹ گیا تھا۔

ا بناسرایک ہاتھ سے اٹھائے اسے دیکھنے میں محو تھا. وہ چاہ کر بھی اس کے سحر سے نکل نہیں یار ہاتھا.

وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے بہت قریب لے گیا تھا اور اپنا حق استعال کرتے ہوئے اپنا چہرہ اس کی آئکھوں پرر کھ دیے تھے.

وہ پیچھے ہوااور دراز سے ایک ڈبی نکالی جس میں چین موجود تھی. یہ وہ چین تھی جوزری کواس کے ابونے دی تھی اور ابان نے اس چین کو بڑی بے در دی سے زری کے گلے سے الگ کیا تھا.

وہ جانتا تھا کہ یہ چین زری کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے،اسی لئے اس نے اس چین کو جڑوا یا تھا.اوراس میں ایک جھوٹے سے لوکٹ کااضافہ کیا تھا،وہ بہت پیار سے اسے وہ چین بہنا گیا تھا.

اس کا سراپنے باز وپر رکھے اس کے گرد حصار بنائے لیٹ گیا تھا. سکون تواب ملا تھااس کواپنے پاس دیکھ کر.

دل کو سکون روح کو آرام آگیا

موت آگئی کہ دوست کا پیغام آگیا جب كوئي ذكر گردش آيام آگيا باختیارلب به ترانام آگیا غم میں بھی ہے سر وروہ ہنگام آگیا شاید که دوربادهٔ گلفام آگیا د یوانگی ہو عقل ہوامید ہو کہ پاس اپناوہی ہے وقت پہ جو کام آگیا ول کے معاملات میں ناصح شکست کیا سوبار حسن پر بھی پیرالزام آگیا صیاد شاد ماں ہے مگر یہ توسوچ لے میں آگیا کہ سابہ ننہ دام آگیا دل کونه یو چیر معرکهٔ حسن وعشق میں كياجاني غريب كهال كام آگيا

یہ کیامقام عشق ہے ظالم کہ ان دنوں اکثر تر سے بغیر بھی آرام آگیا

ایک دودن میں کچھ لوگ ماہی کے رشتے کے لئے آرہے ہیں .احمد صاحب اپنے کمرے

میں موجود آمنہ بیگم سے مخاطب تھے.

كون لوگ ہيں؟ كيا آپ جانتے ہيں؟

جی وہ کل آئیں گے توآپ بھی جان جائیں گی .

وہ ان کی اور نار اضگی مول نہیں لے سکتی تھی اسی لیے وہ خاموش ہوگئی تھی.

وہ بنا پچھ کہے باہر آگئی تھی، جہاں سب لوگ جانے کی تیاری میں تھے.

وہ زری کو سیڑ ھیوں سے آتا ہواد مکھ چکی تھی.

زری کولگاکے ابھی اور ذلالت ہوناا بھی باقی ہے.

وہ آئی اور آمنہ بیگم کے پاس ہی کھٹری ہو گئی .

تم بھی جارہی ہوں؟ آمنہ بیگم کے بوچھنے پروہ ہاں میں سر ہلا گئی تھی.

نجمہ اکیلی اتنے کام کیسے کرے گی ؟اگرتم بھی چلی جاؤگی تو؟

موم نجمہ پہلے بھی سارے کام اکیلی ہی دیکھتی تھی. بیابان کی آواز تھی جوزری کے

يجھے ہی آگیا تھا.

چلیں...وہاس کاہاتھ پکڑے باہر لے آیا، جہاں سب پہلے سے موجود تھے.

بھائی آپ بھی جائیں گے؟

بھئی اگرمیری بیوی کولے کر جانا ہے تو پھر میر اجانا شرطہے۔ اس کاہاتھ دبایا جو کچھ دیر پہلے پکڑے باہر آیاتھا.

اس کے اس طرح کہنے پر سمیہ نے نا گواریت سے زری کو دیکھا۔

وہ اسے وہاں سے لئے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ ماہی اور سمعیہ یاسر کی گاڑی میں بیٹھی تھیں .

وہ خوشگوار ماحول میں کھانا کھائے اب واپسی کے راستے پر تھے .

كياتم آئس كريم كھاؤگى؟

نهر مهر

لیکن مجھے کھانی ہے. وہ بیہ کہ کر گاڑی ایک آئس کریم پارلر پرروک چکا تھا.

وہ گاڑی میں بیٹھے ارد گردد مکھر ہی تھی جب اسے تھوڑے سے فاصلے پر دو بائیک

دیکھیں. جس پر چارلوگ سوار تھے. جن میں سے دوابان کو دیکھ رہے تھے،اور دو

ارد گرد کاجائزہ لے رہے تھے۔

اسے کچھ ٹھیک نہیں لگا تھاان لو گول کااس طرح ابان کو دیکھنااور ان میں سے ایک نے گاڑی کی طرف بھی اشارہ کیا تھا.

ا بان جیسے ہی گاڑی میں آ کر بیٹے اتواس کادل کیا کہ وہ اسے بتادے لیکن پھر خاموش ہوگئی.

یہ پکڑوآئس کریم...وہ آئس کریم اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا.

میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے نہیں کھانی

میں نے کب کہاہے کہ تمہارے لئے ہے؟ میرے لئے ہے. گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا.

توآپ مجھے کیوں دے رہے ہیں؟

تمهارا کچھ نہیں ہو سکتا، میں گاڑی چلاؤیا آئسکریم کھاؤ؟ اگر تمہارادل چاہے تو تم بھی کھا سکتی ہو. وہ اس کی طرف ایک آنکھ دباتے ہوئے بولا.

زرى اس كى بات سے خاموش ہو گئى تھى.

یہ میرے حلال کے پبیوں کی ہے، جسے تم ضائع کرنے پر تلی ہو. رزق کوضائع کرنے سے بھی گناہ ملتاہے.

اس کے بوں درس دینے پر زری نے آئس کریم کاایک سپون اس کی طرف بڑھایا تھا. جسے وہ بڑے مزے سے کھا گیا تھا.

وقفے وقفے سے وہ اسے 4،5 سپون کھلا گئی تھی. گاڑی کافی سنسان راستے پر آگئی تھی.

وهان سب باتوں میں بائیک والوں کو بھول گئی تھی،اس نے شیشے سے دیکھا تھا.

وہ دوبائیک انجمی بھی ان کے پیچھے ہی تھیں.

اس نے ایک نظرابان کو دیکھاتھا.

کیا ہوا؟ ایسے کیوں دیکھر ہی ہو؟

ابان....اس نے شاید پہلی باراس کے سامنے اسے نام سے بکاراتھا.

کیا کہاتم نے ابھی؟ میر انام لیا، تمہارے منہ سے کافی اچھالگ رہاہے، چلوشکرہے تم نے آپ، جناب کے بجائے میر انام لیااور اب ہم میں دوستی کی ہے. صحیح کہہ رہاہوں نا میں؟

ابان دوبائیک ہمارا پیچھا کررہی ہیں.اس نے جلدی سے بولا.

ابان نے جلدی سے شیشے سے دیکھاتھا.

تمهیں کیسے پینہ جلا؟

بيرسب آئس كريم پالرسے ہميں نوٹ كررہے تھے؟

توبیو قوف پہلے کیوں نہیں بتایا؟ وہ چلایاتھا. وہ اکیلا توان سب سے نپٹ لیتا یوں زری کے ساتھ ہوتے اسے اس کی فکر ہوئی تھی.

آپ نے ابھی دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اور اب آپ مجھ پر چلار ہے ہیں ن وہ اداسی سے بولی تھی.

جب ایک بائیک ان کے سامنے آرکی تھی اور گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی .

تم باہر نہیں نکلو گی.

میں آپ کو بھی جانے نہیں دوں گی ۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ چکی تھی ۔

وہ لوگ گاڑی کے پاس آکر کھڑے ہوئے تھے جب کسی ایک نے گاڑی کا شیشہ بجایا تھا.

ابان نے اپنی طرف کاشیشہ نیچے کیا تھا۔

باهر آؤ...

نہیں ابان آپ باہر نہیں جائیں گے . وہروپڑی تھی .

ابان گاڑی سے اتر اتھا۔

جو بھی ہے نکال دے۔

ان میں سے ایک شخص ابان کی کمریر بندوق تانے کھڑا تھا.

زرى پېرونکھتے ہى باہر آ کھٹرى ہو ئى تھى .

ابان.....وهاس کی طرف بڑھنے کو تھی جب ایک شخص اسے پکڑچکا تھا.

انہیں چپوڑ دیں... بیہ لیں، بیہ سب لے لیں وہ اپنے زیور اتار چکی تھی.ان میں وہ دو کئا سمے میں میں نہ سب کے میں ا

کنگن بھی تھے جوابان نے اسے منہ دکھائی پر دیے تھے.

ىيەچىن....

زری نے چین پر ہاتھ رکھاتھا. نہیں ... میں پیے نہیں دے سکتی.

وہ شخص زری کی چین کی طرف ہاتھ بڑھائے ہوئے تھا، جب ابان زری کے سامنے آگھڑ اہوا تھا.

ہاتھ ^{نہی}ں لگانااسے.....وہ زری کی طرف مڑاتھا. زری چین اتار دو...

نہیں . . . میں نہیں دوں گی .

زری میں کہہ رہاہوں نا کہ اتار دو.... وہ اس کی چین اتار نے کو تھا، جب زری پیچھے ہوئی تھی.

نہیں....اس چین کی اہمیت میری نظر میں وگئی ہوگئی ہے کیونکہ یہ میرے بابانے دی تھی اور اس میں بہنالو کٹ آپ نے....

میں اور ایسی بہت سی چین لے آؤں گا... پلیز....

یہ ایسے ہی ڈرامے کریں گے . تو نکال چین لڑکی کے گلے سےان میں سے ایک شخص اپنے ساتھی سے بولاتھا .

وہ شخص آگے بڑھااور زری کو تھینجاتھا.

وہ گاڑی کے بونٹ سے جالگی تھی.

ابان نے اندھاد ھن لڑائی شروع کر دی تھی.

گولی چلنے کی آواز پر زری کی سانسیں تھم گئی تھیں.

گولیا بان پر چلی تھی.

گولی کے چلتے ہی وہ لوگ اپنی بائیک لیے بھا کے تھے.

بان....

ڈاکٹرابان کیساہے؟

وه سب اس وقت ہو سپٹل میں موجود تھے. جب فہدنے ڈاکٹر سے پوچھا، جوابھی آئی سی بوسے باہر آئے تھے.

ہم نے گولی زکال دی ہے ۔ انہیں گولی باز و کے مسلز پر لگی ہے ۔ صبح تک ہوش بھی آ جائے گا .

عاشی تم زری اور ماہین لو گوں کولے کر جاؤ.

یاسر بھی وہیں موجود تھا، فہدنے اسے پچھ بھی کہنا مناسب ناسمجھا۔

بھائی مجھے انہیں ایک باردیکھناہے.

وہ زری کوابان کے پاس لے گیاتھا.

زری نے دیکھاوہ واقع ہی ایک رات میں ہی مرحجھا گیاتھا. ڈاکٹر کے مطابق خون کافی بہہ جکاتھا.

عاشی کو کار چلانی آتی تھی وہ خود ڈرائیو کر کے سب کولے آئی تھی.

گھر میں اغاجان، آمنہ بیگم، احمد صاحب اور رابیعہ بیگم سب ابان کی حالت سے لاعلم تھے.

اسی لئے وہ سب آرام آرام سے اپنے کمرے میں جلے گئے .

ماہی اور سمیعہ ایک کمرے میں ہی چلی گئی تھیں.

عاشی نے زری کے ساتھ ہی رہنا مناسب سمجھا تھااس کی حالت کے مد نظر ، لیکن زری نے بڑی سہولت سے اسے انکار کر دیا تھا.

عاشى ميں پچھ ديرا کيلار ہناچا ہتى ہوں.

ہاں... کیوں نہیں... وہ اسے اس کے کمرے کے در واز بے پر چھوڑ کر واپس ماہی لوگوں کے پاس چلی گئی تھی.

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ آئے خالی تھاور نہ وہ جب کمرے میں آتی تھی تو وہ پہلے سے موجود ہوتا تھاوہ بیڈ کے پاس آئی تھی اور وہ لیپ ٹاپ اٹھا یا تھا جس پر وہ کچھ کام کر رہا تھا وہ کچھ پل ایسے ہی اس کے بارے میں سوچتی رہی اب ان کو جب گولی لگی تھی توزری کو لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گی وہاں وہ اس کی طرف لیکی تھی اور اپناد و پٹھ زور سے اس کی باز و پر د بانے کے انداز میں رکھا تھاوہ ہوش میں تھا مگر جیسے ہی در دکی شدت بڑی بھوک میں خوش ہوتا گیا تھاوہ بھی تھی اور وضو کے نماز اداکر نے لگی تھی اور اپنے سائن کے لئے خداسے گڑ گڑا کر دعائیں مائگی تھی

وہ کمرے میں داخل ہو کی تووہ آج خالی تھاور نہ وہ جب کمرے میں آتی تھی تووہ پہلے سے موجود ہو تا تھاوہ بیڈ کے پاس آئی تھی اور وہ لیپ ٹاپ اٹھا یا تھا جس پر وہ کچھ کام کر رہا تھا وہ کچھ پل ایسے ہی اس کے بارے میں سوچتی رہی اب ان کو جب گولی گئی تھی توزری

کولگاکہ وہ سانس نہیں لے بیائے گی وہاں وہ اس کی طرف کیکی تھی اور اپناد و بیٹے زور سے اس کی باز و پر د بانے کے انداز میں رکھا تھاوہ ہوش میں تھا مگر جیسے ہی در دکی شدت برطی بھوک میں خوش ہوتا گیا تھاوہ بھی تھی اور وضو کے نماز اداکرنے لگی تھی اور اپنے سائن کے لئے خداسے گر گڑا کر دعائیں مانگی تھی

احمد صاحب کافی برہم ہوئے تھے کہ انہیں رات کو ہی ابان کی حالت کے بارے میں کیوں نہیں بتایا.

وه صبح ہی آمنہ بیگم کوساتھ لیے ہسپتال چلے گئے تھے.

ہسپتال میں فہدا کیلانہ تھا، بلکہ سبحان اور اس کی بیوی (ردا)اور بیٹا (ماہر) بھی موجود تھا.

اسلام علیم آنتی ر دانے ہی آمنہ بیگم کو سلام کیا تھا. وہ سبحان کی موم، ڈیڈ کو پہلے بھی کا فی بار تصویر وں میں دیکھ چکی تھی.

احمد صاحب نے روا کے سرپر ہاتھ رکھ کر پیار دیا. جبکہ چار سالہ مائر خو داحمد صاحب کی گود میں چڑھ گیاتھا.

داداجانی آپ کومیں اتنی بار تصویروں میں دیکھ چکاہوں. باباجانی کہتے ہیں کہ یہ میرے داداجان ہیں. کیا آپ سچ میں ہمارے ساتھ چلیں گے ؟

جی میری جان اب ہم ساتھ رہیں گے.

آپ کے باباکہاں ہیں؟

وہ چاچو کے پاس ہیں ۔ انہیں چوٹ آئی ہے نااس لیے

وه مائر کواٹھائے اندر کی طرف بڑھ گئے، جہاں ابان موجود تھا.

وپر...

سبحان ان کی طرف بڑھاتھا، مگروہ ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے روک چکے تھے.

آمنه بيكم نے ہى آگے بڑھ كراپنے بيٹے كوسينے سے لگاياتھا.

چھٹی کا کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر؟احمہ صاحب نے فہد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا...

جی انگل اب ہم اسے گھر لے کر جاسکتے ہیں ۔ کچھ فار میلٹیز ہیں میں وہ بوری کر کے آتا ہوں ۔ آپ یہاں بیٹھ کرانتظار کریں ، پھر چلتے ہیں ۔ آمنہ بیگم ابان کے پاس آئی اور اسے بھی بیار کیا. موم ٹھیک ہوں میں بس ذراسی چھو کر گزری ہے.

اس نے ایک نظر احمد صاحب پر ڈالی جو کہ صوفے پر جابیھے تھے.

وه گھر آگیا تھا۔

گھر میں کافی زیادہ لو گوں کے آجانے سے کام بھی بڑھ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے ذری کو اس کے پاس زیادہ دیرر ہنے کامو قع نہ مل سکا.

یوں سب کے آ جانے سے کچن میں لگی رہی تھی.

ر دانے بھی اس کی مد د کرنے کے لئے کہا تھا جسے وہ بڑی سہولت سے انکار کر گئی تھی .

ذری مجھے بھی کوئی کام بتاؤ؟ میں بھی تمہاری مدد کروادیتی ہوں.

نہیں بھا بھی آپ آج آرام کریں. پھر بعد میں آپ کوہی میرے ساتھ کچن میں کام کے میں اسٹان

کرواناپڑے گا.

ہاں... ہاں کیوں نہیں ضرور....

اس نے اس کے لئے دو پہر کے کھانے میں سوپ بنایاتھا.

وہ اس کے لئے لے جانے ہی لگی تھی کہ سمعیہ آگئی.

آغاجان اپنی دواکے لئے کہہ رہے تھے. تم انہیں دوادے او...

برکیاہے؟

ابان کے لیے سوپ ہے.

وه خودابان کواپنے ہاتھوں سے سوپ پلاناچاہتی تھی.

میں سوپ ابان کودے آتی ہوں، تم پہلے آغاجان کوان کی دوادے او.

اس نے ناچاہتے ہوئے بھی باؤل سمعیہ کودے دیا.

اس کے بعد بورادن اسے موقع ہی نہ مل سکاابان کے پاس جانے کا.

ماہی اور عاشی بھی رات کے کھانا بنانے میں اس کی مدد کے لیے آگئی تھیں اور اب وہ

رات کے کھانے کے برتن نجمہ سے دلوانے کے بعداوپراپنے کمرے کی طرف بڑھ گئ

تھی...

وہ اپنے بیڈیر لیٹا آئکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ اس کوزری پر غصہ آیا تھا۔

وہ جب سے آیاتھا. وہ ایک بار ہی آئی تھی وہ بھی پچھ بل کے لئے اس کے بعد اس نے دوبارہ کمرے میں قدم رکھنا گوار انا کیاتھا.

دوپہر میں سوپ بھی سمعیہ لائی تھی جو کہ ابان کے پوچھنے پراس نے اسے بتایا تھا۔

کیایہ سوپ تم نے بنایا ہے؟

ہاں.... بہت محنت سے میں نے بیہ سوپ تمہمارے لیے بنایا ہے.

پی کربتاؤ کیسابناہے؟ وہ سپون اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی...

ایک دم سے اس کے ذہن میں وہ گاڑی والا منظر لہرایا تھا، جب ذری اسے اپنے ہاتھوں سے آئسکریم کھلار ہی تھی.

نہیں میں خود کھالوں گا. وہ اس کا بڑھا یا ہواہاتھ واپس باؤل کی طرف کرتے ہوئے بولا...

سمیہ کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر سو گیا تھا۔

اور رات سات بجے کے قریب ہی اس کی انکھ کھولی تھی .

اوررات كا كھاناآ منہ بيكم نے اسے اپنے ہاتھوں سے كروا ياتھا.

اور تب بھی وہ دشمن جان نہیں آئی تھی اور اب نوبجے کے قریب وہ بیٹر پر لیٹا اسے سوچنے میں مصروف تھا.

دروازه کھلا تھا.

اب کوئی شک نه تھا که وہ دشمن جاں ہی ہوگی.

وه آنگھوں پر ہاتھ رکھے ایسے ہی لیٹار ہا.

جب زری در وازه بند کیے اندر داخل ہوئی وہ اس کی طرف آئی تھی جو ہنز ایسے ہی لیٹا تھا.

سائیڈٹیبل پر دودھ کا گلاس ایسے ہی موجود تھا جیسے اس نے بھجوا یا تھا.

مطلب اس نے میریس نہیں لی؟

اس نے ہاتھ بڑھا یا تھا کہ اس کا ہاتھ اس کی آئکھوں سے ہٹا سکے ، مقابل اسی ہاتھ سے ہی اس کا ہاتھ حجھٹک گیا تھا.

آپ نے میڈیس نہیں ملی ابھی تک؟

تمہیں اس سے کیا؟ تم اپنے کام سے کام رکھو.... وہ اس سے بیہ کہہ نا پایا کہ تمہیں اب فرصت ملی ہے. زرى كواس كايوں كہنادل پرلگاتھا. وہ بنا پچھ اور كہے صوفے پر جابيٹھى تھى اور آئكھيں نم ہوگئی تھيں.

وہ انتظار میں تھا کہ وہ اس سے کچھ کہے گی ۔ لیکن اس کے ہاتھ اٹھانے پر وہ وہاں کھڑی نہ تھی ، بلکہ سونے پر ببیٹھی رونے کا شغل فر مار ہی تھی .

وه اٹھ ببیٹا تھا بوں جلد بازی میں اٹھنے سے اسے اپنے بازو میں تکلیف ہوئی تھی.

زری په کيا طريقه ہے؟ مجھے منانے کی بجائے تم خود منه پھلائے دو ميل دور جابيھی ہو.

اس کے بولنے پراس نے سراٹھا کر دیکھاتھا۔

اب میڈیسن دو گی یامیں خوداٹھ کرلوں؟

وہ اس کے بولنے پر جلدی سے اٹھی تھی اور اس کو میڑیس نکال کے دی تھی.

كياآب مجهس خفابين؟

کیا مجھے نہیں ہو ناچا ہیے؟

نہیں...خفاہونے کیلئے وجہ کاہو ناضر وری ہوتاہے.

کیا یہ وجہ کافی نہیں ہے کہ تم ایک بار بھی مجھے دیکھنے نہیں آئی؟

آپنے کہاہی نہیں.

كيا؟

یمی کی زرفشال لغاری میرے پاس آؤ؟

میرے کہنے سے تم آجاتی؟

ہاں...میں آجاتی.

كياتم خود نهيس جان سكتى؟

كيا؟

یہی کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے؟

آپ چاہتے ہیں کہ میں خودسے آؤں؟

ہاں...

کیوں؟زرفشاں لغاری ہی کیوں ہمیشہ پہلے قدم بڑھائے؟

تم كياچامتى مو؟

میں آپ کواپنے پاس دیکھناچاہتی ہوں؟

تم جانتی ہویہ خطرناک ہے.

ہاں.... لیکن اب مجھے خطروں سے ڈر نہیں لگتا.

تو پھر کس سے لگتاہے؟

آپ کوخود دینے سے

وہ دونوں ایک دوسرے کے سوالوں کے جوابات دینے میں اتنامکن تھے کہ دروازہ

بحنے کی آواز تک سنائی نددی.

زری ہی پہلے اس سحر سے نکلی تھی اور در وازہ کھو لنے کے لیے بڑھی تھی.

جاجی.... جاچو... کو بھاگ کرابان کے پاس بیڈیر آگیا تھا.

میرے شیر کیاتم ابھی تک سوئے نہیں؟

میں آج آپ کے ساتھ سؤل گا۔

یار تم بڑے ہو گئے ہو. بہادر بنو تنہیں اب اپنے کمرے میں سونا چاہیے.... وہ اسے سمجھانے کے انداز میں بولا تھا.

چاچو آپ تو مجھ سے بڑے ہیں. تو پھر آپ چاچی کے ساتھ کیوں سوتے ہیں؟ کیا آپ کوڈر لگتاہے؟ مائر کی بات سنے زری کا بلند قہقہہ گو نجاتھا. یارتم کتنے شیطان ہو. میں تو تمہیں ایک اچھا بچہ سمجھ رہاتھا. ابان منہ بگاڑتے ہوئے بولا...

چاچی آپ بھی بیڈیر آجائیں.

ذري اپنې منسي رو کتي بيڙېر آگئي تھي .

اور مائران دونوں کے در میان میں لیٹ گیا تھا.

زرى بھىلائٹ آف كيےليك گئى تھى.

مائرآپ ذرامیری طرف ہو جاؤآپ کے چاچو کو چوٹ لگی ہے ناتوانہیں در دہو گا...

گھر میں آج کافی شور و گل تھا.

احمد صاحب اپنے کمرے میں موجود تھے، جب ابان اور سبحان کمرے میں داخل ہوئے تھے. ڈیڈ بھائی آپ سے بات کرناچاہتے ہیں. آپ ہیں کہ انہیں موقع ہی نہیں دے رہے.

کیاضر ورت تھی اتنی رات کو آئس کریم کھانے کی ؟ احمد صاحب ابان کی بات کو نظر
انداز کرتے ہوئے بولے تھے.

ات میں ذری چائے لئے اندر داخل ہوئی.

ڈیڈ آپ کی بہوہی ضد کررہی تھی، اگراسے آئسکریم نہ لے کر دیتاتو پھر آپ کو یاآغا جان کو شکایت آنی تھی میر کی یہ سب ابان نے زر کی کودیکھتے ہوئے بولا...

جبکہ زری توحیران رہ گئی ... کیسے اپنے بچاؤ کے لیے اسے آگے کر دیا.

ا گرہماری بیٹی کے کہنے پر گئے تھے تو پھر معاف کیا۔ وہ ذری ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے ہوئے ہوئے کا کپ لیتے ہوئے بولے۔ ڈیڈ بھائی سے بھی ناراضگی ختم کریں...

میں ناراض نہیں ہوں اسے کہہ دو کہ کل سے فیکٹری آنانٹر وع کرے اب تم لوگوں کا باپ بڑھا ہور ہاہے.

ابھی توآپ بنگ ہیں ڈیڈ... سبحان اٹھ کران کے گلے لگتا ہوا بولا...

وهسب مسکراد بیځ.

آج ظفر صاحب اپنے بیٹے دانیال کے ساتھ ماہی کے رشتے کے لئے آرہے ہیں.

میں چاہتاہوں کہ تم لوگ بھیاس وقت گھر پر موجو د ہو.

دانيال....؟؟

ہاں! زری کی خالہ کابیٹا.اس کی ماں اس دنیامیں نہیں رہیں،اکیلا بھائی ہے اور اس کے باپ کااپنا جنس ہے.

اس کے والد صاحب فیکٹری آئے تھے۔

اب تم دونوں بھی دیکھ بھال لو. مجھے توبیر شتہ ٹھیک لگاماہی کے لیے....

اور بیٹاتم بھی ماہی سے ایک باراپنے طریقے سے پوچھ لو...

جى تاياابو....

وہ کمرے میں داخل ہو ئی تھی جب ابان کوخود سے شری پہنتے دیکھا.

وہ اس کی طرف بڑھی تھی اور اس سے شرٹ لی تھی. مگر مقابل اپنی شرٹ واپس لے چکاتھا.

تم پیر جانتی تھی کہ دانیال رشتہ بھیجنا چاہتا ہے؟ وہ بناجواب دیے شرٹ لینے کے لئے آگے ہوئی...

میں کچھ بوچھ رہاہوں؟

ہاں....جانتی تھی.

تومجھے کیوں نہیں بتایا؟

میں بتاناجا ہتی تھی لیکن آپ نے مجھے کمرے سے باہر نکال دیا تھا. وہ دوسری طرف منہ کرتے ہوئے بولی ...

اسے اپنے سوال کرنے پر پچھتا واہوا.

اس نے اسے اپنی طرف موڑا.

زری اگر کبھی میں تنہمیں خود سے بھی کہوں کہ مجھے چھوڑ دویا مجھ سے دور چلی جاؤتو

بھی تم مجھے اکیلا جھوڑ کرمت جانا.... وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا.

ا چھااب شر ہے پہنادو....

خود ہی پہنیں اپنی شر ہے...وہ شر ما گئی تھی.

ایسے کیسے پہنچوں گا؟ کیاتم جانتی نہیں تمہاری وجہ سے گولی کھائی ہے؟

اس کے بولنے پرزری نے فٹ سے اسے دیکھا۔

آپ مجھے قصور وار مانتے ہیں؟

اس کے اس طرح دیکھنے سے وہ جان گیا تھا کہ وہ غلط کہہ گیاہے.

وہ جانے کو تھی. جب وہ اس کی چین پکڑ گیا تھا. تم چاہتی ہو کہ یہ ٹوٹ جائے؟ تو شرافت ہے میری طرف دیکھو...

وهاس کی طرف مڑی تھی.

یار ذری میں جو کہنا چا ہتا ہوں وہ کہہ نہیں پاتا ور میرے منہ سے کچھ غلط ہی نکل جاتا ہے.

ا چھاٹھیک ہے. اب مجھے چھوڑیں، مجھے ماہی کو بھی تیار کرنا ہے. اور آپ بھی جلد ہی نیچے آ جائیں.

ماہی میں معافی جا ہتی ہوں کہ میں نے تہہیں اس کے بارے میں پہلے نہیں بتایا. وہ اسے تیار کرتی ہوئی بولی...

تم کیوں معافی مانگ رہی ہوں اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے اور ویسے بھی میرے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ میری وجہ سے میرے دونوں بھائی اکٹھے ہوگئے ہیں اس طرح ہماری فیملی پھر سے بوری ہوگئے ہے . اور سب اس رشتے سے راضی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے .

آمنه بیگم نے بھی اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا، وہ بھی اسی میں راضی تھیں کہ ان کا پوراخاندان پھر سے ایک ہوگیا ہے .

اور ویسے بھی دانیال کھاتے پیتے گھر کا تھانہ کوئی بہن بھائی اور نہ ہی کوئی لمباچوڑا خاندان وہ مطمئن تھیں کہ ان کی بیٹی خوش رہے گی .

شادی کی تاریخ ایک ماہ بعد کی رکھی گئی تھی...

آمنه بیگم نے ذری اور رواکوا پنے کمرے میں بلوایا تھا.

وہ دونوں اس وقت آمنہ بیگم کے کمرے میں موجود تھیں .

میں تم دونوں کو کچھ دینا چاہتی ہوں... آمنہ بیگم نے دوڈ بے اپنی الماری سے نکالے تھے ایک ذری کی طرف بڑھا یا تھا اور دوسر اردا کی طرف...

یہ میں نے اپنی بہوؤں کے لئے رکھے تھے اب جب کہ مجھے میری دونوں بہوئیں مل گئ ہیں تو پھر دیر کیسی

تصينك يوسوم أنتل...

آنی نہیں بیٹاتم بھی مجھے موم کہا کر وسبحان کی طرح...

شكرية تائى امى...

وہ دونوں باری باری آمنہ بیگم کے گلے لگیں...

ایک ماه بعد:

ماہین لال جوڑے میں سبحی سنوری دلہن بنی بہت پیاری لگ رہی تھی اور اس کے ساتھ بیٹےادانیال خوب نچر ہاتھا.

کیاتم واقعی ہی خوش ہو ماہی؟

ہاں میں خوش ہوں... وہ ہال میں نگاہ دوڑاتے ہوئے بولی جہاں اس کے ماں باپ، بھائی بھا بھی، آغاجان چچی سب بہت خوش د کھائی دیے رہے تھے.

زری کب ہے اد هر سے اد هر پھرے جارہی تھی اور ابان اسے یو پھرتے دیکھ غصے میں آیاتھا.

اوراس کے پاس آ کھڑا ہوا تھا.

وہ سٹیج پر چڑھنے کو تھی،جب وہ اس کا ہاتھ پکڑے فاصلے پرلے آیا تھا.

یہ کیا حرکت ہے؟

تم کیوں بھول جاتی ہوں کہ ڈاکٹرنے کیا کہاتھا؟

آج میری بہن کی شادی ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں میں خوش بھی نہ رہوں؟

یار بوں مٹکتی مٹکتی مت پھرو... ہے ہماری ڈول کے لئے ٹھیک نہیں ہے.

وہ اس کے لفظ مٹکتی مٹکتی پر مسکرادیی.

ابان آپ کوایسے الفاظ کہاں سے مل جاتے ہیں؟

تمہارے ملتے ہی مجھے دنیا کی ہر چیز مل گئی تھی، توبیہ الفاظ کیا چیز ہیں؟ وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا...

آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی؟

تمہیں کس نے کہا کہ مجھے تم سے محبت ہے؟

مطلب آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے؟

یار بیوی سے محبت کیے ہوتی ہے؟

کیوں بیوی سے محبت کیوں نہیں ہو سکتی؟ وہ منہ بنائے بولی تھی.

چھوڑیں مجھے اگر آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے تو . . .

میں نے آپ کانام صحیح رکھاتھا۔ "ستمگر"

باہاہایہ کیسانام ہوا بھلا؟

آپ ہیں ہی شمگر.... وہ بیہ کہہ کر جانے کو تھی جب وہ اسے تھام چکا تھا.

ابان لغاری کے لیے زر فشاں ابان لغاری سانس لینے کی وجہ بن گئی ہے . میں خود نہیں جانتا کب سے لیکن ہے ۔ میں خود نہیں جانتا کب سے لیکن ہے ہے کہ ابان لغاری کو زر فشال لغاری سے محبت ہے اور اس محبت کی انتہاوہ خود نہیں جانتا . . . وہ اسے اپنے سینے سے لگائے بولا تھا .

تری خوشبونہیں ملتی، ترالہجہ نہیں ملتا ہمیں توشہر میں کوئی تر بے جیسانہیں ملتا

یه کیسی د هند میں ہم تم سفر آغاز کر بیٹھے تنهبیں آئکھیں نہیں مانیں ہمیں چبرہ نہیں ماتا

ہراک تدبیرا پنی دائیگاں کھہری محبت میں کسی بھی خواب کو تعبیر کارستہ نہیں ماتا کھلااس کے دکھوں کی رات کا کوئی مداوا ہے وہ ماں جس کو کبھی کھو یا ہوا بچہ نہیں ماتا نمانے کو قریبے سے وہ اپنے ساتھ رکھتا ہے مگر میر ہے لیے اس کو کوئی کمچہ نہیں ماتا مسافت میں دعائے ابران کا ساتھ دیتی ہے مسافت میں دعائے ابران کا ساتھ دیتی ہے

جنہیں صحر اکے دامن میں کوئی دریا نہیں ملتا جہاں ظلمت رگوں میں اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے اسی تاریک رستے پر دیا جلتا نہیں ملتا!



أو ط

ستمگر کی ستمگری از نگین حنیف پڑھنے کے بعدا پنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قشم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تواس کی نشاند ہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیل۔
تعاون کا طلبگار
ادارہ (نیوا پرامیگرین)

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایر امیگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی
ضرورت ہے۔ اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ
کر وانا چاہیں توارد و میں ٹائپ کر کے مندر جہ ذیل ذرائع کا استعال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاالله آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے را لبطے کے ذرائع کا استعال کر سکتے ہیں۔ شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین